ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

مئی ۲۰۱۵ء

دردانگیز عبرتناک سبق آموز

ایک عجیب وغریب داستان

خوف، دہشت، جنّات، جادو، عشق، محبت
خوشیاں، قہقہے، آنسو، آہیں، سسکیاں، مسلک ومذہب
کے اختلافات وغیرہ اس داستان میں آپ سبھی کچھ پڑھیں گے

RS.25\=

عاطف ہاشمی

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

مئی ۲۰۱۵
دیوبند

درد انگیز عبرتناک سبق آموز

محمد شبیر قادری

ایک عجیب وغریب داستان

خوف، دہشت، جنّات، جادو، عشق، محبت
خوشیاں، قہقہے، آنسو، آہیں، سسکیاں، مسلک ومذہب
کے اختلافات وغیرہ اس داستان میں آپ سبھی کچھ پڑھیں گے

RS.25\=

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۵
مئی ۲۰۱۵
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر، نصر الٰہی)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ ۵	مختلف پھولوں کی خوشبو ۶	دعا ہی واقع ابتلاء ہے ۱۱	عمل فیوض الجفر عمل محبت ۱۳	شادی کا مجرب عمل ۱۶
مصباح الاعداد ۱۷	روحانی ڈاک ۱۹	نفحات القرآن ۲۷	مفتاح الارواح ۳۱	اس ماہ کی شخصیت ۳۹
ایک عجیب وغریب داستان ۴۶	اسلام الف سے ی تک ۴۸	تصوف وسلوک ۵۱	ایک نظر ادھر بھی ۵۵	تصوف کی معنویت دور حاضر میں ۵۹
کاروبار کے آداب ۶۳	کمالات جفر ۶۵	اذان بتکدہ ۶۹	انسان اور شیطان کی کشمکش ۷۳	بروقت صدقہ دیجئے ۷۸
حضرت صہیب رومی ۷۹	خبرنامہ ۸۲			

اداریہ

بقلم خاص

اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت

ہندوستان کے مسلمان اس وقت بہت نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ غربت اور ناداری تو اپنی جگہ ہے لیکن سماج میں انہیں وہ مقام میسر نہیں ہے جس کے وہ صحیح معنوں میں حق دار ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ملک کو انگریزوں سے آزاد کرانے میں مسلمانوں نے برابری کی قربانیاں دی ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ علماء نے بھی اس ملک کے لئے بے دریغ خون بہایا ہے۔ علماء المسلمین کے ساتھ انگریزوں کے جابر وظالم افسروں نے علماء کی لاشوں کو بھی درختوں پر لٹکایا تھا تاکہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو اور آزادی کی جدوجہد سے باز آجائیں۔ لیکن ہندو مسلم اتحاد نے انگریزوں کے مظالم سے نجات عطا کی اور ہندو اور مسلمانوں کی متحدہ جدوجہد سے ہندوستان آزاد ہوگیا۔ ہندوؤں کا ایک بہت بڑا طبقہ مسلمانوں کی قربانیوں کا قائل ہے اور اُس معصیت اور زہریلی سوچ سے محفوظ ہے جو کچھ فرقہ پرستوں کی ان ذہنوں اوڑھنا بچھونا بنی ہوئی ہے۔ ہم سب کی بدنصیبی یہ ہے کہ نفرت پھیلا کر اقتدار تک پہنچنا عروج سیاست کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس لئے کچھ لوگ اُن زہریلی باتوں کی جگالی کرنے لگے ہیں جو انسانیت سے میل نہیں کھاتیں اور صرف باتوں کی حد تک بلکہ فرقہ پرست لوگ مسلمانوں کی خون ریزی کا کوئی موقع اپنے ہاتھوں سے نہیں گنواتے۔ گجرات اور مظفر نگر کی وارداتیں اسی زہریلی سوچ کا نتیجہ ہیں۔

لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ اس ملک میں ہونے والے ہزاروں فرقہ وارانہ فسادات اور مسلمانوں کے خلاف نفرت عام کے باوجود مسلمانوں میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا کوئی خاص جذبہ نظر نہیں آتا جب کہ حالات کا تقاضہ تو یہ ہے کہ مسلمان اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کریں جو بعثت اسلام کے وقت مسلمانوں نے اپنے اندر پیدا کی تھیں۔

آج مسلمانوں کا کردار یقیناً مشکوک بنا ہوا ہے۔ ہر طرف سے ان پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں۔ انہیں از راہ سیاست دہشت گرد ثابت کرکے دین اسلام کو بدنام کرنے کی ایک مہم سی چل رہی ہے۔ معتدل ذہن رکھنے والے غیر مسلم، مسلمانوں کے کردار کا جائزہ لے رہے ہیں کہ آیا مسلمانوں کے کردار پر کیچڑ اچھالنے والے لوگ کتنے سچ بول رہے ہیں اور کتنا جھوٹ لیکن ان کی نظر جب مسلمانوں کے قبائل، مسلمانوں کی بستیوں اور مسلمانوں کے محلوں پر پڑتی ہیں تو انہیں بھی یہ شبہ ہونے لگتا ہے کہ مسلمانوں پر جو الزام تراشیاں کی جارہی ہیں ان میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے۔

آج بھی جب کہ مسلمان بہت نازک دور سے گزر رہے ہیں وہ اپنی کھال میں مست نظر آتے ہیں، ہزاروں اصلاحی جلسوں اور علمی تقریروں کے باوجود وہ برائیوں اور خرابیوں میں گلے گلے ڈوبے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں بلکہ بعض مسلم علاقوں میں برائیوں کا دریا خطرے کے نشان سے کچھ اوپر چڑھ کر ہی بہہ رہا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس فضل وکرم سے جو مسلمانوں کی اصل پونجی ہے مسلمان اس سے محروم نظر آتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ ان کی اپنی دعائیں کیا قبول ہوتیں بزرگوں کی دعائیں بھی ان کے حق میں قبول نہیں ہورہی ہیں۔

مسجدیں نمازیوں سے خالی نہیں ہیں، لیکن نمازوں کا جو مثبت اثر مسلمانوں کے کردار پر ظاہر ہونا چاہئے وہ دور دور تک نظر نہیں آتا۔ تاریخ اسلام یہ کہتی ہے کہ نمازی اس کو کہتے ہیں جو اللہ کے سب بندوں سے محبت کرے، جو اپنے پڑوسیوں کو دکھ نہ دے، جو اپنے بڑوں کی عزت کرے، نمازی سنجیدہ، بردبار ہوتا ہے اور ہمیشہ لایعنی باتوں سے دور رہتا ہے۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمان نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے کردار کو بدلیں، اپنے اندر وہ صفات پیدا کریں جو اصحاب رسولؐ نے اپنے اندر پیدا کی تھیں اور ان صفات کی وجہ سے وہ قیامت تک قابل تعرف رہیں گے۔ یہ دنیا محبت واخوت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ ہر شخص فطرتاً محبت کا قائل ہے اور ہر شخص چاہتا ہے کہ دنیا والے اس سے محبت کریں لیکن اس دنیا کے بے شمار لوگ خود دوسروں سے محبت نہیں کرتے۔ آج کی دنیا محبت کو ترس رہی ہے اور اس دنیا کو حقیقی محبت سے مسلمان ہی روشناس کرا سکتا ہے لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ مسلمان خود نفرتوں اور عداوتوں کا شکار ہوکر رہ گیا ہے۔ جب تک وہ خود نفرتوں اور آپسی عداوتوں سے نجات حاصل نہیں کرے گا وہ دوسروں کو محبت کا پیغام کیسے دے سکتا ہے؟

محمد شبیر قادری

مختلف پھولوں کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

غنیمت سمجھو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بناؤ۔

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے صحت کو بیماری سے پہلے، مال داری کو افلاس سے پہلے، بے فکری کو پریشانی سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔

اقوال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ اپنی مجلس میں لوگوں کو مساوی درجہ دو تا کہ کمزور آدمی تمہارے عدل سے ناامید نہ ہو جائے اور صاحب منصب اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

☆ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو لکھا کہ یاد رکھو لوگوں کے معاملات وہی سنوار سکتے ہیں جن کا عزم راسخ ہو اور کسی سے دھوکہ نہ کھائیں۔

☆ مومن نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے اور نہ دھوکا کھاتا ہے۔

☆ جو شر پیدا کر کے غالب آیا وہ کامیاب نہیں، بلکہ ناکام ہے۔

☆ جو شخص مسلمان کا والی بنے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غلام کی طرح مخلص اور امین ہو۔

☆ اپنا محاسبہ آپ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔

☆ فرمایا کہ خلافت کا مفہوم شام کی ایک بڑھیا نے واضح کیا کہ اگر عمرؓ کے پاس رعایا کے حالات سے باخبر رہنے کا انتظام نہیں تو بہتر ہے کہ وہ حکومت چھوڑ دے۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو لکھا کہ جس محل کے دروازے عوام پر بند ہو جائیں وہ قصر سعد نہیں قصر فساد ہے، اس کا منہدم ہو جانا ہی بہتر ہے۔

☆ مرد کا حسب اس کا دین۔ نسبت اس کی عقل اور مردانگی اس کا حسن خلق ہے۔

☆ کم مال اور کثرت عیال سب سے بڑی مصیبت ہے۔

حکمت کی باتیں

☆ محتاجی اور غربت سات چیزوں سے گھر میں آتی ہے۔

(۱) جلدی جلدی نماز پڑھنے سے۔

(۲) کھڑے ہو کر پانی پینے سے۔

(۳) آستین یا دامن سے منہ صاف کرنے سے۔

(۴) منہ سے چراغ بجھانے سے۔

(۵) عصر کے بعد گھر میں جھاڑو دینے سے۔

(۶) دانتوں سے ناخن توڑنے سے۔

(۷) فجر کی نماز کے بعد فوراً سونے سے۔

اقوال امام ابوحنیفہؒ

(۱) جو کام کرو اطمینان اور وقار کے ساتھ کرو۔

(۲) فراخی اور تنگ دستی میں استغنا پر قائم رہو۔

(۳) گفتگو میں آواز بلند نہ ہونے دو تا کہ آپس میں محبت پیدا ہو۔

(۴) سب سے بڑی عبادت ایمان اور سب سے بڑا گناہ کفر ہے۔

محمد شبیر قادری

(۵) اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل سے وہی معاملہ رکھو جو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہو۔

چراغ زندگی

☆ اپنی عمر کے پہلے بیس سالوں کی اچھی طرح حفاظت کرو اور امید رکھو کہ آنے والے بیس سال تمہاری حفاظت کریں گے۔

☆ کسی کام کا آغاز اس کی نصف کامیابی ہے اور بغیر مقصد کے زندگی پائیدار نہیں گزرتی، سو کسی کام کا آغاز اور مقصد بہترین ہونا چاہئے۔

☆ شیریں الفاظ اگرچہ بہت ہی معمولی چیز ہیں لیکن ان کی مدد سے آپ بڑے بڑے کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

☆ جو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ انسانیت کی خدمت میں ہی اس کی فلاح ہے، کامیابی اسکے دروازے پر دستک دیتی رہتی ہے۔

☆ سر جھکانے کے لئے جگہ کی قید نہیں، لیکن معبد جتنا عظیم الشان ہوگا اتنا ہی جھکنے والے کے حواس پر

انمول موتی

☆ وہ سچائی جسے ثبوت کی ضرورت ہو، صرف آدھا سچ ہے۔

☆ اہمیت ہمارے نزدیک دکھ کی نہیں، بلکہ دکھ دینے والوں کی ہوتی ہے۔

☆ خوابوں کے اندر زندہ مت رہو، لیکن اپنے اندر خواب زندہ رکھو۔

☆ زندگی میں اگر کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اندر لگن پیدا کرو ورنہ تم بیکار رہو۔

☆ رشتوں کی قدر کرو، ان سے محبت کرو، ورنہ زندگی خالی برتن کی طرح ہے۔

☆ انسان اس پھول کی مانند ہے، جسے توڑا جا سکتا ہے، سونگھا جا سکتا ہے، مسلا جا سکتا ہے، سمجھا نہیں جا سکتا۔

☆ مواقع نکل جاتے ہیں مگر مواقع ختم نہیں ہوتے۔

☆ اضطراب بے سبب نہیں ہوتا، بلکہ یہ بھولا ہوا سبق، چھوڑی ہوئی منزل اور نظر انداز کئے فرائض یاد دلاتے ہیں۔

☆ اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو خود سے زیادہ خدا پر یقین رکھو وہ تمہیں مایوس نہیں کرے گا۔

☆ سمجھدار وہ ہے جس کا آج کل سے اچھا ہو۔

☆ سچ کبھی جھوٹ سے شکست نہیں کھاتا۔

☆ خوش مزاج انسان ٹوٹے ہوئے دلوں کی دوا ہے۔

☆ اندازاور قیاس پر بات نہ کیا کرو، اس طرح انسان نفرت، غلط فہمی اور جھوٹ پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

فوائد تلاوت

☆ اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہو تو سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

☆ اگر آپ کی مراد پوری نہیں ہوتی تو سورۂ یٰسین کی تلاوت کو اپنا روز کا معمول بنالیں۔

☆ اگر رزق میں برکت چاہتے ہو تو روزانہ سورۂ واقعہ پڑھیں۔

☆ اگر قبر کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو روزانہ سورۂ ملک کی تلاوت کریں۔

اقوال زریں

☆ جو شخص قطع رحم کرتا ہے اس کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرو اس لئے کہ قرآن مجید میں تین مقامات پر اس پر لعنت کی گئی ہے۔

☆ وہ کام جو خلوص کے ساتھ انجام دیا جائے بظاہر وہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو، لیکن وہ کم نہیں ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ جو عمل مقبول بارگاہ خدا ہو وہ کم ہو۔

☆ جو بھی اپنے فرائض کو انجام دے گا اس کا شمار عابد ترین لوگوں میں ہوگا۔ (حضرت امام زین العابدینؒ)

انداز فکر

☆ دوستی ایک ایسا پھول ہے جو ایک بار کھلتا ہے بار بار نہیں۔

☆ قرض سے ہر حال میں بچو، یہ دن کی ذلت اور رات کا غم ہے۔

☆ اگر خوش رہنا چاہتے ہو تو ماضی کو بھول جاؤ۔

☆ اگر نیکی کرو تو بعد میں جتاتا نہیں۔

☆ اگر کسی غریب کو قرضہ دو تو بار بار یاد دلاتا نہیں۔

☆ اگر آگے بڑھنا چاہتے ہو تو گزرے ہوئے کل کو یاد کرتا نہیں۔

☆ انسان وہی اچھا ہے جو کسی کا درد اپنا درد سمجھتا ہے۔

☆ دنیا میں اپنی مشکل سے نہیں بلکہ دنیا کی مشکلات سے ٹکرانا مشکل ہے۔

اچھی باتیں

☆ عظیم ہوتے ہیں وہ لوگ جو دوسروں کی خوشیوں کی خاطر اپنی خوشیاں قربان کر دیتے ہیں۔

☆ حسد کی آگ میں جلنے والوں کو کبھی بھی حقیقی سکون نصیب نہیں ہوتا۔

☆ کسی پر احسان کر کے جتلانا بہت بری بات ہے۔

☆ وقت بڑی دولت ہے۔

☆ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کا نام ہمدردی ہے۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ ذوق وشوق سے عاری عمل انسانی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔

☆ تکبر اور گستاخی کا ایک لمحہ ساری عمر کی اطاعات وعبادات کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔

☆ خیالات کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے اس پر علم کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔

☆ قلب کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے اس پر معرفت کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا وہ شخص ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

☆ انسان کردار سے بنتا ہے، لیکن کردار بھی انسان خود ہی بناتا ہے۔

☆ جب تک حقیقت سے آگاہی نہ ہو جائے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

☆ اس انسان سے محبت رکھو جو نیکی کر کے فراموش کر دیتا ہے۔

☆ جس جگہ اچھی باتوں کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا ہی بہتر ہے۔

☆ کسی بھی چیز کی قدر دو وقتوں میں ہوتی ہے، ایک ملنے سے پہلے اور دوسرا کھونے کے بعد۔

انمول موتی

☆ تیرا نفس تجھ سے وہی کام کرائے گا جس کے ساتھ تو نے اسے مانوس بنایا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ تمہاری عمر روزانہ مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ)

☆ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے وہ اپنا دل اور زبان کو قابو میں رکھے۔ (امام محمد غزالیؒ)

☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی رحمت برستی ہے۔ (حضرت بابا فرید گنج شکرؒ)

☆ اے آدمی تو ایام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک روز گزر جائے تو یوں سمجھ تیری زندگی کا ایک حصہ بھی گزر گیا۔ (حضرت حسن بصریؒ)

لفظ لفظ موتی

☆ غم کا سورج کتنا ہی تابناک ہو، خوشیوں کے بادلوں میں ڈوب جاتا ہے۔

محمد شبیر قادری

☆ ظلم کی رات کتنی ہی طویل ہو، انصاف کی صبح ضرور طلوع ہوتی ہے۔

☆ لگاتار کوشش کرنا کامیابی ہے، نیکی کر کے بھول جانا نیکی کو دوگنا کر دیتا ہے۔

☆ بہادروں کے لئے مشکلات محض عارضی رکاوٹیں ثابت ہوتی ہیں۔

☆ سچا دوست وہ ہے جو اپنے دوست کو خوش دیکھ کر مسرور ہو جائے۔

☆ زبان کو قابو میں رکھو، یہ تمہاری شخصیت کا ہتھیار ہے۔

☆ جس نے غم سہنا سیکھ لیا، گویا اس نے فلسفہ حیات جان لیا۔

☆ عمل کے بغیر زندگی اس خزانہ کے صندوق کی مانند ہے جس کی چابی نہ ہو۔

☆ اپنے سے کمتر کو دیکھو تا کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

☆ دنیا کا تمام حسن اچھا اخلاق ہے۔

☆ تقدیر کے محتاج مت ہو، بلکہ نیک کام کر کے اسے اپنے تابع بنا ڈالو۔

☆ مستقبل کی فکر کرنے کی بجائے اگر حال کو بہتر بنانے کی کوشش کرلو تو مستقبل خود بہ خود سنور جائے گا۔

آیت الکرسی کے فوائد

☆ اگر گھر سے نکلتے وقت پڑھی جائے تو ستر ہزار فرشتے دائیں بائیں آپ کی حفاظت کریں گے۔

☆ اگر گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھیں تو غریبی گھر میں نہیں ہوگی۔

☆ اگر وضو کرنے کے بعد پڑھیں تو آپ کا مرتبہ مرتبہ بلند کرے گی۔

☆ اگر سوتے وقت پڑھیں تو ایک فرشتہ پوری رات آپ کی حفاظت کرے گا۔

☆ ہر فرض نماز کے بعد بیٹھے بیٹھے آیت الکرسی پڑھیں، بے حد ثواب ہے۔

یہ زندگی

اے ابن آدم نہ تم اپنی مدت حیات سے آگے جاسکتے ہو اور نہ اپنے رزق سے زیادہ حاصل کر سکتے ہو۔ یاد رکھو، یہ زندگی دو دن کی ہے۔ ایک دن تمہارے حق میں ہوگی اور ایک دن تمہارے خلاف۔ جس دن تمہارے حق میں ہوگی اس دن غرور نہ کرنا اور جس دن تمہارے مخالف ہو اس دن صبر کرنا اور یہ دنیا ہمیشہ کروٹیں بدلتی رہتی ہے۔ لہٰذا جو تمہارے حق میں ہے وہ کمزوری کے باوجود بھی تم تک آجائے گا اور جو تمہارے خلاف ہے اسے طاقت کے باوجود بھی تم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے اللہ کے آگے عاجزی سے جھک جاؤ کہ وہ کسی کو بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔

اک شوہر کی دعا

اے خدا تجھ کو تو معلوم ہے حالت میری
دیکھ سکتا نہیں بیوی کا میں بیوہ ہونا
جب مرے واسطے وہ جاں سے گزر سکتی ہے
اس کی خاطر مجھے منظور ہے رنڈوا ہونا

منتخب اشعار

ہم رقص کرنے والے ہیں اس زندگی کے ساتھ
وہ اور تھے جو گردش دوراں سے ڈر گئے

☆

ہم نیند کے شوقین زیادہ نہیں لیکن
کچھ خواب نہ دیکھیں تو گزارہ نہیں ہوتا

☆

عجب طرح سے دونوں ہوئے ناکام محبت
وہ مجھے چاہ نہ سکا میں اسے بھلا نہ سکی

☆

لمحہ لمحہ ٹلتا ہے تبھی اک اک سال
لمحے بھر میں کبھی سال گزر جاتا ہے

☆

جنگ لڑنی پڑتی ہے اپنے زور بازو پر
زندگی کے میداں میں معجزے نہیں ہوتے

☆

بنت تہذیب ذرا اپنے خد و خال کو ڈھانپ
مجھ سے دیکھا نہیں جاتا تیرا عریاں ہونا

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے جو اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا بھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوبارہ نئی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند
اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

دعا ہی دافع ابتلاء ہے

محمد اشرف

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: دنیا میں جو رزق تمہیں دیا گیا ہے اس پر قناعت کرو، کیونکہ یہ تو رحمٰن کا فضل ہے جو وہ اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں پر رزق کے معاملے میں کرتا ہے۔ اس طرح سے وہ سب لوگوں کو ان کی بساط کے مطابق آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ کون کیسے شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے ہی بندگی کا حق ادا ہوتا ہے اور یہ واجب ہے۔

عافیت کی نعمت کا نہ ہونا اور آزمائش کا آنا متنبہ کرتا ہے کہ آدمی شکر اور ذکر کا محتاج ہے۔ رزق کا اٹھالیا جانا بھی آزمائش ہے۔ جس میں صبر واجب ہے۔ ذرا سوچئے، مومنین جنہیں صبر نے نواز اگیا اور شکر عطا کیا گیا ان کا اللہ کے ہاں کیا مقام ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) اور یہ بھی واقعہ ہے کہ تیرا رب انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے کر رہے گا، یقیناً وہ ان کی سب حرکتوں سے باخبر ہے۔ (ہود،۱۱۱:۱۱)

ابتلا کسی بھی برے کام کے سبب آسکتی ہے۔ ابتلاء عبادت میں تغیر کے سبب سے بھی آتی ہے اور اس صورت میں ابتلاء ظاہری طور پر ہوتی ہے، اور باطنی طور پر بھی اللہ کے اذن سے عافیت ہوتی ہے۔ اس کیفیت کا پایا جانا ابتلاء کی حکمتوں میں سے ہے۔ ایسی صورت حال میں انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ، رب کی طرف پلٹنے کی فکر اور توبہ کرنی چاہئے تاکہ ابتلا ایک نعمت اور خیر کا سبب بن جائے۔

اس لئے ہمیں ابتلا پر نظر رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اس بڑے عذاب سے پہلے ہم اسی دنیا میں (کسی چھوٹے) عذاب کا مزا چکھاتے رہیں گے شاید کہ یہ (اپنی باغیانہ روش سے) باز آجائیں۔ (السجدہ،۲۱:۲۳)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھوٹا عذاب اس دنیا کے مصائب ہیں، اور جس پر ابتلا آئے اسے اللہ کا بندہ بن کر توبہ کرنی چاہئے۔ ابتلا و آزمائش کا سبب خواہ کچھ بھی ہو، اس سے نکلنے کا راستہ صرف اللہ کی اطاعت ہے، کیونکہ صرف اطاعت کی دوا ہی ابتلا کے مرض سے شفا دیتی ہے، اور ابتلاء کا ازالہ بھی کرتی ہے۔

> حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھوٹا عذاب اس دنیا کے مصائب ہیں، اور جس پر ابتلا آئے اسے اللہ کا بندہ بن کر توبہ کرنی چاہئے۔ ابتلا و آزمائش کا سبب خواہ کچھ بھی ہو، اس سے نکلنے کا راستہ صرف اللہ کی اطاعت ہے، کیونکہ صرف اطاعت کی دوا ہی ابتلا کے مرض سے شفا دیتی ہے، اور ابتلاء کا ازالہ بھی کرتی ہے۔

ایک مسلمان کو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ وہ جس ابتلاء میں گرفتار ہے وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور وہی رب ذوالجلال اسے دفع کر سکتے ہیں اور درجات بلند کر سکتے ہیں۔ حضرت عباسؓ نے استسقا کے لئے انہی دلائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اللہ آزمائش میں گناہوں کی وجہ سے مبتلا کرتے ہیں۔ اور جب تک توبہ نہ کی جائے وہ اسے دور نہیں کرتے۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قضا کو کوئی چیز رد نہیں کرتی سوائے دعا کے۔ اور عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کرتی سوائے نیکی کے (مسند احمد طبرانی)

امام شوکانیؒ کہتے ہیں کہ دعا دافع قضا ہے بندے کے لئے، یعنی اللہ کی پناہ ہی دعا کا حاصل ہے۔ دعا کفایت کرتی ہے ہر شر سے جو بندے کے مقدر میں لکھا ہے۔ لہٰذا دعا ہی دافع ابتلاء ہے۔ جو کوئی یہ

جاننا چاہے کہ ابتلا کے مرض کی شفا کیا ہے تو اس کا اعتقاد اس بات پر ہونا چاہئے کہ اس کی شفا اللہ کی طرف سے عافیت میں ہے۔ عافیت رب ذوالجلال کی اسے عطا کرتے ہیں جس سے وہ خوش ہوں اور اپنی نعمتوں سے نوازنا چاہیں یا پھر اپنے بندے کی آزمائش چاہیں۔

ابتلاء میں بھی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں جیسا کہ مریض کو حالت مرض میں ان سارے اعمال کے اجر ملتے ہیں جو وہ صحت مندی کی حالت میں انجام دیتا تھا، کیونکہ اگر وہ صحت مند ہوتا تو وہ نیک اعمال کو انجام دیتا جسے وہ بیماری کی وجہ سے کرنے سے قاصر ہے۔ اس پر اللہ کا مزید کرم ونوازش دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے (النحل ۱۶:۹۷)

مومن کی زندگی تو مکمل خیر ہے۔ اس کی ابتلا بھی مکمل خیر ہے اور اس کو جو نعمتیں مختلف مواقع پر دی جاتی ہیں وہ بھی خیر ہیں۔ پس اسے عافیت کی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے، جب کہ وہ ابتلا دیکھ چکا ہو۔ مومن کا ہر غم ثواب کا سبب ہے، ہر اس چھوٹی بڑی شے کے بدلے میں جو اس سے اس دوران روک لی گئی تھی، یہ ہے حال مومن کا! حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض اور مسافر کے حساب میں وہ سارے اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ حالت صحت اور قیام میں کرتا تھا۔ (بخاری) اسی بات کو ابوداؤد میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے: جو بندہ نیک عمل کرتا ہے پھر یا تو وہ مرض میں مبتلاء ہو جاتا ہے یا سفر اختیار کرتا ہے تو اس کے اعمال میں نیک اعمال اسی طرح لکھے جاتے ہیں، جس طرح وہ حالت صحت میں اپنے قیام کے دوران کیا کرتا تھا۔

مرض کی دو قسمیں ہیں: پہلا مرض وہ ہے جو جسم کو لاحق ہوتا ہے جسے عرف عام میں بیماری کہتے ہیں۔ اس کا پہلا علاج اللہ کی طرف توجہ اور اس سے شفا کی طلب ہے۔ پھر اسباب کا اختیار کرنا جیسے کہ ڈاکٹر کو دکھانا اور پرہیز کرنا وغیرہ۔ یہ دونوں چیزیں مل کر انسان کو شفا دیتی ہیں۔

مرض کی دوسری قسم حقیقت میں زیادہ مہلک ہے اور یہ جسم کے ظاہری عضو کا مرض نہیں بلکہ دل کا مرض اور اس کا فساد ہے۔ اس کی بڑی وجہ اللہ کی اطاعت سے غفلت ہے۔ اس مرض کے بڑھنے کے اسباب میں سے ایک دل کا گناہوں سے سیاہ ہو جاتا ہے جس سے اس کی بصیرت ختم ہو جاتی ہے اور دل پر قفل پڑ جاتا ہے۔ اس مرض کی کئی اقسام ہیں۔ جیسے کہ مرض شہوات، مرض شبہات۔ انسان ان سے بچ نہیں سکتا سوائے سلامتی کے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس دن نہ مال کوئی فائدہ دے گا نہ اولاد، بجز اس کے کہ کوئی شخص قلب سلیم لئے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو۔ (الشعرا، ۲۶:۸۸-۸۹)

انسان کی طرح دل بھی زندگی وموت کے بیچ میں منقسم ہے، زندہ، مردہ اور مریض۔ زندہ یا سلیم قلب ایک مومن کا قلب ہوتا ہے۔ مردہ قلب ایک کافر ہوتا ہے۔ مردہ قلب، ایک کافر یا منافق کا خاصہ ہے، اور مریض قلب زندگی اور موت کے درمیان ہے، یا تو پھر قلب سلیم بنے گا یا تو اس کی موت واقع ہوگی۔

قلب کے مرض میں قلب کا درد ملتا ہے، جیسے شک اور جہالت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی سوال تو جب کرتا ہے جب اسے علم ہو اور شفا تو سوال کرنے پر ملتی ہے۔ جہاں تک شک کا تعلق ہے تو شک کسی بھی چیز کی وجہ سے درد دل بن جاتا ہے حتیٰ کہ آدمی علم اور یقین حاصل کر لے۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ جو جواب مانگے گا اسے حق کی پہچان شفا کے طور دی جائے گی۔

محمد شبیر قادری

مریض قلب کا اختتام موت ہے مگر اس کی زندگی، موت، مرض اور شفا ایک اٹل حقیقت ہیں۔ عافیت کا راستہ صرف اللہ عزوجل سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے جو صرف اطاعت کے راستے پر چل کر ہی مل سکتا ہے۔ پس ابتلا کی بجھ سے تطہیر کی ابتدا ہوتی ہے اور بندہ عافیت کے راستے پر چل پڑتا ہے، جس سے اس کے درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن رات اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی دن اور رات ایسی نہیں دیکھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات نہ ادا کرتے ہوں: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، معافی اور عافیت اپنے دین میں اور اپنی دنیا میں، اور اپنے اہل اور مال میں۔ اے اللہ میرا عیب ڈھانپ دے اور خوف کو امن سے بدل دے۔ اے اللہ! میری حفاظت کر، میرے آگے سے اور پیچھے سے اور میرے داہنے سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے۔ اور میں تیری عظمت کے واسطے سے پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ ناگہاں اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں (ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی)

(الطریق الیٰ العافیہ سے اخذ وترجمہ)

فیوض الجفر
عمل حب

تحریر تحقیق: روحانی اسکالر علامہ حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب قادری

سجادہ نشین: دربار عالیہ حضرت بابا پیر صوفی بہادر علی قادریؒ۔ اسلام نگر پنجاب، پاکستان

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ. تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا۔ مجھے اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے اسماء الحسنیٰ کے ذریعہ پکارو۔

اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہر اسم رب ہے اور تمام اسمائے الٰہیہ ارباب ہیں۔ اور ہر اسم کی خاصیت اور حقیقت دوسرے اسم کی خاصیت اور حقیقت سے جدا ہے۔ ایک ماہر علم الحروف الجفر اس بات سے واقف ہوتا ہے کہ کون سے اسم باری تعالیٰ سے کس طرح دعا میں رجوع کیا جائے۔ دعاؤں میں رب تعالیٰ کے اسم خاص سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے۔

مثلاً طلب رحمت کے لئے "الرحمٰن الرحیم" طلب مغفرت کے لئے "یا غفار"

طلب رزق کے لئے "یا رزاق یا باسط" اور طلب عطایا کے لئے "المعطی" سے سوال کیا جائے۔

اس کائنات بحر بے کراں میں ہر چیز ایک خاص اصول ضابطہ اور قانون کے تحت جانب منزل رواں دواں ہے۔ سورج روزانہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ دریا ایک خاص سمت میں بہتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں امثال ہیں۔

اسی طرح دعا مانگنے کا بھی ایک قانون ہے اگر اس قانون کی خلاف ورزی کی جائے تو دعا قبول نہیں ہوتی۔ حروف، الفاظ، اسماء الحسنیٰ کی روحانیت سے دنیاوی مسائل کے حل کے لئے کوشش کرنے کا نام تدبیر ہے تدبیر کے قوانین علم الجفر سے معلوم ہوتے ہیں۔ علم الجفر آئمہ معصومینؑ کا پاکیزہ علم ہی ہمیں بتاتا ہے کہ کس مقصد اور مشکل کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ کے کس اسم مبارک سے کس طرح تدبیر کی جائے کہ وہ مقصد اور مشکل حل ہو جائے۔ علم الجفر ہی وہ قانون ہے جس کے تحت زندگی کے مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔ صرف غلط ترکیب اور ترتیب سے ہی عمل ناقص ہو جاتا ہے۔ آج کی نشست میں اسم باری تعالیٰ "الودود" کا ایک زبردست عمل کسی فرد کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنے کا پیش کیا جا رہا ہے۔ ہر کس وناکس عمل حب میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اس کے لئے اہل کی ضرورت ہے مگر یہ عمل کبھی بے اثر نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ جائز جگہ کیا جائے۔

مثلاً بہن بھائی میں محبت پیدا کرنے کے لئے۔

میاں بیوی میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کرنے کے لئے۔

کسی عزیز رشتہ دار کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے۔

غرض یہ کہ دنیا میں کسی بھی فرد کے دل میں اپنی محبت پیدا کر سکتے ہیں تاکہ وہ آپ کے حکم سے سرتابی نہ کر سکے۔ اور آپ کی ہر جائز بات پوری کرے۔

ترکیب عمل: کچھ یوں ہے کہ پہلے نام طالب معہ والدہ پھر "ودود" پھر نام مطلوب مع والدہ ایک سطر میں تحریر کریں۔ تمام سطر کی بسط حرفی کر

کے تکسیر جعفری کریں تا کہ زمام برآمد ہو۔ اب تمام تکسیر (سطر زمام) تک کے اعداد ابجد شمسی سے نکالیں۔ اعداد کے مجموعہ سے ایک مربع بادی رفتار سے پر کریں۔ پھر اسی مجموعہ اعداد سے ایک مثلث آتشی منسوبی پر کریں۔ ہر دو نقوش شمس، زہرہ یا مشتری کے روزانہ ساعتوں میں پر کریں۔ نقوش سفید کاغذ پر زعفران و گلاب کی روشنائی سے تحریر کریں۔ نقش مربع اپنے سیدھے بازو پر باندھیں اور نقش مثلث کسی کوزہ گلی آب نا سیدہ میں رکھ کر تھوڑی سی شکر سرخ ڈال کر آگ کے قریب دفن کر دیں۔ تا کہ نقش تک حرارت پہنچے مگر جلے نہیں۔ اب روزانہ اسم الاعظم "الودود" ایک ہزار چھ سو سولہ (۱۶۱۶) بار پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ "درود شریف ودودی" پڑھیں۔ مگر ہر سینکڑہ کے بعد چودہ مرتبہ عزیمت مندرجہ ذیل بھی پڑھیں۔ تعداد مکمل ہونے پر بازو والے نقش پر پھونک ماریں۔ اسی طرح زیر آتش نقش کی طرف بھی دم کر دیا کریں۔ ایک یوم کا عمل مکمل ہوا، روزانہ بلا ناغہ چودہ یوم تک عمل پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اول تو ایک ہفتہ میں مقصد پورا ہوگا۔ حد دوسرے ہفتہ میں مقصد پورا ہوگا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو صرف ایک ہفتہ میں مطلوب کے دل میں طالب کی محبت کی آگ لگا دیتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ شمسی طریقہ ہے ماہرین فن جانتے ہیں کہ قمری طریقہ سے شمسی طریقہ قوی الاثر ہے۔ ناجائز جگہ استعمال کرنے کی صورت میں اس عمل کی رجعت بھی فوری ہوتی ہے۔ درود پاک ودودی یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا وَدُوْدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ. ایک مثال سے سمجھا دیتے ہیں تا کہ ہر قاری استفادہ کر سکے۔ مثلاً منظور علی چاہتا ہے اس کی بیوی کوثر اس سے بے حد محبت کرے۔ تو سطر یہ بنی۔

"منظور علی ودود کوثر" بسط حرفی کر کے تکسیر یہ ہوئی۔

سطر اول	م	ن	ظ	و	ر	ع	ل	ی	و	د	و	د	ک	و	ث	ر
	ر	م	ث	ن	و	ظ	ک	و	و	ر	و	ع	د	ل	د	ی
	ی	ر	و	م	ل	ث	د	ن	ع	و	و	ظ	و	ک	د	[illegible]
	و	ی	د	ر	ک	و	ر	م	ظ	ل	و	ث	و	د	ع	ن
زمام	ن	و	ع	ی	د	د	و	ر	ث	ک	و	و	ل	ر	ظ	م
میزان	م	ن	ظ	و	ر	ع	ل	ی	و	د	و	د	ک	و	ث	ر

محمد شبیر قادری

سطر اول کے اعداد شمسی۔ ۶۶۱۰

کل تکسیر کے اعداد سطر زمام تک۔ ۳۳۰۵۰=۵×۶۶۱۰

مربع پر کرنے کے لئے۔ ۳۳۰۵۰-۳۰=۳۳۰۲۰ تقسیم ۴=۸۲۵۵

مثلث پر کرنے کے لئے۔ ۳۳۰۵۰-۱۲=۳۳۰۳۸ تقسیم ۳=۱۱۰۱۲ باقی ۲ خانہ چہارم میں کسر آئے گی۔

مربع کی بادی رفتار یہ ہے۔

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

مثلث آتشی کی رفتار یہ ہے۔

☆	۶	۱	۸
☆	۷	۵	۳
☆	۲	۹	۴
☆	☆	☆	☆

عزیمت جو ہر دو نقوش کے نیچے تحریر کرنی ہے۔ وہ یہ ہے۔ اَجِیْبُوْا یَا خُدَّامُ الْاِسْمِ اَعْظَمْ اَلْوَدُوْدُ یَا دَرْدَائِیْلُ یَا رَفْتَمَائِیْلُ سَخِّرْلِی کوثر وَالْقَاءِ مُحَبَّتِی فِیْ قَلْبِهَا منظور علی بِحَقِّ اَلْوَدُوْدُ اَلْوَدُوْدُ اَلْوَدُوْدُ.

مثالی نقش مربع بادی یہ ہوا۔ — مثالی نقش مثلث آتشی یہ ہوا۔

☆	☆	۷۸۶	۷۸۶	☆	☆	☆	☆	☆	۷۸۶	☆	☆
دردائیل	۸۲۶۸	۸۲۵۵	۸۲۶۲	۸۲۶۵	رفتمائیل	☆	دردائیل	۱۱۰۱۸	۱۱۰۱۲	۱۱۰۲۰	رفتمائیل
☆	۸۲۶۱	۸۲۶۶	۸۲۶۷	۸۲۵۶		☆		۱۱۰۱۹	۱۱۰۱۷	۱۱۰۱۳	☆
☆	۸۲۵۸	۸۲۶۰	۸۲۵۷	۸۲۷۰	☆	☆	دردائیل	۱۱۰۱۳	۱۱۰۲۱	۱۱۰۱۶	رفتمائیل
دردائیل	۸۲۵۸	۸۲۶۹	۸۲۶۳	۸۲۵۹	رفتمائیل	☆	☆	☆	☆	☆	☆

اَجِیْبُوْا یَا خُدَّامُ الْاِسْمِ اَعْظَمْ اَلْوَدُوْدُ یَا دَرْدَائِیْلُ یَا رَفْتَمَائِیْلُ سَخِّرْلِی کوثر وَالْقَاءِ مُحَبَّتِی فِیْ قَلْبِهَا منظور علی بِحَقِّ اَلْوَدُوْدُ اَلْوَدُوْدُ اَلْوَدُوْدُ.

اَجِیْبُوْا یَا خُدَّامُ الْاِسْمِ اَعْظَمْ اَلْوَدُوْدُ یَا دَرْدَائِیْلُ یَا رَفْتَمَائِیْلُ سَخِّرْلِی کوثر وَالْقَاءِ مُحَبَّتِی فِیْ قَلْبِهَا منظور علی بِحَقِّ اَلْوَدُوْدُ اَلْوَدُوْدُ اَلْوَدُوْدُ.

اقوال خلیفہ مامون رشید

☆ طاعت باری تعالیٰ اتنی زیادہ کر جتنی کہ تجھے اس کے ساتھ ضرورت ہے۔ ☆ گناہ اس قدر کم کر کہ ان کی عذات (دکھ) کی تاب لا سکے۔ ☆ شیریں کلام اور خوش خلقی کے ساتھ محبت واجب ہو جاتی ہے۔ ☆ جب غصہ تجھ پر غلبہ پائے تو خاموشی اختیار کر۔ ☆ اپنے تھوڑے کو دوسروں کے زیادہ سے بہتر جان۔ ☆ ایسی راحتی جو کسی کو فائدہ نہ پہنچائے اور لوگوں کا دل دکھائے، پرہیز کر۔ ☆ ایسے فائدے سے درگزر کر جو دوسروں کے نقصان کا باعث ہو۔ ☆ اپنے کاموں کی بنیاد محبت و آشتی پر رکھ، نہ کہ قہر و غضب پر۔ ☆ دوست اس کو سمجھ جو خلوت میں تیرے عیب تجھ پر ظاہر کر کے تجھے تنبیہ کرے اور تیرے پیچھے لوگوں میں تیری تعریف کرے۔ ☆ یقین جان کہ جو درہم ناجائز طریقے سے حاصل کیا جاتا ہے، وہ ہزار دینار کے لئے حجاب بن جاتا ہے۔ جو کوئی اس کا خیال نہ کرے، اس کو شیطان خیال کر۔ ☆ جو کوئی راست گوئی میں مشہور ہو گیا، اگر وہ مصلحت کی بنا پر کسی وقت جھوٹ بھی بولے تو سچ سمجھا جاتا ہے، برخلاف دروغ گو کے، کہ اگر سچ بھی بولے تو جھوٹ خیال کیا جائیگا۔ ☆ کمینوں کے جواب کے واسطے علم ایک لشکر ہے۔ ☆ عاقبت اندیشی کو طلب مال پر مقدم رکھو۔ ☆ جب کسی شخص کو دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہوئے پاؤ اسے اپنے دوستوں کے زمرے سے خارج کرو۔ ☆ خوشامدی شخص تمہاری برائیوں اور بھلائیوں دونوں کو پسندیدہ بتلائے گا۔ ☆ اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا اپنی طرف سے لوگوں کا خیال خراب کرتا ہے۔ ☆ مال جمع کرنا آسان ہے، لیکن اس کی نگہداشت اور اس سے بہرہ مند ہونا دشوار ہے۔

حضرت علی نے فرمایا: خندہ پیشانی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔ ☆ کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔ ☆ عقیدہ میں شک رکھنا شرک کی برابر ہے۔ ☆ بے موقع حیا بھی باعث محرومی ہے، قابل صحت بہت کم لوگ ہیں۔ ☆ شکر حصول نعمت کا باعث ہے اور ناشکری حصول زحمت کا باعث۔ ☆ ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادت سے ہیں۔ ☆ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔ ☆ زمانہ کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں۔ ☆ عادات پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔ ☆ عقل مند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔ ☆ دوستی ایک خود پیدہ کردہ رشتہ ہے۔ ☆ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔ ☆ خواہش پرستی ہلاک کر دینے والا ساتھی اور بری عادت ایک زور آور دشمن ہے۔

شادی کا مجرب عمل

تحریر: شہزادہ منظور علی سموں

السلام علیکم تحفہ یا علی مدد حروف زوج تعداد میں ۱۲ ار ہیں۔ ب + د کو خارج کرنے کے بعد باقی ۱۰ ار حروف تسخیر والے بنتے ہیں۔ یہ حروف بھی پیار محبت شادی تسخیر کے سلسلے میں زبردست مقناطیسیت رکھتے ہیں۔

حروف تسخیر اپنے اندر تسخیر خلائق + حاضری محبوب + کسی بھی ناراض روٹھے ہوئے کو واپس کرے + محبت پیار + منگنی نکاح شادی + چہرہ میں خوبصورتی مقناطیسیت کشش پیدا کرنے یعنی حسن وجمال میں اضافہ وکمال پیدا کرنے۔ تسخیر موکلات + ہمزاد + جنات + ارواح + تسخیر امراء وزراء کے علاوہ مال دولت کو اپنے طرف کھینچنے میں زبردست طاقت رکھتے ہیں۔

حروف تسخیر کا مندرجہ ذیل نقش مبارک بوقت شرف زہرہ + ومشتری تثلیث + تسدیس + قران کے وقت یا کسی اور سعد وقت میں تیار کرکے فیض حاصل کرسکتے ہیں۔

فوائد لوح حروف تسخیر: تسخیر خلائق کرنے + کسی کے دل میں پیار محبت پیدا کرنے + کسی روٹھے ہوئے یا بھاگے ہوئے شخص کو بے قرار کرکے واپس بلانے کے لئے + دل پسند جگہ پر شادی کرنے شادی میں ہونے والی تمام رکاوٹیں دور کرنے + عزت شہرت محبت پیدا کرنے + خوبصورتی چہر میں اضافہ کرنے + میاں بیوی کے درمیان ہونے والی تمام رنجش دور کرنے + میاں بیوی میں بے انتہا محبت پیدا کرنے + سسرال میں عزت محبت بڑھانے + دولت میں ترقی پانے کے علاوہ بہت سارے فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔

حروف تسخیر کا نقش

۱۱۴۵	۱۱۳۷	۱۱۳۰	۱۱۵۴	۱۱۴۷
۱۱۴۶	۱۱۳۳	۱۱۳۶	۱۱۳۳	۱۱۵۳
۱۱۵۲	۱۱۵۰	۱۱۴۳	۱۱۳۵	۱۱۳۳
۱۱۳۲	۱۱۵۱	۱۱۴۹	۱۱۴۲	۱۱۳۹
۱۱۳۸	۱۱۳۱	۱۱۵۵	۱۱۴۸	۱۱۴۱

گردے ومثانے کی پتھری کا علاج

قارئین جنتری ومومنین حضرات اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مومنوں کے لئے شفاء نازل فرمائی ہے۔ جس سے یقینی فائدہ ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ کوئی ایسا مرض نہیں ہے جس کا علاج نہ ہو۔ لہٰذا قرآن مجید میں ہر قسم کی بیماری کا علاج موجود ہے۔ اس لئے ہر قسم پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے نکالنے کے چند الہامی نسخے پیش کررہاہوں جو میری زندگی کے معمول وآزمودہ ہیں۔ جس سے ہزاروں مریض صحت یاب ہوچکے ہیں۔ لہٰذا سچے دل سے اور کامل یقین سے بتائے گئے طریقے کے مطابق استعمال کرنے سے انشاء اللہ پتھری کا نام ونشان تک نہ رہے گا۔ مزید معلومات وضاحت کے لئے فون پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ میرے طرف سے تمام مومنین وضرورت مند حضرات کو عمل کرنے کی عام اجازت ہے۔

(۱) باوضو حالت میں اکتالیس مرتبہ یہ آیت مبارک پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مریض کو پلائے روزانہ اس وقت تک پلائے جب تک کہ پتھری دور نہ ہوجائے اور آرام نہ آجائے۔ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

(۲) گردے میں پتھری کے باعث شدید درد ہونے کی صورت میں باوضو آیت مبارکہ عرق گلاب میں زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھیں۔ پھر خالص عرق کو سے دھو کر پلائیں۔ اکیس یوم تک بلا ناغہ اس طرح لکھ کر پلائیں۔ انشاء اللہ پتھری خارج ہوجائیگی۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

(۳) چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر دھو کر مریض کو روزانہ دھو کر پلائیں بفضل خدا پتھری خارج ہوجائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا. وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا. فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا. وحملت الرض والجبال فدكتا دكته واحدة.

(۶) اس عمل کو اکیس بار پڑھ کر ہر ایک الائچی پر دم کریں۔ ہر روز صبح وشام تین الائچیاں استعمال کریں۔ سات روز کے عمل سے بفضل خدا پتھری دور ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سبحان رب السموات السبع ورب العرش العظيم

قسط نمبر: ۳

مصباح الاعداد

حسن الہاشمی

علم الاعداد سے متعلق ایک ایسا سلسلہ جو آپ کے لئے حیرتناک ثابت ہوگا اور آپ اعداد کی مضبوط گرفت کے قائل ہوجائیں گے

اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ میری آئندہ زندگی میں کیا حالات پیش آنے والے ہیں اور میری خواہشات اور ضروریات کی تکمیل ہوگی یا نہیں تو اس کو وضو کراکر ذیل میں دیئے نقشے میں سے آنکھیں بند کراکر کسی بھی خانہ پر اس کی شہادت کی انگلی رکھواؤ اور یہ دیکھو کہ اس نے جس خانہ میں انگلی رکھی ہے اس میں عدد کیا ہے۔ اس عدد میں اس کے مکمل نام اور عرفیت وغیرہ کے اعداد بھی جمع کرلو، پھر یہ دیکھو کہ وہ سوال کس وقت کررہا ہے۔ اگر رات کے ۱۲ بجے سے دن کے ۱۲ بجے کے درمیان وہ سوال کررہا ہے تو مذکورہ اعداد میں ۲۷ کا اضافہ کرلو اور اگر وہ دن کے ۱۲ بجے سے رات ۱۲ تک سوال کررہا ہے تو مذکورہ اعداد میں ۱۱۰ کا اضافہ کرلو۔

مجموعی اعداد کو ۹ سے تقسیم کرو۔ جو حاصل تقسیم آئے اس کو ذیل میں دی گئی ہے۔ سمجھو انشاء اللہ جو جواب واضح ہوگا وہ آنے والے وقت کی رہنمائی کرے گا۔ یہ بات واضح رہے کہ اس طرح کی کوششیں محض ایک علمی اندازہ ہیں اور یہ اندازہ اسی فی صد تک صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ اس میں غلطی کا امکان بھی ہوتا ہے، اس لئے اس طرح اخذ کئے ہوئے جوابوں کو صد فی صد درست نہیں سمجھنا چاہئے۔

مثال: محمد خالد نام کا شخص صبح ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ پر یہ سوال کررہا ہے کہ آئندہ میرے حالات کیسے رہیں گے، جواب حاصل کرنے کے لئے محمد خالد سے وضو کراکر اس کی آنکھیں بند کرکے ذیل میں دیئے گئے نقشے پر اس کی انگلی رکھوائی گئی تو اس کی انگلی جس خانہ پر پڑی اس میں عدد ۲۵۲ درج تھا۔ اس کے نام کے اعداد برآمد کئے تو ۷۲۷ نکلے۔

وقت تھا صبح ساڑھے دس بجے کا تو اضافہ کریں گے ۲۷ کا۔

کارروائی اس طرح ہوگی۔

۲۵۲
۷۲۷
۲۷
ٹوٹل آیا ۱۰۰۶

۹ سے تقسیم کیا۔

۹)۱۰۰۶(۱۱۱
۹
۱۰
۹
۱۶
۹
۷

تقسیم کے بعد ۷ باقی رہا۔ ۷ کا عدد سے یہ جواب ملتا ہے۔

محمد خالد کو سفر کرنے سے فائدہ کم حاصل ہوگا مگر سفر نہ کرنے سے سفر کرنا بہتر ہے۔ محمد خالد کو اپنے کسی دوست سے نقصان پہنچا ہے۔ محمد خالد کو بیماری لاحق ہوجانے پر مکمل پرہیز کرنا چاہئے، بدپرہیزی اس کی بیماری میں اضافہ کرے گی۔ اشارہ یہ بھی مل رہا ہے کہ اس کی زندگی میں انشاء اللہ اچھا وقت آنے والا ہے۔

نقشہ اعداد

۱۰۸	۱۵۱	۲۱۵	۳۴۳	۳۲۱	۱۱۳	۱۷۲	۲۲۲	۳۷۹
۲۱۲	۲۷۱	۲۵۹	۱۷۳	۳۳۲	۲۲۳	۲۳۱	۳۱۸	۲۱۵
۲۵۲	۳۷۶	۱۱۷	۳۱۹	۳۳۲	۲۱۲	۵۷	۳۸۱	۲۵۲
۲۰۲	۱۷۸	۲۱۵	۲۱۳	۱۶۶	۱۷۴	۹۹	۳۲۵	۳۷۵

تقسیم کے بعد باقی عدد

جواب

ایک: سائل کا کام انشاء اللہ جلد ہوگا، ابھی وقت اچھا نہیں ہے، لیکن جو بھی پریشانیاں ہیں وہ عارضی ہیں۔ سائل جس سے کام لینا چاہتا ہے وہ بھی اچھا انسان ہے اور وہ سائل سے محبت بھی کرتا ہے، بس تھوڑا انتظار اور صبر کرنے کی ضرورت ہے، پھر غیب سے مدد آئے گی اور انشاء اللہ ہر کام آسان ہوجائے گا۔ اسی ذات پر بھروسہ رکھو جس کے دست قدرت میں اس کائنات کا نظام ہے۔

محمد شبیر قادری

۲: اگر تقسیم کے بعد باقی رہے تو انشاءاللہ سائل کا سوال ضرور پورا ہوگا، لیکن کام سائل کی خواہش کے مطابق نہیں ہوگا۔ ایک شخص اس کی مخالفت کر رہا ہے، اس کی مخالفت کی وجہ سے کام میں رکاوٹ پڑ رہی ہے، سائل کو صبر کرنا چاہیے اور حسن تدبیر سے اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے اور اپنے ہر راز کو پوشیدہ رکھنا چاہئے، کیوں کہ مخالفت کرنے والا قریبی رشتہ دار ہے جو سائل کی حرکات وسکنات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

۳: اگر تقسیم کے بعد ۳ باقی رہے تو سائل کو امید چھوڑ دینی چاہئے۔ اس کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہئے۔ اگر سائل اس خیال کو اپنے دل سے نہیں نکالے گا تو اس کو زبردست نقصان اٹھانا پڑے گا اور نقصان کے ساتھ ساتھ خدانخواستہ ذلت ورسوائی بھی ہوگی۔

۴: اگر چار بچیں تو سائل کو کوئی بیماری لاحق ہے لیکن اس مرض سے نجات مل سکتی ہے، بشرطیکہ دوا اور پرہیز جاری رہے۔ اس مہینے سے دو یا تین مہینے میں نجات ملے گی اور کوئی کام بھی بنے گا، مگر کچھ عرصہ کے بعد۔

۵: اگر پانچ باقی رہے تو سائل کو چوکنا رہنا چاہئے کوئی دوست نما دشمن سائل کے ساتھ لگا ہوا ہے جو اس کا کام نہیں بننے دے رہا ہے۔ سائل کو ہر کس وناکس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، سائل کو کامیابی اپنے مقاصد میں کچھ دیر کے بعد ملے گی۔

۶: اگر ۶ باقی رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سائل نے لوگوں کے کہنے میں آ کر کچھ تکلیف اٹھائی ہے، اگر وہ خود اس بارے میں اقدامات کرتے اور دوسروں کا سہارا نہ لیتے تو اب تک یہ کام ہوگیا ہوتا۔ اب اس بات کی ضرورت ہے کہ حکمت عملی سے اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور ان لوگوں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیں جن کی باتوں میں آ کر سائل نے غلط اقدامات کئے ہیں۔ انشاءاللہ کچھ دنوں کے بعد کامیابی کی راہیں کھلیں گی۔

۷: اگر سات باقی رہیں تو سائل کو سفر میں خاص فائدہ نہیں ہوگا، بلکہ دوران سفر سائل کو اپنے کسی دوست سے کچھ نقصان ہوسکتا ہے۔ سائل کو ایک بیماری بھی ہے لیکن دوا اور غذا سے غفلت کی بنا پر یہ بیماری بڑھ سکتی ہے۔ اچھا وقت ضرور آئے گا، لیکن کچھ عرصہ کے بعد، فی الحال اپنی صحت پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۸: اگر ۸ باقی رہیں تو سمجھیں کہ سائل پر اچھا وقت جلد آنے والا ہے، تمام دلی مقاصد پورے ہو جائیں گے، تمام کام انشاءاللہ بن جائیں گے، ایک دوست سے کافی مدد ملے گی اور بگڑے ہوئے کام سب بن جائیں گے۔

۹: اگر ۹ باقی رہیں تو گھر کے سب جھگڑے بدستور جاری رہیں گے، آپ کو کسی تبدیلی سے گزرنا پڑے گا، ایک شخص سے کافی نقصان ہوگا۔ سرکار کی طرف سے یا کسی افسر کے ذریعہ کوئی کام بنے گا۔ اس ماہ کے بعد حالات میں انشاءاللہ کچھ سدھار ہوگا۔

گولی فولاداعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاداعظم ہے جہاں عیش وعشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ''فولاداعظم'' استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفۂ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آ گرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہوسکتی۔ گولی-/17 روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -/500 روپے ہے (علاوہ محصول ڈاک) رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی دیوبند

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانیت کیسے پیدا ہو

سوال از: عبدالرشید ——— بھوپال

کوئی ایسا عمل بتائیں جو دل میں نورانیت پیدا کردے اور روح کو قوی بنادے، اس سے پہلے آپ نے جو عمل تجویز کئے وہ سب اپنی جگہ مفید ثابت ہوئے۔ ایک عمل کی برکت سے میرا قرض ادا ہوگیا اور آج میں پرسکون زندگی گزار رہا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری کئی بار رہنمائی کرکے مجھے بدنصیبی کے اندھیروں سے نجات دلائی۔

میں اپنے سوال کا جواب آنے والے شماروں میں تلاش کروں گا اللہ اس رسالے کو قائم رکھے جو جہالت کی تاریکیوں میں حق کا اُجالا پھیلانے کی مؤثر خدمت انجام دے رہا ہے۔

جواب

دل میں نورانیت اور روحانیت پیدا کرنے کے بے شمار طریقے ہیں۔ آپ کے لئے ہم ایک آسان اور مؤثر ترین طریقہ تحریر کررہے ہیں۔ انشاءاللہ چند ماہ اس عمل کی پابندی کرنے سے آپ کے دل میں زبردست نورانیت پیدا ہوگی، روح قوی تر ہوجائے گی، باطن کسی نئے شیشے کی طرح صاف وشفاف ہوجائے گا اور نور باطن کے اثرات چہرے پر بھی ظاہر ہونے لگیں گے۔ خود آپ کو بھی محسوس ہوگا کہ آپ کا چہرہ پرنور ہوگیا ہے اور ہر دیکھنے والا آپ کے چہرے میں ایک طرح کی کشش اور جاذبیت محسوس کرے گا اور ہر دیکھنے والے کی خاص توجہ آپ کی طرف ہوگی اور آپ کے اندر ایک کی مقناطیسیت پیدا ہوجائے گی جو ایک طرح کی تسخیر ہوگی۔ یہ نور باطن کی وجہ سے ہوگی اور نور باطن ہی کی وجہ سے آپ کے چہرے پر نکھار آئے گا۔

پانچوں وقت کی نماز تو آپ پابندی کے ساتھ پڑھتے ہی ہوں گے، بس آپ کو اس بات کا اہتمام کرنا ہے کہ ہر فرض نماز تازہ وضو کے ساتھ کریں، ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں اور رات کو بھی بستر پر باوضو جائیں۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور ہر مبین پر ایک مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. ساتوں مبین پر سات سات مرتبہ یہ آیت پڑھیں، سورۂ یٰسین کے ختم پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیا کریں۔ انشاءاللہ چند ماہ کے اندر آپ کے دل میں زبردست نورانیت اور روحانیت پیدا ہوگی۔ آپ کی شرح صدر کی قوت میں اضافہ ہوگا اور الہام وکشف کی دولت سے آپ انشاءاللہ سرفراز ہوجائیں گے۔

اگر مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ آپ اس نقش کو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۷۳	۴۷۷	۴۸۰	۴۶۷
۴۷۹	۴۶۸	۴۷۳	۴۷۸
۴۶۹	۴۸۲	۴۷۵	۴۷۲
۴۷۶	۴۷۱	۴۷۰	۴۸۱

آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب تک بندہ زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں ان کو ترک نہیں کر دیتا تو اس میں روحانیت پیدا نہیں ہوتی، جھوٹ، غیبت، تہمت، لعن طعن، فضول باتیں یہ وہ گناہ ہیں جن سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہئے، ورنہ دل میں روحانیت پیدا نہیں ہوگی اور روح میں وہ قوت پیدا نہیں ہوگی جو مومن کا اصل سرمایہ ہے۔

مذکورہ عمل کی پابندی کے ساتھ اور گلے میں مذکورہ نقش ڈالنے کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنی زبان کی بطور خاص حفاظت کرنی چاہئے، جب آپ کی زبان آپ کے کنٹرول میں رہے گی تو جسم کے دوسرے اعضاء بھی آپ کے کنٹرول میں رہیں گے، اگر زبان بے لگام ہو جائے گی تو دوسرے بھی بے لگام ہو جائیں گے اور ایسی صورت میں آپ روحانیت سے بہت دور ہو جائیں گے۔

کرنی کرتوت کے صدمات

سوال از: سید احسن فاروقی ـــــــــ ناگپور

ایک طویل عرصہ سے جادو کا شکار ہوں۔ جادو اور کرنی کرتوت کی وجہ سے صحت تباہ ہو گئی ہے، کئی عاملین سے رجوع کر چکا ہوں، لیکن اس جادو سے اور اس کی تباہ کاریوں سے آج تک نجات نہ مل سکی۔ اب حضرت آپ میری آخری امید ہیں۔ طلسماتی دنیا اور آپ کی کتابیں پڑھ کر جو حسن ظن اور یقین بنا ہے اس کے پیش نظر آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ آپ سے مجھے شفا نصیب ہوگی۔ اسی طرح جس طرح ہمارے ملک کے لاکھوں لوگ آپ کے علم سے مستفیض ہو رہے ہیں اور انہیں ارضی اور سماوی آفتوں سے نجات مل رہی ہے۔ میں بدنصیبی کا مارا آپ کے جواب اور آپ کی شفقتوں کا انتظار کروں گا۔

جواب

اچھا تو یہ ہوتا کہ آپ جادو سے نجات حاصل کرنے کے لئے مقامی کسی عامل سے رجوع کرتے، آپ نے تشخیص کے لئے نہ تو اپنا نام لکھا، نہ اپنا کپڑا بھیجا اور نہ ہی آپ نے اپنا فوٹو ارسال کیا اور حد تو یہ ہے کہ آپ جوابی لفافہ بھی روانہ نہیں کیا اور نہ ہی اپنا ایڈریس لکھنے کی زحمت کی۔ اس لئے ہم یہ تشخیص کرنے سے قاصر ہیں کہ آپ سحر میں مبتلا ہیں یا آپ پر جنات کا اثر ہے، یا آپ کسی ایسی بیماری کا شکار ہیں جس کا اندازہ اطباء کو نہیں ہو سکا اور اسی لئے آپ شفایاب نہ ہو سکے۔ کسی بھی بیماری سے نجات پانے کے لئے اس بیماری کی صحیح تشخیص ضروری ہے۔ اگر بیماری کی صحیح نشاندہی ہو جاتی ہے تو پھر علاج کرنا اور اس بیماری سے خلاصی حاصل کر لینا آسان ہوتا ہے۔ باقی یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ علاج کرنا اطباء کا، ڈاکٹروں کا اور دیگر معالجین کا کام ہے اور شفا دینا ہر حالت میں اور ہر صورت میں اللہ کا کام ہے، وہ اگر شفا نہ دینے کی ٹھان لیں تو پھر دنیا بھر کے معالجین مل کر انسان کو بیماری سے نجات نہیں دلا سکتے اور اگر ان کی بارگاہ سے شفایابی کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو پھر بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اور علاج کرنے والے ہنرمند ہوں یا اناڑی تو پھر شفا مل ہی جاتی ہے۔ البتہ دوراندیشی اسی میں ہے کہ کسی بھی مرض کو دفع کرنے کے لئے اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے معتبر اور مستند معالج کو دکھانا چاہئے۔ اس دنیا میں کسی بھی دکھ کے تدارک کے لئے اور کسی بھی سکھ کو حاصل کرنے کے لئے صحیح اسباب کا اختیار کرنا دوراندیشی بھی ہے اور قرین دین و شریعت بھی۔ اگر واقعتاً آپ سحر میں مبتلا ہیں تو اس عمل کو اختیار کریں۔

سات مسجدوں کا پانی ایک بالٹی میں جمع کر لیں، پھر اس پانی کو سات بوتلوں میں رکھ لیں، ہر بوتل پر دو سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر دم کر لیں۔ پھر ۴۹ چھوارے لائیں، ہر ایک چھوارے پر سات سات مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر دم کر لیں۔

روزانہ عصر کے بعد ایک چھوارہ کھا کر بوتل کا پانی پیتے رہیں، ایک ہفتے میں ایک بوتل کا پانی ختم کر لیں۔ اسی طرح ۴۹ دن تک روزانہ عصر کے بعد ایک چھوارہ کھاتے رہیں اور بوتل کا پانی پیتے رہیں، ایک ہفتے میں ایک بوتل ختم کرتے رہیں۔ ۴۹ دنوں میں چھوارے بھی ختم ہو جائیں اور بوتلوں کا پانی بھی ختم ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ چھوارے کل ۴۹ ہوں گے اور بوتلیں کل سات عدد۔ انشاء اللہ ۴۹ دنوں میں آپ کو جادو سے نجات ملے گی۔ یہ نقش اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

اس نقش کو موم جامہ کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں باوضو ہو کر یہ نقش آتشی چال سے لکھیں اور یہ نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گھر میں لٹکا دیں۔

۷۸۶

سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۲۶۰
۹۱	۲۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۲۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۵۷	۸۹

یہ نقش بھی آتشی چال سے لکھا جائے گا۔ دونوں نقش باوضو لکھیں اور نقش لکھتے وقت قبلہ کی طرف اپنا رخ کر لیں۔ آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

اس دوران اور اس کے بعد بھی روزانہ عشاء کے بعد سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم دو سو مرتبہ پڑھتے رہیں، اول و آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ تندرستی بحال ہوگی، زندگی کی دوسری رکاوٹوں سے بھی نجات ملے گی، گھر میں عافیت اور راحت پیدا ہوگی۔ اگر خدانخواستہ آپ کو اس عمل کے بعد جادو سے اور دوسری کلفتوں سے نجات نہ ملے تو پھر کسی اچھے عامل سے رابطہ کریں ورنہ کسی بھی بدھ کو دیوبند آ کر ہم سے ملاقات کریں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو کرنی کرتوت سے نجات دے اور آپ کو صحت اور خوش حالی عطا کرے۔ (آمین)

کچھ باتیں طالب علمانہ

سوال از: محمد طٰہٰ صفدر علی ـــــــــ مالیگاؤں

ہاشمی صاحب! خداوند کریم سے دعا گو ہوں کہ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر اسی طرح قائم و دائم رہے آمین۔

میرے گزشتہ خط کا جواب مجھے اگست ستمبر ۲۰۱۸ء کے شمارے میں قابل اطمینان طور سے موصول ہوا، جواب پڑھ کر کافی شکوک رفع ہو گئے۔ اس بات کا اب مجھے تجربہ ہوا کہ عالم کی صحبت کے چند لمحے ۷۰ سال کی نفلی عبادتوں سے بہتر ہیں۔

ہاشمی صاحب! آپ کی پرشفقت طبیعت مجھے میں مزید سوالات کرنے کا حوصلہ ملا ہے۔ امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے گزشتہ خط کی طرح اب بھی مطمئن کر دیں گے۔ ہاشمی صاحب! یونانی اور ہندی نجوم کے حسابات میں اکثر فرق ہوتا ہے قمر در عقرب یونانی طریقہ حساب سے جن تاریخوں میں ہوتا ہے، ہندی طریقہ حساب سے وہ تاریخیں مختلف ہوتی ہیں تو ہمیں کسی قمر در عقرب کو ترجیح دینی چاہئے۔ اس مسئلے میں آپ کا کیا معمول ہے؟

سوال در سوال یہ کہ اگر ہم حروف تہجی کی زکوۃ چاند کی منزل شرطین سے شروع کرتے ہیں اور درمیان میں اگر قمر در عقرب آ جائے تو کیا ہم اس منزل کے متعلقہ حرف کی زکوۃ موقوف کر دیں یا زکوۃ جاری رکھیں، یا حروف تہجی کی زکوۃ پر قمر در عقرب کی نحوست کا اثر نہیں ہوتا؟

ہاشمی صاحب! سورۂ کوثر کی زکوۃ اصغر و اکبر کا طریقہ سمجھا دیجئے اور اس کی اجازت کا بھی طالب ہوں۔

پچھلے خط کے جواب میں شاید ایک جواب شائع ہونے سے رہ گیا کہ کیا نقوش کی زکوۃ میں جلالی و جمالی پرہیز کا اہتمام بھی کرنا ہوگا؟ ایک طفلانہ سوال یہ ہے کہ رجال الغیب کی سمتیں کب بدلتی ہیں؟ سورج کے نکلنے کے وقت یا غروب کے وقت؟

گستاخی اور نادانی کو درگزر کرنے کی التجا کے ساتھ خدا حافظ۔

جواب

گزشتہ دس سالوں سے ہم روحانی تقویم یونانی حساب سے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ آپ کو اسی بات سے یہ اندازہ کر لینا چاہئے تھا کہ ہم ہندی حساب کے مقابلے میں یونانی حساب کو فوقیت دے رہے ہیں۔ دراصل ہندی حساب میں الجھاؤ بہت ہے۔ اس کو کتنا ہی آسان بنانے کی کوشش کی جائے وہ اتنی آسانیوں میں نہیں ڈھل پاتا جسے قارئین ہضم کر سکیں، ویسے بھی ہمارے نزدیک علم نجوم اور علم ساعات کے بارے میں یونانی حساب زیادہ معتبر ہے، کیوں کہ اس میں

شبیر قادری

توحید باری تعالیٰ اور ان کی قدرت کاملہ کو سامنے رکھ کر حساب مدون کیا گیا ہے۔ لہٰذا یونانی حساب ہی کو ترجیح دینی چاہئے۔

قمر در عقرب کا معاملہ ہو یا شرف قمر وغیرہ کا آپ کو یونانی حساب ہی کو پیش نظر رکھنا چاہئے، لائن کوئی بھی ہو ایک ہی طریقہ کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں دوسری لائنیں بھی معتبر ہوتی ہیں لیکن ہر طالب علم کو چاہئے کہ وہ جس لائن کو ترجیح دے ہر معاملے میں اسی لائن کو ترجیح دے، تب ہی دل اور ذہن کی یکسوئی باقی رہ سکتی ہے۔ مثلاً ائمہ اربعہ سب کے سب حق پر ہیں، لیکن اگر کوئی امام ابوحنیفہؒ کا پیروکار ہے تو اس کو ہر معاملے میں امام ابوحنیفہؒ کا ہی پیروکار رہنا چاہئے۔ اگر کسی معاملے میں کوئی امام ابوحنیفہؒ کی اتباع کرتا ہے اور کسی معاملے میں امام شافعیؒ کی تو اس کا یہ طریقہ جائز ہوتے ہوئے بھی غیر افضل مانا جائے گا اور اس سے اس کی یکسوئی پامال ہوکر رہ جائے گی۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی طالب علم کسی معاملے میں یونانی حساب کو فوقیت دے اور کسی معاملے میں ہندی حساب کو ترجیح دے تو یہ طریقہ قطعاً نامناسب مانا جائے گا اور اس کے ذہن و قلب میں پراگندگی پیدا ہوگی جو مختلف قسم کی مشکلات میں مبتلا رکھے گی۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کی بات ہو یا کوئی اور مسئلہ، اس کی شروعات کرتے وقت چاند عقرب میں نہیں ہونا چاہئے۔ دوران عمل اگر چاند عقرب میں چلا جائے تو عمل کو ترک نہیں کرنا چاہئے، بس شروعات ہی میں یہ لحاظ رکھیں کہ دن تاریخ اور ساعتیں سعید ہوں، نامبارک نہ ہوں۔

قرآن حکیم کی کسی بھی مختصر سورت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک سو پچیس مرتبہ ۴۱ دن تک ایک وقت اور ایک جگہ مقرر کرکے پڑھیں اور بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور قرآن حکیم کی سورتوں کی زکوٰۃ میں زکوٰۃ اصغر اور اکبر کا فرق نہ کریں، مذکورہ تعداد میں زکوٰۃ ادا کرنا کافی ہے۔ موجودہ مصروفیات کے دور میں زکوٰۃ اصغری پر قناعت کرلیں تو بہتر ہے۔ اسماء الٰہی کی زکوٰۃ اگر دے کر ادا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ اس میں سب سے پہلے زکوٰۃ اصغر الصغائر، پھر اصغر، پھر صغیر، پھر کبیر اس کے بعد زکوٰۃ اکبر ادا کریں۔

نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے کسی بھی پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اپنا ذہن اور اپنی سوچ و فکر صاف ستھری رکھنی چاہئے اور منفی خیالات سے خود کو بچانا چاہئے۔

رجال الغیب کی سمتیں سورج طلوع ہونے کے وقت بدلتی ہیں۔ اس لئے رجال الغیب کے آمنے سامنے سے دینے کے لئے طلوع آفتاب کو پیش نظر رکھیں اور اسی سے تاریخوں کا اور وقت کا تعین کریں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین ہمارے تمام شاگردوں میں علمی سوجھ بوجھ پیدا کرے اور وہ قابل قدر بن کر اللہ کے بندوں کی خدمت کریں اور انہیں گمراہی اور بدعقیدگی کے اندھیروں سے بچائیں۔

باتیں طالب علمانہ

سوال از محمد انعام الحق ———————— (علی گنج بہار)

خدمت اقدس میں عرض ہے ناچیز اللہ کے فضل و کرم اور آپ کی دعا سے خیر و عافیت سے ہیں۔ میرا نمبر T/733/12 آپ نے جو کتابچہ روانہ فرمایا تھا اس کے مطابق میں نے سورۂ یٰسین شریف کے ۹ چلّے پورے کئے ہیں۔ اس کے ساتھ درود تاج، درود چشتیہ، درود ابراہیم کی بھی زکوٰۃ ادا کیا ہے۔ (حروف تہجی) ابجد قمری کی زکوٰۃ بھی مکمل کی، نقوش مثلث کی زکوٰۃ آبی چال سے، بادی، خاکی، آتشی چال سے پورا کیا، لیکن آبی چال کا مثلث نقش زکوٰۃ ادا کرتے وقت آٹے میں گولیاں بنا کر گاؤں کی ندی میں روزانہ ڈال دیتا۔ بادی چال کی نقوش کو جمع کرکے آخری دن آم کے پھل دار درخت میں ایک روز ہرے کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیا، خاکی چال کا نقش لکھ کر سبھی کو جمع کر ایک روز آخری دن جنگل میں جاکر درخت کی جڑ کے نیچے دبا دیا۔ آتشی چال کا نقش لکھ کر سبھی کو جمع کرکے ایک دن اپنے گھر میں ہی آگ میں ڈال کر چولہے میں راکھ میں دبا دیا۔ اسی طرح مربع نقش کی بھی زکوٰۃ ادا کیا، آبی نقش مربع ۳۳ دنوں تک لکھنے کے بعد آخری دن سبھی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر گنگا ندی میں ڈال دیا۔ اسی طرح بادی، خاکی نقش کو بھی کیا، آتشی چال کا نقش بھی لکھا ۳۳ دنوں تک حسب دستور، لیکن اسے آگ میں نہ ڈال سکا، کیوں کہ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ آتشی چال کا مربع نقش کو کس آگ میں اور کہاں ڈالنا ہے، کیا اسے کوئی دیکھے کہ نہیں اور اس کی راکھ کو کہاں پھینکیں، اسی پیش نظر میں یہ نقش یونہی رکھا رہ گیا۔

دوسری بات عرض گزار ہوں کہ نقش مربع آبی چال کی نقش کا زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد روزانہ اسی دن آٹے میں گولیاں بنا کر رکھ دیتا تھا، کیوں

کہ قرب و جوار کے ندی تالاب میں پانی نہیں تھا، اس کی وجہ سے سبھی کو روزانہ آٹے میں گولیاں بنا کر رکھ لیتا تھا، کچھ نقوش اس چال کی بچ گئی تھیں تو پٹنہ کی ایک مسجد میں جاکر تقریباً ۹-۱۰ بجے صبح سے بچے ہوئے نقش کی گولیاں آخری دن زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بنا رہا تھا کہ اسی دوران تقریباً گیارہ بجے دن میں پٹنہ کی مسجد میں جس وقت میں آٹے میں گولیاں بنا رہا تھا کہ پیچھے سے ایک سفید لباس میں لمبا آدمی جو نہ زیادہ نوجوان اور نہ زیادہ ضعیف العمر تھے، آئے اور کہنے لگے کہ میں ایسے اور آپ جیسے شخص کو تلاش کر رہا تھا۔ آپ فرصت کے بعد ہم سے ملیں گے، یہ میں ان سفید لباس والے شخص کو کس زبان سے سنی لیکن ان کو کچھ نہ کہا نہ ان کی طرف توجہ دی، کیوں کہ اس وقت میں آبی نقش کی آٹے میں گولیاں بنا رہا تھا۔ ہم سے قبل مسجد میں ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے وہ یونہی خاموش بیٹھے تھے اور میں مغرب کی طرف رخ ہوکر نقش کو آٹے میں گولیاں بنانے میں مصروف ہو گیا، کچھ ہی دیر کے بعد ایک دوسرے شخص آئے جو مذکورہ کلام کہنے لگے۔ جب میں نقش کی آٹے میں گولیاں بنا کر فارغ ہوا تو اس شخص کو بہت تلاش کیا، لیکن وہ نہیں ملے تو میں مایوس ہو گیا اور سبھی نقوش کی آٹے میں بنی گولیوں کو لے کر گنگا ندی کی طرف چلا گیا، وہاں جاکر سبھی گولیوں کو پانی میں ڈالنے لگا تو پہلے سے بنے آٹے کی گولیاں پانی کے اوپر ہی اپلا کر بہنے لگا۔ اب مجھے سمجھ نہیں آیا کہ وہ شخص کون تھے اور اس دوران ان سے ہمیں ہم کلام ہونا چاہئے تھا یا نہیں۔ جو گولیاں پانی میں بہائی گئیں تو نقش کی زکوٰۃ مکمل ہوئی کہ نہیں۔ آتشی نقش کو کیا کریں، کہاں آگ میں ڈالیں، اس کی راکھ کو کہاں ڈالیں۔ میں پھر سے اب دوسری بار عمل و زکوٰۃ کی ریاضت پوری کرنے کی شروعات کرنا چاہتا ہوں، مزید مشورہ عنایت فرمائیں کیوں کہ مجھے تشفی نہیں مل رہی ہے اور آپ سے بات کرنی بھی مشکل ہوتی ہے اتنی آپ کی مصروفیت ہے۔ اس رہنمائی کے لئے اس کی تفصیلات ماہنامہ طلسماتی دنیا کے شمارے میں جلد ہی شائع فرمائیں گے، کیوں کہ آپ جیسے مخلص عالم باعمل کی تلاش میں کئی سالوں سے بھٹک رہا تھا، خدا کا شکر ہے کہ آپ کی رہنمائی اس ناچیز کو نصیب ہوئی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ میرے علاقے میں حضرت تشریف لائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفیض ہوں، عین نوازش ہوگی۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب

آتشی نقوش کو آگ میں جلا دینا چاہئے اور ان نقوش کی راکھ کی حفاظت کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ دوران زکوٰۃ آپ کو اگر کوئی شخصیت نظر آئی ہو تو اس کی کھوج کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں اور اس کے بارے میں کسی فکر میں یا کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کو یکسوئی کے ساتھ اپنے رب سے رجوع کرنا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے آپ کے اندر روحانیت پیدا ہوگی اور جب یہ روحانیت پیدا ہو جائے گی تو آپ کے اندر عاجزی، انکساری خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ روحانی عملیات میں قوت صبر و ضبط اور اپنی ہستی کو مٹا دینا بے حد ضروری ہے۔ اس لائن میں نہ غلط دعوے انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور نہ کسی طرح کا زعم اور تکبر انسان کی نیا پار لگاتا ہے۔ آپ کتنے بھی بڑے بن جائیں، خود حقیر سمجھیں اور سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے باوجود خود کو ایک طالب علم ہی تصور کریں، جو ہمہ دانی کا دعویٰ کرتا ہے وہ اس راہ میں غبار بن کر اڑ جاتا ہے اور جو خود کو رستم علم سمجھتا ہے اس کی بھی نیا درمیان عمل ہی میں ڈوب جاتی ہے۔ آپ عاجزی اور انکساری کے ساتھ اس لائن کی منزلیں پار کرتے رہیں اور اس شعر کو حرز جان بنالیں۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانا خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

جو دانا زمین کے نیچے دبا دیا جاتا ہے یہی دانا ایک دن پودا بن کر ابھرتا ہے، پھر وہ تناور درخت بنتا ہے، پھر وہ لوگوں کو پھل اور سایہ فراہم کرتا ہے، اس دانہ کو کسی قابل بننے کے لئے اپنی ہستی کو مٹانی پڑتی ہے اور خود کو مٹی کے نیچے دبنا پڑتا ہے۔ جو لوگ الف بے پڑھتے ہی اپنے سینے تاننے لگتے ہیں وہ وقت کی رفتار میں کسی تنکے کی طرح بہہ جاتے ہیں اور بالآخر ذلت و رسوائی کا شکار ہوکر فنا ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنی جد و جہد کو جاری رکھیں، کسی فرشتے کے دیدار کے متمنی نہ ہوں، خود کو کمتر سمجھیں۔ انشاء اللہ ایک دن آپ بہتر ہو جائیں گے۔

اگر آپ نے بنیادی ریاضتوں کا مرحلہ تہہ کرلیا ہے تو پھر دوبارہ اس زحمت کو برداشت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، زندگی کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اب آپ فن کی کتابوں کا

مطالعہ کریں۔ تحفۃ العالمین جیسی کتابیں پڑھیں اور آگے بڑھیں۔ پرائمری اسکول سے فارغ ہونے کے بعد پھر پرائمری اسکول میں دوبارہ داخلہ لینا دوراندیشی بلکہ عقل عامہ کے خلاف ہے۔

آئندہ اس بات کی کوشش کریں کہ سوال مختصر ہو۔ آپ نے جو بات منفصل خط میں تحریر کی ہے وہی بات آپ مختصر خط میں بھی تحریر کر سکتے تھے۔ برائے مہربانی آئندہ اس بات کا خیال رکھیں تاکہ ہمارا اور آپ کا وقت ضائع نہ ہو اور قارئین لمبے لمبے خط پڑھ کر کوفت میں مبتلا نہ ہوں۔

اگلی رہنمائی

سوال از: محمد جعفر عبدالغنی شیخ ــــــــــ بھیونڈی

میں آپ کا ایک شاگرد ہوں۔

نام محمد جعفر عبدالغنی شیخ۔ T. M. No. 848 شیلا بھیونڈی ضلع تھانہ ممبئی۔ (M.5)

عرض احوال یہ ہے کہ (۱) میں نے سورۂ یٰسین کے (۹) چلوں کی زکوٰۃ ادا کیا ہوں (۲) درود عام، درود چشتیہ، درود ابراہیم کی زکوٰۃ ادا کیا ہوں (۳) حصار کی زکوٰۃ ادا ہوئی ہے (۴) حروف تہجی کی زکوٰۃ تین مرتبہ ادا کیا ہوں (۵) نقوش کی زکوٰۃ میں (۱) مثلث آبی، بادی، خاکی، آتشی۔ (۲) مربع کی آبی، بادی، خاکی، آتشی۔ (۳) مخمس کی زکوٰۃ ایک ہی چال میں ادا کیا ہوں، تقریباً کتابچہ میں جو تحریر ہے ان سب عملیات کی زکوٰۃ ادا کیا ہوں۔ تقریباً تمام عملیات زکوٰۃ پوری کرنے میں تین سال کا عرصہ لگا ہے۔ برائے مہربانی اس کے بعد عملیات اور کتابوں کا مطالعہ کرنا ہے، آپ رہنمائی فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔ طلسماتی دنیا کا مطالعہ میں ۱۹۹۹ء سے کر رہا ہوں۔

اسماء حسنیٰ کے عملیات پڑھ کر دم وغیرہ کرنا چاہتا ہوں اور میں تعویذ، نقوش اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے کر سکتا ہوں یا نہیں، آپ کی اجازت درکار ہے اور تمام لوگوں کی بھی خدمت کرنا چاہتا ہوں، روزانہ کے عملیات اور یوم جمعہ کے عملیات پر بھی مسلسل محنت کے ساتھ ادا کر رہا ہوں۔ نماز پنج گانہ کی پابندی کرتا ہوں، زبان کو جھوٹ، غیبت اور لایعنی باتوں سے حد درجہ محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں اپنے آپ میں تبدیلی محسوس کرتا ہوں، پہلے کی زندگی اور حال کی زندگی میں کافی فرق آیا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ آپ کی رہنمائی اور زیر پرستی میں یہ روحانی سفر جاری وساری رہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیابی نصیب فرمائے۔ میں عام لوگوں کو بھی نقوش تعویذات اور عملیات سے خدمت کرنا چاہتا ہوں، آپ کی اجازت درکار ہے۔ آپ خصوصی دعاؤں میں بندۂ ناچیز کو ضرور شامل کریں، عین نوازش ہوگی۔

یہ خط طلسماتی دنیا میں چھاپ دیں گے تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آپ بنیادی ریاضتوں سے فارغ ہوگئے ہیں، ان ریاضتوں سے فارغ ہوکر آپ کے اندر ایک طرح کی روحانیت بھی پیدا ہوگئی ہے، جسے آپ خود بھی محسوس کر رہے ہیں۔ شاگردی والے نصاب سے فارغ ہونے کے بعد ہر طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت ایک بار ضرور کیا کرے۔ تاکہ ریاضتوں کا اثر برقرار رہے اور اُس روحانیت میں کمی نہ ہونے پائے جو ان بنیادی ریاضتوں سے طالب علم کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کتابچے سے فارغ ہونے کے بعد طلباء کو ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی طرف سے سورۂ یٰسین کے چلوں کا ایک دوسرا کتابچہ بھی روانہ کیا جاتا ہے جو مارکیٹ سے دستیاب نہیں ہوتا۔ اس کا ہدیہ دو سو روپے ہے، یہ صرف اُن طلباء کو روانہ کیا جاتا ہے جو ہمارے شاگرد ہیں، آپ اپنے ٹی نمبر کی وضاحت کے ساتھ اس کتابچے کو ہاشمی روحانی مرکز یا مکتبہ روحانی دنیا دیوبند سے طلب کر سکتے ہیں۔

اس کتابچے میں جو وظائف درج ہیں ان کی پابندی آپ کو عمر بھر کرنی ہے۔ اس پابندی سے آپ کو روحانیت اور مبشرات کی ایسی دولتیں حاصل ہوں گی جو کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی آپ کہیں سے حاصل نہیں کر سکتے، ان وظائف کی پابندی سے ملائکہ اور جنات بھی آپ سے ہم کلام ہو سکتے ہیں۔ شاگردوں والے نصاب میں ڈھائی تین سال ہی لگتے ہیں، لیکن اگر ایک ساتھ کئی کئی ریاضتوں کو جاری رکھا جائے تو دو سال میں ان سے فراغت ہو جاتی ہے، لیکن صحیح طریقہ تو یہی ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی ریاضت کو ادا کیا جائے، اس سے زبردست روحانیت پیدا ہوتی ہے اور گو ہر مقصود صحیح طریقوں سے حاصل ہوتا ہے۔ اب آپ کو تحفۃ العالمین جیسی فنی کتابوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ اس لائن کی دوسری ضروری جانکاریوں کا علم ہو جائے۔ ہم آپ کو اللہ کے بندوں

محمد شبیر قادری

کی روحانی خدمت کرنے کی اجازت دیتے ہیں اس دعا کے ساتھ رب العالمین آپ کے اندر خدمت خلق کی اہلیت پیدا کرے۔ آپ کے ہاتھوں میں شفا دے اور آپ کی خدمات کو شرف قبولیت سے سرفراز کرے آمین۔

بہ سلسلۂ استخارہ

سوال از: (نام مخفی)

محترم بزرگ وروحانی علم کے بے تاج بادشاہ ہاشمی صاحب۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ آپ کا رسالہ "طلسماتی دنیا" گھر گھر میں پہنچ رہا ہے اور لوگوں گمراہیوں کے راستے سے نکال رہا ہے، لوگ فیض حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی معلومات سے بھی واقفیت ہو رہی ہے، یہ ایک سورج ہے جو سب کے لئے نکلا ہوا ہے اور آپ کی کاوشیں پریشان حال لوگوں کی مدد کرنے کی قابل قدر ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ جیسے روحانی رہبر کا سایہ ہمیشہ ہم سب پر سلامت رکھے آمین۔

حضرت میں مختلف قسم کی پریشانیوں سے دوچار ہوں اور اس دور میں جعلی عاملین نے جو اپنی دکانیں لگا رکھی ہیں جس کی وجہ سے لوگ مجبوری میں اُن سے رجوع ہوتے ہیں، وقت اور پیسہ لگانے کے بعد بھی جب ناکامی ہاتھ لگتی ہے تو لوگوں کا اعتبار تمام عاملین پر سے اٹھ جاتا ہے، نتیجہ میں شرک وبدعت میں پڑ کر آخرت برباد کر لیتے ہیں۔ حضرت میں زندگی میں بہت دھوکہ کھا چکی ہوں، کون اپنا ہے، کون بیگانہ، کیا اچھا، حق میں کیا برا، کیا کرنا چاہئے، کیا نہ کریں، کچھ معلوم نہیں پڑتا۔ حضرت اس ناچیز کو کوئی ایسا نقش یا موثر عمل استخارہ کا بتادیں جس سے سچائی معلوم ہو جائے کچھ سالوں پہلے تک میں کسی بھی کام کے لئے استخارہ کرتی تھی تو صاف طور پر رہنمائی حاصل ہوتی تھی، سب صاف صاف نظر آتا تھا، مگر پتہ نہیں کیا ہوگیا کچھ سالوں سے استخارہ بند ہوگیا ہے۔ استخارہ کرتی ہوں تو ڈراؤنے خواب آتے ہیں اور ڈر لگتا ہے اور بھی دوسری روحانی پریشانی ہے کسی عامل کے عمل پر بھی علاج کیا تھا، کچھ بھی نہ ہوا۔

محترم بزرگ آپ ہی کچھ نقش استخارہ یا آیت اجازت کے ساتھ نوازدیں، جس سے سب سچائی کھل جائے، رہنمائی حاصل ہو۔ میں نے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا سے بھی ایک نقش استخارہ کا کیا فائدہ نہ ہوا، کچھ نظر نہ آیا۔ آپ مہربانی فرما کر میرا مرض بتادیں اور نقش بھی، کہیں میرے دماغ پر بندش تو نہیں یا پھر کوئی خبیث کا اثر تو نہیں۔ خدا کے لئے میرے اس مسئلے کا حل فرماتے ہوئے آپ میرے خط کو رسالے میں شائع کردیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

اگر آپ استخارہ کا اصول اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گی تو آپ کو کسی بھی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہوگی اور آپ کے ذہن کے تمام خلجان رفع ہو جائیں گے۔ استخارہ دراصل رب العالمین سے ایک مشورہ ہے جو بندہ اس وقت کرتا ہے جب کسی معاملے میں وہ خود یہ نہیں سمجھ پاتا کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔

استخارے کے بہت سے طریقے اکابرین سے منقول ہیں۔ اکثر اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ کسی کے بھی بارے میں استخارہ کرنے کے بعد اگر خواب میں سفید، سبز چیز نظر آئے یا کوئی پھول، ستارہ، چاند وغیرہ جیسی چیزیں نظر آئیں تو اللہ کی طرف سے اشارہ یہ ہے کہ یہ کام درست ہے اور اس کو کر گزرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص نے یہ استخارہ کیا کہ فلاں لڑکے کی شادی فلاں لڑکی سے کرنا کیسا ہے؟ رات کو اس نے خواب میں کسی بزرگ کو دیکھا جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے یا اس نے خواب میں گلاب کا پھول دیکھا یا اس نے خواب میں سونے کا کوئی زیور دیکھا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ شادی ٹھیک رہے گی۔ استخارہ کے بعد اگر خواب میں کالی، بدنما چیز نظر آئے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ یہ کام اللہ کی نظروں میں پسندیدہ نہیں ہے۔ مثلاً استخارہ کرنے والے کو خواب میں بھینس نظر آئے یا چھتری نظر آئے یا کانٹوں دار کوئی درخت نظر آئے یا خواب میں جان پہچان کا کوئی گناہ گار انسان آئے تو سمجھنا چاہئے کہ استخارہ میں انکار آرہا ہے اس لئے اس کام سے بچنے ہی میں خیر ہے۔

آپ کو صاف طور پر بشارتیں ہوا کرتی تھیں، یہ آپ کے لئے ایک سعادت کی بات تھی، کیوں کہ استخارہ کرنے کے بعد صاف طور پر رہنمائی ہر ایک کو حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ اکثر اکابرین کو یہ دولت اس لئے حاصل ہو جاتی ہے، وہ عبادت وریاضت میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں اور صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے دور رہتے ہیں۔ جن لوگوں میں روحانیت موجود ہوتی ہے یا اللہ کا ان پر

خاص کرم ہوتا ہے انہیں اس گئے گزرے دور میں بھی استخارہ کرنے کے بعد صاف طور پر رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے جیسی آپ کو ہو جایا کرتی تھی۔

آپ اپنی روحانیت بڑھانے کے لئے روزانہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ دو سو مرتبہ پڑھا کریں اور اس وظیفے کو ایک سال تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کے اندر روحانیت بڑھ جائے گی اور ایک بار پھر سے آپ اسی دولت سے بہرہ ور ہو جائیں گی جو آپ سے چھن گئی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ استخارہ کرنے کے بعد رجحان کسی ایک جانب ہو جائے اور خواب میں کچھ بھی نظر نہ آئے تو اس رجحان کو بھی اللہ کی طرف سے رہنمائی سمجھنا چاہئے، کیوں کہ استخارہ کے بعد اکثر و بیشتر اشاروں ہی میں جواب ملتا ہے لیکن اس اشارے کو سمجھنے کی اہلیت بندے میں ہونی چاہئے۔

الہام و کشف کے لئے

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــــــــ بھوپال

بخدمت شریف حضرت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ وہ کونسا ذکر اور اوراد وظائف، اسم باری تعالیٰ ہے جس کے پڑھنے سے کشف اور روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔ برائے کرم طلسماتی دنیا میں مکمل عمل وضاحت کے ساتھ مع شرائط ترکیب اور پرہیز کے ساتھ شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

نماز پنج گانہ کے ساتھ ساتھ صبح شام درود شریف کی کثرت رکھیں اور ہر وقت باوضو رہیں، حتی الامکان گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں اور فاسد خیالات اور فاسد قسم کی سوچ و فکر سے آخری حد تک محترز رہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد ''اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' کا ورد کم سے سو مرتبہ کریں۔ نماز فجر کے بعد یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں الہام و کشف کی دولتوں سے سرفراز ہوں گے، لیکن بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ جو بھی مبشرات ہوں یا قلب پر جو علوم منکشف ہوں ان کی تشہیر نہ کریں، اگر ان کی تشہیر کریں گے تو پھر انوار الٰہی کا قلب پر نزول بند ہو جائے گا۔

دراصل اس طرح کی دولتوں سے ہمیشہ بہرہ ور رہنے کے لئے صبر وضبط کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ جو لوگ صبر وضبط والے ہوں اور جو پیٹ کے پکے ہوں جو چھوٹی بڑی باتوں کو ہضم کر لینے کا وصف رکھتے ہوں جو راز کو پوشیدہ رکھنے کی صفات سے بہرہ ور ہوں وہی لوگ صاحب کشف اور صاحب الہام بنتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنے اندر یہ عالی صفات پیدا کر لیں تو انشاء اللہ آپ بھی ان دولتوں سے سرفراز رہیں گے۔

مزاج شوہر کا غم

سوال از: فاطمہ ـــــــــــ کرشنا نگر

مزاج گرامی، عرض گزارش یہ ہے کہ ہماری شادی جنوری ۲۰۰۸ء کو ہوئی تھی، میرے شوہر لڑائی کے مزاج والے ہیں، سب سے لڑتے ہیں بغیر مقصد کے۔ وہ ہمیشہ میرے سے بھی لڑتے رہتے ہیں۔ وہ نماز میں بہت سستی کرتے ہیں، میں تو ان کی لڑائی سے بہت پریشان ہوں۔ امید کرتی ہوں کہ آپ اللہ کے واسطے میرے معاملے کو حل کرنے زحمت کریں گے، انشاء اللہ۔

جواب

آج کل کی شادیاں بدزبانیوں اور لن ترانیوں کی وجہ سے اکثر ناکام نظر آرہی ہیں۔ میاں بیوی اگر ذمہ داری کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزاریں اور اپنے اپنے فرائض کو سنجیدگی کے ساتھ ادا کرتے رہیں تو زندگی پرلطف گزرتی ہے ورنہ آئے دن ان کے جھگڑوں سے دل رنجیدہ رہتا ہے اور محبت کی جگہ نفرت دلوں میں داخل ہو جاتی ہے جو ایک فریق کو دوسرے فریق سے بدظن کر دیتی ہے، رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک بھی پہنچ جاتی ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے بیزار ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے پیچھا چھڑانے کی راہیں تلاش کرنے لگتے ہیں۔ آپ کو صبر وضبط سے کام لینا چاہئے اور حکمت عملی سے شوہر کے مزاج کو بدلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ روزانہ ''یَا لَطِیْفُ'' ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں گی تو انشاء اللہ آپ کے شوہر نرم ہو جائیں گے، ان کے مزاج میں زبردست تبدیلی پیدا ہوگی، ہر وقت کا لڑنا جھگڑنا ختم ہو جائے گا، لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ صبر وضبط سے کام لیں اور ان کے دل و دماغ کو فتح کرنے کی کوشش کریں، صرف شکایات سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔ اپنی خامیوں کی اصلاح کے ساتھ اگر کوئی بھی شخص دوسرے کا دل جیتنے کا ارادہ کرلے تو کامیابی ایک نہ ایک دن اس کا مقدر بنتی ہے۔

قسط نمبر: ۴۲

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

جنگ خندق

قریش نے طے کر رکھا تھا کہ وہ توحید کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے، یعنی مکہ کے مشرکین اس پر آمادہ تھے کہ وہ ہر وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ان کے ساتھیوں کا نام ونشان مٹا کر رہیں گے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے کئی بار خطرناک اقدامات کئے، لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو اللہ نے بچالیا اور مشرکین مکہ کو بار بار اپنی منہ کی کھانی پڑی، اگرچہ جنگ احد کے انجام پر مکہ کفار ومشرکین خوش بہ خوش اپنے گھروں کو لوٹے لیکن ان کے دل کی کلیاں پوری طرح نہ کھل سکیں، کیوں کہ مرکز اسلام جوں کے توں قائم تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان نچھاور کرنے والوں کی تعداد دن بہ دن بڑھ رہی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے حوصلے جنگ احد کے بعد بھی کم نہیں ہوئے تھے۔

اس دوران مدینہ کے کچھ یہودی جن میں حی ابن اخطب بھی شامل تھا، مکہ آئے اور مشرکین مکہ سے کچھ مذاکرے کئے تھے۔

یہودیوں نے کہا کہ اسلام کو نیست ونابود کرنے کے لئے ایک بھرپور اقدام کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہمیں عرب کے مختلف قبائل کی مدد حاصل کرنی ہوگی اور ہمیں خود بھی اپنی قوتوں کو سمیٹ کر مکمل متحد ہو کر اس مقصد کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ابوسفیان اور مشرکین مکہ نے اور قریش کے دیگر سرداروں نے یہودیوں کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا اور ان کی اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا عہد کیا۔ اس کے بعد یہ لوگ قبیلۂ غطفان کے پاس گئے ان کے ساتھ ان لوگوں نے اسی طرح کی گفت وشنید کی اور انہیں اپنا ہمنوا بنالیا۔ کئی اور قبائل کی ساز باز کے چند ہفتوں کے بعد مکہ کے کفار ومشرکین ایک نئے اقدام کی تیاری میں لگ گئے اور ابوسفیان کی سربراہی میں دس ہزار سے زائد افراد پر مشتمل ایک بڑی فوج مکہ سے چل پڑی۔ دوران سفر کچھ اور قبیلے بھی ان کے ساتھ ہو لئے۔ اس طرح کفار ومشرکین ایک خطرناک لشکر آندھی اور طوفان کی طرح مرکز اسلام کی طرف بڑھتا رہا۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لشکر کی اطلاع ملی تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اس وقت سلمان فارسیؓ نے کہا۔ ہمارے ملک کا دستور ہے کہ جب کوئی بڑی فوج ہم پر حملہ کرے تو ہم راستے میں ایک بڑی خندق کھود لیتے ہیں تاکہ دشمن ہم تک نہ پہنچ سکے تو ہم اس کے ناگہانی حملے سے محفوظ رہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور سلمان حضور صلی اللہ علیہ سلم کی سرکردگی میں خندق کھودنے میں مصروف ہو گئے۔

اور جس وقت قریش کی فوج مدینہ کی حدود میں پہنچی تو مسلمان خندق کھودنے سے فارغ ہو چکے تھے۔ اس طرح مسلمانوں نے دشمنوں کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ کھڑی کر دی۔ اہل مکہ اس خندق کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے کیوں کہ ان کے لئے یہ ایک نئی چیز تھی، کسی طرح انہیں اس بات کا سراغ مل گیا کہ یہ خندق سلمان فارسیؓ کے مشورے پر کھودی گئی ہے۔

قریش کی زہریلی سوچ رکھنے والے جنگ جو لوگوں کا خیال تھا کہ ہم مدینہ میں داخل ہو کر بے تحاشہ مسلمانوں کو مارنا شروع کر دیں گے اور ان کا کام تمام کر کے بہت جلد اپنے وطن کو لوٹ جائیں گے لیکن خندق کو دیکھ کر انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ مسلمانوں پر حملہ کرنا اور انہیں ختم کر دینا اتنا آسان نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے مدینہ کے چاروں طرف اپنے خیمے گاڑ دیئے اور انہوں نے مسلمانوں کا محاصرہ کر لیا۔ اب مکہ کے کفار ومشرکین کسی نئی حکمت عملی تیار کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اسی دوران حی ابن اخطب اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہو گیا۔ اس کی ذہنیت فتنہ پردازی میں مشہور تھی۔ وہ یہودی قبیلہ بنی قریظہ کے سردار کعب ابن اسد سے ملنے گیا، لیکن سردار نے اس سے ملاقات نہیں کی۔ لیکن حی ابن اخطب اپنی

بات پر اڑا رہا اور قلعہ سے واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہوا اور پھر مختلف حیلوں کے ذریعہ اس نے بنی قریظہ کے سردار کو بات چیت کرنے پر راضی کر ہی لیا۔ جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو حی ابن اخطب نے کہا کہ میں تمہارے لئے عزت لے کر آیا ہوں، اب اس کو قبول کرنا نہ کرنا تمہارا کام ہے۔

کعب بولا۔ خدا کی قسم تم ذلت کی رسوائی اور بدنامی لے کر آئے ہو۔

حی نے کہا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اب قریش اور مختلف قبائل کے جنگجو لوگ اس ارادے سے آئے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیں، ان سب میں ایک عجیب جوش ہے اس جوش کا ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر تم نے ہماری مدد کر دی تو اسلام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کا نام ونشان باقی نہیں رہے گا۔

کعب نے کہا کہ ہم نے مختلف انداز سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کا جائزہ لیا ہے، ہمیں ان لوگوں میں محبت اور ایک دوسرے کے لئے بھلائی نظر آتی ہے۔ یہ لوگ کسی کو اذیت نہیں دیتے اور محمدؐ تو سرتاپا محبت نظر آتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے ساتھ برائی کر کے اپنا منہ کالا نہیں کرنا چاہتے، تم ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

لیکن کمبخت حی ابن اخطب نے ایسا طرز اختیار کیا اور گفتگو کے دوران بنی قریظہ کے سردار پر ایسے میٹھے بازی کی کہ وہ مان گیا اور انہوں نے ارادہ کر لیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہوئے "معاہدہ امن" کی دھجیاں بکھیر دے گا اور قدم بہ قدم ان لوگوں کا ساتھ دے گا جو اسلام کو تہس نہس کرنے کے لئے اپنے گھروں سے نکلے ہوئے تھے۔

جب یہ خبر مسلمانوں تک پہنچی کہ بنی قریظہ نے عہد شکنی کر دی ہے اور یہ لوگ بھی دشمنوں کے ساتھ لگ گئے ہیں تو مسلمانوں کو تشویش ہوئی اور انہیں صدمہ بھی پہنچا کہ کفار ومشرکین کی ناپاک کوشش میں وہ قبیلہ بھی جنگ پر آمادہ ہو گیا ہے جس نے امن کی دستاویز پر بہ خوشی دستخط کئے تھے۔ مسلمانوں کو یہ محسوس ہوا کہ ان کی وہ محنت جو خندق کھودنے میں لگی تھی وہ ضائع ہوتی نظر آ رہی ہے۔ بنی قریظہ کے کھیتوں اور باغات سے گزر کر دشمنان اسلام آسانی کے ساتھ مدینہ میں داخل ہو گئے تھے، لیکن محاصرہ کی مدت بہت لمبی ہو گئی تھی، اس دوران لڑنے والے وہ لوگ جو مشرکین مکہ کے ساتھ آئے تھے افسردہ ہو گئے اور ان کی ہمتیں پست ہو گئیں۔

ایک دن عرب کے شہ سوار عمر ابن عبدو نے معہ ابن عثمان اور نوفل ابن عبداللہ کو ساتھ لیا اور وہ تینوں سوار ایک ایسے مقام سے جہاں خندق کی چوڑائی کچھ کم تھی خندق کو پار کر کے مدینہ میں داخل ہو گئے۔ عمر ابن عبدو کی شجاعت اور دلیری اس وقت بہت مشہور تھی۔

مسلمانوں کے نزدیک پہنچ کر عمر نے کہا۔ ہے کوئی جو میدان میں آئے؟ اور میرے ساتھ زور آزمائی کرے؟

یہ للکار سن کر مسلمان گھبرا گئے اور انہوں نے فی الفور کوئی جواب نہیں دیا۔

عمر ابن الخطاب جو اس وقت دوسرے مسلمانوں سے بھی کچھ زیادہ ہی خوف زدہ ہو گئے تھے اس وقت کسی نے مسلمانوں کو عمر ابن عبدو کی بہادری کے کچھ واقعات سنائے، جنہیں سن کر مسلمانوں میں اور بھی زیادہ خوف ودہراس پھیل گیا۔ حضرت عمر ابن الخطاب کی بہادری بھی مسلم تھی، لیکن اس وقت وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کا انتظار کر رہے تھے۔

تاریخ شاہد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر ابن عبدو کی باتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کیا۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس بت پرست سے مقابلہ کر سکتا ہے؟

اس وقت عجیب صورت حال تھی، بھی مسلمان خاموش تھے اور دشمن ہتھیاروں سے لیس سامنے کھڑا ہوا تھا۔ اس نازک موقعہ پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس دشمن سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

لیکن فی الفور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلے کی اجازت نہیں دی۔ اسی وقت عمرو ابن عبدو کی زہریلی آواز پھر گونجی، تم میں کون ہے جو میرے مقابلے پر آئے؟ اور اس نے نہایت نفرت بھری آواز میں یہ بھی کہا۔ افسوس ہے تم پر مسلمانوں کہ تم میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ سے مقابلہ کر سکے۔ تف ہے تمہاری بزدلی پر۔

اس نے مزید کہا۔ اے محمدؐ کے متوالو، کیا تمہیں یہ یقین نہیں ہے کہ اگر تم مارے گئے تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور کیا تمہیں جنت کی تمنا نہیں ہے۔

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ یا رسول اللہؐ اب تو حد ہی ہو چکی ہے، اب ہم یہ توہین آمیز کلمات برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ حکم دیں تو میں اس کا قصہ تمام کر دوں گا۔

اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی ظاہر کی اور آپؐ نے اپنا عمامہ حضرت علیؓ کے سر پر باندھ دیا اور اپنی زرہ حضرت علیؓ کو عطا کر دی۔ حضرت علیؓ چند صحابہ کے ساتھ میدان میں کود پڑے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے۔

حضرت علیؓ نے عمرو ابن عبدو کے سامنے جا کر کہا۔ بدتمیز خاموش رہ۔ تجھ سے نمٹنے کے لئے میں تنہا کافی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ جب میں تجھے ختم کرنے کے لئے ایک ضرب لگاؤں گا تو تو ایک سانس لینے پر قادر نہیں ہو سکے گا۔ تیری ساری اکڑفوں ایک لمحہ میں ختم ہو جائے گی۔

اس کے بعد دونوں میں مقابلہ آرائی شروع ہوئی، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کہا۔ وہ دیکھو کل ایمان کل شرک کا مقابلہ کس طرح کر رہا ہے۔

عمرو ابن عبدو کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اُس جیسے بہادر اور ستم گر کا مقابلہ ایک کم سن نوجوان کیسے کر سکتا ہے۔ پورے عرب پر اس کا دبدبہ تھا اور انسانوں کو بے دریغ قتل کرنے کی اس کو مہارت حاصل تھی۔ اس نے مقابلہ کے دوران کہا۔ اے سرفروش تو کون ہے اور کس کا بیٹا ہے؟

حضرت علیؓ نے جواب دیا میں علی ہوں۔ ابو طالب کا بیٹا ہوں اور عبدالمطلب ہاشمی کے خاندان سے ہوں۔

حضرت علیؓ کا نام سنتے ہی عمرو کی آنکھوں میں جنگ بدر کا خونیں منظر گردش کرنے لگا۔ اس نے حضرت علیؓ سے دوستانہ انداز میں بات شروع کی تا کہ وہ قتل ہونے سے محفوظ رہے۔

اس نے کہا۔ میرے لئے افسوس کی بات ہو گی کہ میں اس نوجوان کے ہاتھوں قتل ہو جاؤں جو اس شخص کا بیٹا ہے جس سے ہمارے خاندان کے گہرے مراسم رہے۔ میرا مشورہ ہے تم مقابلہ سے ہٹ جاؤ میں تم پر دل کھول کر وار نہیں کر سکوں گا تم کسی اور کو بھیج دو تا کہ میں قتل وغارت گری کے ارمان پورے کر سکوں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ مجھے اس کا کوئی رنج نہیں کہ فارس یلیل کی طرف سے آیا ہوا شخص ہے جس کا خاندان میرے خاندان کے ساتھ رسم وراہ رکھتا ہے مارا جائے اور مجھے یاد آ رہا ہے کہ تو نے خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر اپنے خدا سے یہ عہد کیا تھا کہ میدان جنگ میں تیرا کوئی حریف تین چیزوں کی خواہش کا اظہار کرے گا تو ان تینوں میں سے کم سے کم اس کی ایک خواہش ضرور پوری کر دے گا۔

عمرو ابن عبدو نے جواب دیا۔ ہاں ایک بار ایسا ہوا تھا۔

حضرت علیؓ نے کہا۔ آج میں تم سے تین چیزوں کا مطالبہ کرتا ہوں اور اپنے عہد کے مطابق تم پر یہ بات لازم ہے کہ تم کم سے کم میرا کوئی مطالبہ پورا کرنے کے لئے راضی ہو جاؤ۔

عمرو ابن عبدو نے کہا۔ تمہارے تین مطالبے کونسے ہیں؟

حضرت علیؓ نے کہا۔ نمبر ایک یہ کہ تم شرک اور بت پرستی سے باز آ جاؤ اور توحید کا راستہ اختیار کر لو۔ تم اس کے لئے راضی ہو جاؤ کہ آئندہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا پیغمبر تسلیم کرو گے۔

عمرو نے کہا کہ تمہارا یہ مطالبہ میں پورا نہیں کر سکتا، یہ بات میرے لئے ناممکن ہے، تم اپنی دوسری خواہش بتاؤ۔

حضرت علیؓ نے کہا۔ دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ تم ہمارے خلاف جنگ کرنے سے باز آ جاؤ اور تم جس راستے سے یہاں آئے ہو اسی راستے سے واپس ہو جاؤ۔ ہم ان خونخوار عربوں سے نمٹ لیں گے۔ اگر ہم حق پرست ہیں تو ہمارا خدا ہماری مدد کرے گا، تم اس میں دخل مت دو۔

یہ سن کر عمرو ابن عبدو نے کہا۔ یہ بات اگرچہ اتنی بری نہیں ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس موقعہ پر میں اس بات کو بھی نہیں مان سکتا۔ کیوں کہ میں جب مکہ سے روانہ ہوا تو بے شمار مرد اور عورتیں میری طرف اشارہ کر کے ایک دوسرے کو بتا رہے تھے یہ ہے۔ "فارس یلیل" جو محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرنے جا رہا ہے اور یہ ضرور جیت کر لوٹے گا۔ لہٰذا اگر میں جیتے بغیر لوٹ جاؤں تو یہ بات میرے لئے ڈوب مرنے کے برابر ہو گی۔ اس بات کو بھی چھوڑو تم اپنی تیسری خواہش ظاہر کرو۔

حضرت علیؓ نے کہا۔ میرا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ تم اپنی سواری سے نیچے اُتر کر میرے سامنے آؤ، کیوں کہ میں بھی بغیر سواری کے ہوں۔ اس پر عمرو ابن عبدو نے چھلانگ لگائی اور گھوڑے سے نیچے اُتر کر حضرت علیؓ

کے سامنے آگیا۔

اس کو حضرت علیؓ کی صاف گوئی پر طیش آگیا اور اس نے سامنے جاتے ہی ایک شدید وار حضرت علیؓ پر کیا اور اس حملے کی وجہ سے حضرت علیؓ کی سپر کٹ گئی اور آپ کے سر پر گہرا زخم بھی آیا۔

حضرت علیؓ نے اسی وقت بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اپنے زخم پر کپڑا باندھ لیا اور اسی وقت آپ نے نہایت تندی کے ساتھ ایک حملہ اپنی تلوار سے عمرو کی ٹانگوں پر کیا اور اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دیں، اسی وقت عمرو کا بھاری بھرکم جسم زمین پر گر گیا۔ میدان میں اس وقت اتنی ریت اڑ رہی تھی کہ دور سے دیکھنے والے ان دونوں کو دیکھ نہیں پا رہے تھے۔ دور کھڑے ہو کر یہ اندازہ کر رہے تھے کہ جیت عمرو ابن عبدود کی ہوئی ہے، حضرت علیؓ مارے گئے ہیں۔

دونوں فوجوں پر خاموشی چھائی ہوئی تھی اور دونوں ہی طرف اپنی اپنی جیت کا انتظار تھا، اچانک حضرت علیؓ نے "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کیا۔

اسی وقت ہلکی ہلکی ہوا چلنی شروع ہوئی جس سے گرد و غبار اڑ گیا اور میدان جنگ کا نقشہ صاف نظر آنے لگا۔ حضرت علیؓ کے ہاتھوں میں عمر ابن عبدود کا کٹا ہوا سر تھا اور خون کے قطرے ان کی تلوار سے ٹپک رہے تھے۔ حضرت علیؓ فتح یاب ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

انہیں دیکھ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خندق کے دن لگائی ہوئی ضرب جنوں اور انسانوں
کی قیادت کی عبادت سے زیادہ قیمتی ہے۔

یہ محض مبالغہ آرائی نہیں ہے، اگر علی رضی اللہ عنہ اس دن اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کا مقابلہ نہ کرتے تو قریش مکہ اسلام کی بنیاد ڈھا دیتے اور توحید کا نام و نشان مٹ کر رہ جاتا۔ حضرت علیؓ کی بہادری نے بھی اصحاب رسول کو ایک نئی زندگی دی اور ایک نیا حوصلہ عطا کیا۔ اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی اس قربانی کی قدر کی اور آپ کو وہ خوش خبری سنائی جو بھی اہل ایمان کے لئے باعث رشک تھی۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

دل جوئی

امیر ماموں کے عہد کا ذکر ہے کہ ایک اعرابی ریتلے تھل میں رہا کرتا تھا۔ اس نواح کے سب کنوئیں کھاری تھے۔ پانی آسمان سے برستا تو شور زمین کے سبب کھاری ہو جاتا۔ وہاں کی خلقت نے میٹھے پانی کا مزہ بالکل نہ چکھا تھا، قضا کار وہاں قحط پڑا، ہر کوئی کہیں کا کہیں نکل گیا۔ اس اعرابی نے بھی اس علاقے سے مسافرت اختیار کی، اس خیال سے کہ امیر کے پاس التجا لے جائے۔ امیر ان دنوں کوفہ کے قرب و جوار میں لب آب فرات شکار کھیل رہا تھا۔ جب یہ اعرابی اپنے علاقے کی حدود سے باہر کسی گاؤں کے نزدیک پہنچا تو دیکھا کہ ایک گڑھے میں بارش کا پانی جمع ہے۔ اس نے اس میں سے کچھ پیا تو تعجب کیا کہ دنیا میں ایسا میٹھا پانی بھی ہوتا ہے، ہو نہ ہو یہ بہشت کا پانی ہے جو پروردگار نے میری خاطر جنت سے اُتارا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہاں سے مشک بھر کر امیر کے پاس لے جاؤں تو وہ خوش ہو، مجھے انعام دے گا۔ آخر چند روز کے بعد وہ پانی لے کر امیر کی خدمت میں پہنچا۔ امیر نے پوچھا تو کہاں سے آیا؟ کہاں فلاں علاقہ سے اور ایک تحفہ بھی لیتا آیا ہوں جو کسی بادشاہ کو میسر نہ ہوگا، یہ پانی خلد کا خوش ذائقہ ہے۔ امیر نے عقل سے دریافت کر کے۔ اچھا دے جو میں پیوں۔ اعرابی نے وہ مشک آگے رکھ دی۔ امیر نے ایک چلو اس میں سے پیا اور باقی کو کوزوں میں بھروا لیا اور کہا، تیری کیا حاجت ہے۔ بولا، اے امیر! قحط نے مجھے بے وطن کر کے در بدر کر دیا ہے۔ اب تیرے دامن کا آسرا ہے۔ امیر نے کہا، میں تیری حاجت روائی کرتا ہوں۔ بشرطیکہ تو یہیں سے پلٹ جائے اور آگے نہ بڑھے۔ وہ اس بات پر راضی ہوا، پھر امیر نے وہ مشک زر سے پُر کر دی اور بدرقہ ہمراہ دے کر اسے رخصت کر دیا۔ تب مقربوں نے پوچھا کہ اسے یہیں سے واپس کر دینے میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا کہ اگر وہ چند قدم اور بڑھتا، فرات کا پانی پیتا تو ایسا تحفہ لانے سے خجالت کھینچتا، مجھے حیا آئی کہ کوئی میرے پاس تحفہ لا کر شرمندہ نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۴۳

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

ہر کامیابی کی کلید

کوئی بھی قسم ہو، کوئی بھی مقصد ہو، کوئی بھی خواہش ہو اور کوئی بھی مراد ہو۔ سورۂ یٰسین کا نقش ہر مسئلہ میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس نقش کو گلاب و زعفران سے اس وقت لکھا جائے جب برج جدی کا دور چل رہا ہو اس نقش کو ساعت عطارد میں لکھا جائے تو بہت جلد اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اس نقش کی برکت سے دشمنوں اور بدخواہوں پر غلبہ بھی نصیب ہوتا ہے اور عام مخلوقات پر ایک رعب قائم ہوتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۵
۵۵۳۵۷	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۴۷	۵۵۳۶۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۴۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۵۹

اس نقش کو لکھنے سے پہلے اور نقش لکھنے کے بعد اگر ایک بار سورۂ یٰسین کی تلاوت کر لی جائے تو نقش کے اثرات اور بھی واضح ہو جاتے ہیں۔

حصولِ مالداری

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو رزق حلال اتنی مقدار میں ملے کہ اس سے سرمایہ دار بن جائے تو اس کو روزانہ "یا غنی" ایک ہزار ساٹھ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اس عمل کو ١٢٠ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ دولت کثیر ملے گی اور خوب خیر و برکت بھی ہوگی۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں رکھیں۔

۷۸۶

۲۶۴	۲۶۸	۲۷۱	۲۵۷
۲۷۰	۲۵۸	۲۶۳	۲۶۹
۲۵۹	۲۷۳	۲۶۶	۲۶۲
۲۶۷	۲۶۱	۲۶۰	۲۷۲

شبیر قادری

قوتِ حافظہ

اگر کوئی بچہ امتحان کی تیاری کر رہا ہو لیکن اس کی قوتِ حافظہ کم ہو، اس کو امتحان میں کامیابی کی کوئی امید نہ ہو یا جو بچے تعلیم سے جی چراتے ہوں اور انہیں یاد کرنے کا کوئی ذوق نہ ہو یا کوئی بچہ محنت بھی کرتا ہو اس کو تعلیم کا ذوق بھی ہو لیکن سبق اس کو یاد نہ ہوتا ہو، اس طرح کی تمام صورتوں میں بدھ کے دن ساعتِ عطارد میں اس مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دیں اور یہی نقش روزانہ ساعت عطارد میں گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر اس کو تازہ پانی سے دھو کر پلائیں۔ ۲۱ روز تک لگاتار ۲۱ پلیٹیں پلائیں اور نقش گلے میں پہلے ہی دن ڈال دیں۔ انشاء اللہ قوتِ حافظہ میں اضافہ ہوگا، تعلیم کا ذوق پیدا ہوگا اور امتحان کی تیاری کرنے کی استعداد پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

١٦١٥	١٦٢٩	١٦٢٦	١٦٢٢
١٦٢٧	١٦٢١	١٦١٦	١٦٢٨
١٦٢٠	١٦٢٣	١٦٣١	١٦١٧
١٦٣٠	١٦١٨	١٦١٩	١٦٢٥

مستجاب الدعوات بننے کے لئے

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مستجاب الدعوات بننا چاہے تو روزانہ مغرب کے بعد "یــابـدیـع" ستر مرتبہ لگاتار ایک سال تک پڑھے اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی اور تمام جائز مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا	بدیع	السمٰوٰت	والارض
والارض	السمٰوٰت	بدیع	یا
بدیع	یا	والارض	السمٰوٰت
السمٰوٰت	والارض	یا	بدیع

حسد اور دشمنی سے حفاظت

بعض لوگ حسد اور دشمنی کا شکار ہوتے ہیں، آج کے دور میں یہ مرض عام ہے۔ لوگ خود تو کچھ کرتے نہیں لیکن خوش حال لوگوں کو

دیکھ کر ان کے پیٹ میں مروڑ پیدا ہوتا ہے اور ایسے نکمے لوگ خوش حال لوگوں سے حسد کرنے لگتے ہیں۔ حسد اور ہر وقت کی برے لوگوں کی ٹوک خوش حال لوگوں کے لئے نئے نئے مصائب اور مسائل کا سبب بن جاتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو حسد اور دشمنوں کی ہائے ہائے کا شکار ہوں ان کو چاہئے روزانہ اسم الٰہی "یــامــانــع" کو ۱۶۱ بار عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣٢	٤٦	٤٣	٤٠
٤٤	٣٩	٣٣	٤٥
٣٨	٤١	٤٨	٣٣
٤٧	٣٥	٣٧	٤٢

مہلک مرض سے نجات

کیسا بھی مہلک سے مہلک مرض ہو اور مریض اس مرض کا علاج کرتے کرتے تنگ آ گیا ہو اور کسی بھی طرح کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہو تو ایسے مریضوں کو اس روحانی فارمولے کو بھی آزمانا چاہئے۔ اس روحانی فارمولہ سے انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا نجات مل جائے گی۔

یہ فارمولہ اُن بیماریوں میں بھی کارگر ثابت ہوتا ہے جو کسی طبیب یا ڈاکٹر یا عامل کے سمجھ میں نہ آ رہی ہوں۔

طریقہ یہ ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے بیری کے درخت کے سات پتے توڑ کر لائیں اور ہر پتے کو توڑتے وقت ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، اس کے بعد ان پتوں کو بھگو کر پیس لیں اور پیستے وقت بھی بسم اللہ اور آیت الکرسی پڑھتے رہیں، لاتعداد مرتبہ پڑھیں اور کم سے کم سات مرتبہ پڑھیں۔ زیادہ سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں، پینے کے بعد ان پتوں کو نہانے کے پانی میں ملا لیں اور اس پانی سے مریض کو غسل کرائیں، اس کے بعد ۴۲ ر سکے لیں اور ہر ایک سکے پر ایک مرتبہ سورۂ علق پڑھ کر دم کریں، ان سکوں پر دم کرنے کے بعد محفوظ کر لیں اور روزانہ ۶ ر سکے ۷ ر دن تک خیرات کرتے رہیں، کوشش اس بات کی ہونی چاہئے کہ ایک فقیر کو ایک ہی سکہ دیں۔ مجبوری کی حالت میں ایک ہی فقیر کو یا ایک سے زائد فقیر کو بھی ۶ ر سکے دیئے جا سکتے ہیں۔

۷ ر روز تک غسل والے عمل کو بھی حسب قاعدہ جاری رکھیں اور یہ نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں، صبح و شام ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر مریض کے اوپر دم بھی کرتے رہیں۔

انشاء اللہ سات ہی روز میں کیسا بھی مرض ہوگا نجات مل جائے گی۔ اگر پوری طرح نجات نہ ملے تو مزید سات دن اس عمل کو پھر دوہرا لیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

تسخیر خلائق کے لئے

اگر کوئی شخص یہ محسوس کرتا ہو کہ لوگ اس کو نظر انداز کر رہے ہوں، گھر میں اس کی عزت نہ ہوتی ہو، دفتر یا مدرسے میں اس کی توقیر نہیں کی جاتی ہو، عام لوگ اسے محبت اور عزت کی نظر سے نہ دیکھتے ہوں تو اس کو چاہئے کہ عروج ماہ میں جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں اس نقش کو زعفران سے لکھے اور اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اس نقش کی برکت سے لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے، اس کو بہ نظر احترام دیکھنے لگیں گے اور گھر میں اس کی اہمیت ہو جائے گی۔ یہ نقش اللہ کے فضل و کرم سے تیر کی طرح کام کرتا ہے۔

۷۸۶

۲۴۰	۲۳۷	۲۲۳	۲۴۷
۲۳۵	۲۴۶	۲۳۱	۲۳۶
۲۴۵	۲۳۲	۲۳۹	۲۴۲
۲۳۸	۲۴۳	۲۴۴	۲۳۳

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵
۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲

دفینے کی دریافت

اگر یہ اندازہ نہ ہو رہا ہو کہ دفینہ مکان میں کس جگہ ہے تو عامل کو چاہئے کہ پانچ روز تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ "اللہ الصمد" پڑھے،

اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ پانچویں شب میں کوئی بزرگ خواب میں آکر صحیح جگہ کی نشان دہی کریں گے۔ اس نقش کو لکھ کر اگر سفید مرغ کی گردن میں باندھ کر اس جگہ چھوڑ دیا جائے جہاں دفینے کا شبہ ہو تو مرغ اسی جگہ پر کھڑا ہو کر جہاں دفینے ہوگا اذان دے گا۔ مرغ دیسی ہو اور اذان دینے والا ہو۔ فارم کا مرغ صحیح ثابت نہیں ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۹۴	۹۷	۱
۹۶	۲	۷	۹۵
۳	۹۹	۹۲	۶
۹۳	۵	۴	۹۸

جن اور جادو سے نجات

کوئی ایسا شخص جو آسیب زدہ یا سحر زدہ ہو، اس کو ان اثرات سے نجات دلانے کے لئے مندرجہ ذیل نقش کو تین عدد لکھیں۔ ایک عدد زعفران سے لکھیں، دو عدد کالی روشنائی سے لکھیں۔

کالی والی روشنائی سے لکھے ہوئے نقش مریض کو نہلا دیں۔ اس نقش کو پانی میں ڈال کر پانی خوب گرم کر لیں، پھر اس پانی سے مریض کو نہلا دیں۔ نقش نالی میں نہ جائے تو بہتر ہے۔

دوسرا نقش جو کالی روشنائی سے لکھا ہوگا وہ مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ تیسرا نقش جو زعفران سے لکھا ہوگا وہ بوتل میں ڈال کر سات دن تک مریض کو دن میں تین بار پلائیں۔ صبح ناشتے کے بعد، شام کو عصر کے بعد، رات کو سوتے وقت، انشاء اللہ سات یہ دن میں مریض کو آسیب اور سحر سے نجات ملے گی۔ صحت مزید کے لئے زعفران والا ایک نقش لکھیں اور لکھ کر مزید سات دن تک پلا دیں، دن میں تین بار۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۳	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

یاقابض اقبض جمیع اثرات جادو یا آسیب و نظر بد بحق یاقابض العجل العجل العجل الساعه الساعه الوحا الوحا الوحا

محمد شبیر قادری

نقش یامجیب

- اس نقش کولکھ کر کسی بھی مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاءاللہ فوراً افاقہ شروع ہوگا۔
- اس نقش کوگلاب وزعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال کر اگر مریض کواس کا پانی دن میں دوبار پلائیں تو مریض کومرض سے نجات مل جاتی ہے اورمریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔
- اگر کسی کو بری نظر لگ گئی ہو یا کوئی حسد کا شکار ہو تو اس کے لئے بھی یہ نقش بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔
- بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مرض تو جسمانی ہوتا ہے لیکن دوا کارگر نہیں ہوتی تو ایسی صورت میں بھی یہ نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔
- اگر کوئی جادو کا شکار ہو تو اسی نقش کوگلاب وزعفران سے لکھیں اور ایک بوتل میں سات مسجدوں کا پانی لے کر ڈالیں اور اس نقش کو بوتل میں ڈال کر سات دن تک اس کا پانی مریض کو پلائیں اور ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاءاللہ جادو اور کرنی کرتوت سے نجات مل جائے گی۔
- اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو تو اس نقش کو طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر ۲۱ رروز تک بچے کو پلائیں۔ انشاءاللہ بچہ کو کند ذہنی سے نجات ملے گی۔
- اگر کسی درخت پر پھل نہ آتے ہوں تو اس نقش کو لکھ کر اُس درخت کی جڑ میں دبا دیں، انشاءاللہ درخت پر پھل آنے لگیں گے۔
- اس نقش کو لکھ کر اگر بہ نیت استخارہ سو مرتبہ ''یامجیب'' پڑھ کر سو جائیں، نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں، اور اپنے مقصد کا خیال رکھیں، انشاءاللہ تین راتوں میں صحیح جواب مل جائے گا، ہررات ''یامجیب'' سو مرتبہ پڑھیں۔
- اگر کسی عورت کے نرینہ اولاد پیدا نہ ہوتی ہو تو حمل ٹھہرنے کے بعد اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور تاوضع حمل ڈالے رکھے۔ انشاءاللہ لڑکا پیدا ہوگا۔
- اگر کسی پر جن سوار رہتا ہو تو اس نقش کو گلے میں ڈالے اور ایک نقش لکھ کر بوتل میں ڈال کر اس کا پانی سات دن تک دن میں دوبار صبح وشام پئے۔ ایک نقش فریم میں لگا کر ایسی جگہ آویزاں کرے کہ صبح شام اس پر نظر پڑتی رہے۔ انشاءاللہ بہت جلد آسیب سے نجات مل جائے گی۔
- پیٹ کے تمام امراض کے لئے یہ نقش بھی تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالے۔
- یہ نقش ایک نعمت عظمیٰ ہے، قدردان لوگوں کے لئے یہ ایک روحانی دولت ہے۔ اس نقش کی قدر کرنی چاہئے۔
- اگر اس نقش کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو پھر اس نقش کی تاثیر کھل کر سامنے آتی ہے۔ اس نقش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک نقش تیار کر کے آٹے میں گولی بنا کر لگاتار اکتالیس دن تک کسی دریا، نہر یا ندی میں ڈالیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

محمد شبیر قادری

نقش یہ ہے۔

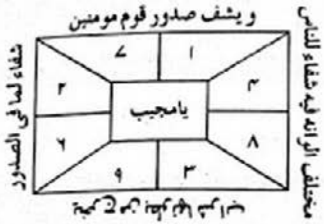

برائیوں سے بازرکھنے کے لئے

اگر کسی شخص کو برائیوں سے باز رکھنا ہو تو ''الہادی'' کا یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور اس نقش کوگلاب وزعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال کر صبح وشام دن میں دوبار پلائیں۔ انشاءاللہ برائیوں سے نجات ملے گی۔ نقش گلے میں کالے کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔

۷۸۶

ال	ہا	د	ی
۵	۹	۳۲	۵
۸	۲	۸	۳۳
۷	۳۳	۷	۳

مرض نسیان

اگر کوئی شخص مرض نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔ یہ نقش پانچ عدد لکھیں جائیں۔ ایک نقش گلے میں ڈالے اور باقی چار نقش جمعرات، جمعہ کو پئے جائیں۔ انشاءاللہ مرض نسیان سے کلی طور پر نجات مل جائے گی۔ نقش پانی میں جمعرات کو گھول لیں، آدھا پانی جمعرات کو پی لیں، بقیہ آدھا جمعہ کے دن پی لیں

واضح رہے کہ ہر خانہ میں پانچ پانچ کا اضافہ ہے۔ ساتوے خانہ میں ۶ کا اضافہ ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۴۳	۱۱۰۸	۱۱۳۳
۱۱۱۸	۱۱۲۸	۱۱۳۹
۱۱۲۳	۱۱۳۹	۱۱۱۳

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——— پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے — **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: ممبئی

نام: یوجا پانڈے

والدین کا نام ندارد

تاریخ پیدائش: ۱۳ رفروری ۱۹۹۸ء

قابلیت: بارہویں کلاس پاس

آپ کا نام ۴ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۲ حرف نقطے والے ہیں اور دو حرف حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ایک حرف آتشی ایک حرف خاکی دو حرف بادی اور ایک آبی ہے۔ با اعتبار اعداد و تعداد آپ کے نام میں بادی عنصر کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ مرکب عدد ۲۱ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد بھی ۲۱ ہی ہے۔

تین کا عدد جولانی طبع کی نشانی ہے۔ ۳ عدد کا حامل خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزادی کو پسند کرتا ہے، پابندیاں اس کو ہرگز ہرگز گوارہ نہیں ہوتیں۔ جس خاتون کا عدد ۳ ہوگا وہ کسی کے ماتحت زندگی گزارنا پسند نہیں کرے گی۔ اس عدد میں ایک صفت اور پائی جاتی ہے وہ یہ کہ یہ حکومت کرنے کے بہانے تلاش کرتا ہے اور دوسروں پر مسلط ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اتفاقاً اس کو اقتدار نصیب ہو جاتا ہے تو یہ اچھا حکمراں بننے کی کوشش کرتا ہے۔

تین عدد کی خاتون اگر کسی جگہ کی حکمراں بن جائے تو حتی الامکان یہ اپنے عہدے کی قیمت چکانے کی کوشش کرتی ہے اور نظام کو بحسن و خوبی سنبھالتی ہے۔ ۳ عدد کی خواتین عموماً خوش نصیب ہوتی ہیں اور ضدی بھی ہوتی ہیں، اگر ان کی کوئی خواہش یا ضرورت پوری نہ ہو تو پھر ضد پر اڑ جاتی ہیں اور کسی نہ کسی طرح اپنی خواہش اور ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ۳ عدد کی خواتین ہر مجلس میں خود کو نمایاں کرنے کی فکر میں رہتی ہے۔ اس لئے ہر مجلس میں اس کی آواز سب سے زیادہ اونچی ہوتی ہے اور مجلس کا ہر فرد اس کی طرف منسوب ہونے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہ اپنی ہمجولیوں میں خود کو نمایاں کرنے کے لئے ہمیشہ اپنی کوششوں کو جاری رکھتی ہے اور کسی نہ کسی طرح ہیروشپ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ ۳ عدد کی خواتین عالی صفات ہوتی ہیں، دل میں نرمی ہوتی ہے اور دوسروں سے ہمدردی کرنے کا جذبہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان میں کسی قدر انتقام کا جذبہ بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی انہیں ضرر پہنچانے میں کامیاب ہو جائے تو یہ انتقام پر اتر آتی ہیں، گو انتقام کا جذبہ دیرپا نہیں ہوتا، لیکن وقتی طور پر انتقام لینے کی یہ کوشش کرتی ہیں۔

۳ عدد کی خواتین کی خوش مزاجی سے اہل مجلس بہت محظوظ ہوتے ہیں، ان کی لطیفہ گوئی مشہور ہوتی ہے اور ان کی خوش طبعی سے ان کی سہیلیاں ہمیشہ حظ اٹھاتی ہیں اور اپنے غم غلط کرتی ہیں۔ ۳ عدد کی خواتین حد سے زیادہ فضول خرچ ہوتی ہیں اور خوب پیسے خود پر اور دوسروں پر لٹاتی ہیں اور اس فضول خرچی کی وجہ سے اکثر تنگ دست بھی ہو جاتی ہیں۔ ان خواتین میں ایک طرح کی مطلب پرستی بھی ہوتی ہے، بغیر کسی غرض اور بغیر کسی مطلب کے یہ زیادہ دور تک کسی کے ساتھ نہیں جا سکتی، مبالغہ آمیزی کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے، کسی کی تعریف اور کسی کی برائی میں یہ حد اعتدال سے بہت آگے چلی جاتی ہیں۔

۳ عدد کی خواتین صفائی ستھرائی کو پسند کرتی ہیں، گندگی سے انہیں وحشت ہوتی ہے اور غلاظتوں سے انہیں خوف ہوتا ہے، یہ کسی بھی طرح کی گندگی کو گوارہ نہیں کرتیں۔ ۳ عدد کی خواتین اچھے لباس کی دلدادہ ہوتی ہیں، بننا سنورنا ان کی فطرت ہوتی ہے، لیکن یہ زیادہ بہتر وقت اپنے گھر میں یا تنہائی میں گزارنا پسند کرتی ہیں، لیکن جب کسی محفل میں آ جاتی ہیں تو پھر نمایاں ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔ محفل میں آ کر کسی آڑ میں رہنا انہیں اچھا نہیں لگتا۔

۳ عدد کی خواتین سلیقہ مندی کے جوہر سے مالا مال ہوتی ہیں اور ہر کام کو ہنرمندی کے ساتھ انجام دیتی ہیں اور ہر ہر مسئلے میں اپنی انفرادیت کو قائم رکھتی ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۳ ہے، اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے، امید پرستی بھی ہے، برے سے برے حالات میں بھی آپ امید کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑتیں، آپ ہمیشہ اپنی ہم جولیوں میں مقبول رہیں گی، آپ ضابطوں کی پابندی کرتی ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ضابطوں کے پابند رہیں، بے اصولیاں آپ کو اچھی نہیں لگتیں آپ چاہتی ہیں کہ لوگ زندگی گزارتے ہوئے اصولوں کی پاسداری کریں اور کسی بھی حال میں بے راہ روی کا شکار نہ ہوں، آرام پسندی آپ کو مرغوب ہے، لیکن کام کی دھن بھی آپ کی شخصیت کا ایک حصہ ہے، لیکن زندگی کے جھمیلوں سے جب بھی آپ کو مہلت ملے گی تو آپ آرام کو ترجیح دیں گی۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۳، ۲۱ اور ۳۰ میں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں قدم چومیں گی۔

آپ کا کی عدد ۷ ہے۔ ۷ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے بھی خوب جمے گی جن کا عدد ۲ اور ۶ ہوں۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد آپ کے لئے عام سے اعداد ہیں، ان اعداد کے لوگوں سے نہ آپ کو کوئی خاص فائدہ پہنچے گا اور نہ کوئی خاص نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عدد کے لوگوں سے اور اشیاء سے آپ حتی الامکان جتنا بھی بچیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۲ ہے، یہ عدد اچھے نمبروں میں شمار نہیں کیا گیا ہے۔ اس عدد کو بدقسمتی کے عدد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس عدد کو دوسرے لوگ اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن عدد اپنے حامل کے لئے بہرحال غیر مفید ثابت ہوتا ہے، مکان، دوکان، پراپرٹی کے حساب سے بھی یہ عدد صرف نقصان ہی سے دوچار کرتا ہے، اگر یہ عدد آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ہوتا تو پھر اس کی مضرتوں سے بچنا ناممکن ہوتا، لیکن چونکہ یہ آپ کے نام کا مرکب عدد ہے اس لئے اس کے کمزور پہلو کو طاقت ور بنانے کے لئے اپنے نام میں کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے، تبدیلی کسی ماہر اعداد سے اس طرح کرائیں کہ آپ کی شخصیت کا عدد تو ۳ ہی رہے، بس مرکب عدد بدل جائے۔ مثلاً اگر آپ کا مرکب عدد ۲۱ ہوجائے تو پھر آپ کی کامیابیاں مسلّم ہوجائیں گی اور آپ سیکڑوں مضرتوں سے خود کو محفوظ کرلیں گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش بھی ۱۲ ہے۔ اس لئے مرکب عدد کی مضرتوں سے آپ کا محفوظ رہنا مشکل ہے، کاش آپ کی تاریخ پیدائش ۲۱ فروری ہوتی تو آپ بے شمار اذیتوں سے خودبخود بچ جاتیں، لیکن نام کے ممکنہ عدد میں خوشنما تبدیلی پیدا کر کے آپ ناگہانی آفتوں سے کافی حد تک بچ سکتی ہیں۔ آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے جو آپ کا معاون عدد ہے اور یہی عدد آپ کا عدد تقدیر بھی ہے۔ اس عدد کی چیزیں اور افراد آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے اور آپ کو راحتیں پہنچانے کا ذریعہ بنیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۰ اور ۲۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج اور ستارہ زحل ہے۔ آپ کا ستارہ کمزور ہے یہ ستارہ آپ کو زندگی میں کئی بار ہچکولے کھلائے گا اور کئی بار آپ کو بڑی کشمکش میں مبتلا کرے گا۔ سنیچر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، بدھ اور جمعہ بھی آپ کے لئے اہم ہے، اگر آپ خاص کام سنیچر کے دن یا بدھ کے کریں تو بہتر ہوگا۔

یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، یہ پتھر آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لاسکتا ہے، اس پتھر کو ۳ گرام کی سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہوجائے تو اس کے علاج میں ذرہ برابر بھی غفلت سے کام نہ لیں، عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو امراض معدہ، درد گھٹیا، السر، امراضِ دماغ، امراضِ چشم کی شکایت ہوسکتی ہے۔

آپ کے نام میں دو حرف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۷ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کردیے جائیں تو کل اعداد ۷۳ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا۔

یہ نقش انشاءاللہ بہرصورت آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

۷۸۶

۱۰	۲۴	۲۱	۱۸
۲۲	۱۷	۱۱	۲۳
۱۶	۱۹	۲۶	۱۲
۲۵	۱۳	۱۵	۲۰

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والے چیزیں اور مقامات آپ کو راس آئیں گے۔ سبز اور نیلا رنگ آپ کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ ان رنگوں کو اپنی زندگی میں فوقیت دیجئے۔ اگر آپ کو نیلے اور سبز رنگ کے پردے اپنے گھر کی کھڑکیوں اور دروازے میں لگادیں تو اس سے آپ کو کئی طرح کی راحتیں نصیب ہوں گی۔

آپ بہت صاف گو ہیں، آزاد خیال ہیں، آپ کے اندر اپنے راز کو پوشیدہ رکھنے کی زبردست صلاحیت ہے، آپ جھوٹ اور لاگ لپیٹ کی باتوں سے نفرت کرتی ہیں، آپ کو زندگی میں سفر درپیش رہیں گے اور سفر میں آپ کو فائدہ بھی ہوگا، آپ کو اپنے گھر کی صفائی ستھرائی سے بھی ایک طرح کا لگاؤ ہے، آپ زیبائش کی شوقین ہیں۔

آپ کا ذاتی خوبیاں یہ ہیں: سنجیدگی، امید پرستی، فلسفیانہ سوچ، ہردلعزیزی، قوت استدلال، خوش طبعی، دانائی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: فضول خرچی، فریب کاری، نفس پرستی، انانیت، مبالغہ آمیزی، بے عملی اور غیر ذمہ داری وغیرہ۔

آپ نے اپنی زندگی کا اور اپنی شخصیت کا خاکہ پڑھ لیا ہے، آپ کو یہ خاکہ پڑھنے کے بعد بخوبی اس بات کا اندازہ ہوگیا ہوگا کہ آپ میں کتنی خوبیاں ہیں اور آپ کی شخصیت میں کتنے جھول ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اپنے بارے میں اتنا کچھ اندازہ کرنے کے بعد اب آپ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کریں گی اور آپ اُن خامیوں سے پیچھا چھڑانے کی بھی جدوجہد ضرور کریں گی جو آپ کی انفرادیت کو متاثر کرتے ہیں اور جن کی وجہ سے آپ کی خوبصورت شخصیت پامال ہوکر رہ جاتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹		
۸		۲۲
		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کی لڑکی ہیں اور آپ دوسروں کے سامنے بے جھجک اچھی گفتگو کرلیتی ہیں اور لوگوں کو اپنی گفتگو سے متاثر بھی کرلیتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کا عدد دو بار آیا ہے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، لیکن آپ اس شعور پر دھیان نہیں دیتیں، آپ حساس ہیں، لیکن کبھی کبھی آپ اپنی حس کو کند کرلیتی ہیں، جب کہ اچھی زندگی گزارنے کے لئے آپ کو ہمیشہ حساس رہنا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے احساسات اور جذبات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتیں، جب کہ آپ کو دوسروں کے لئے بھی زیادہ حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملات میں بہت کچی ہیں، جب کہ معاملات کی درستگی کے لئے حساب وکتاب میں ہر انسان کو پکا ہونا چاہئے۔ اچھی زندگی گزارنے کا اصول یہ ہے کہ بخشش لاکھوں کی کیجئے، لیکن حساب پائی پائی کا کیجئے، تب ہی تعلقات برقرار رہیں گے۔

۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتی ہیں اور کام بروقت کرنے میں بھی کبھی کبھی تساہل سے کام لیتی ہیں اور آپ کی یہ کمزوری کبھی کبھی آپ کو متوقع خوشیوں سے بھی محروم رکھتی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ نقطۂ اعتدال پر قائم نہیں رہتیں مختلف امور میں آپ افراط وتفریط کا شکار ہوجاتی ہیں اور حد اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوجاتی ہیں۔

۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اگرچہ خود اعتباری کی دولت سے مالا مال ہیں، لیکن اس کے باوجود اپنے کاموں کے لئے آپ دوسروں کا سہارا تلاش کرتی ہیں اور خود پیش قدمی سے ہچکچاتی ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کے مزاج کی نظافت اور نفاست کو واضح کرتی

ہے، آپ نفاست پسند ہیں اور ہر طرح کی گندگی اور غلاظت کو آپ برداشت نہیں کرتیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبارآیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر تخلیقی استعداد حد سے زیادہ موجود ہے، آپ اکثر جذباتی ہوجاتی ہیں، جب کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں، آپ لوگوں کی مدد کرنے میں بھی جذباتی ہوجاتی ہیں اور حد اعتدال سے گزر جاتی ہیں جب کہ ہمارے بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ اچھے اور نیک کاموں میں بھی حد اعتدال پر قائم رہنا چاہئے۔ اسی میں انسان کے لئے عافیت ہے اور ہر معاملے میں اعتدال ہی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ آپ کے دستخط آپ کی خودداری اور آپ کے دل میں پوشیدہ اضطراب کو واضح کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کی فطرت میں ایک طرح کی سادگی اور ایک طرح کی معصومیت ہے جو آپ کے لئے کسی بھی وقت باعث نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ سادہ لوحی بری چیز نہیں لیکن اس کو بھی بس ایک حد میں ہونا چاہئے، ورنہ اس سادہ لوحی کی وجہ سے انسان کسی بھی وقت گمراہ ہوجاتا ہے اور اس دنیا کے چالاک لوگ اس سادہ لوحی کا ناجائز فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

آپ کی تصویر آپ کی محرومیوں اور مجبوریوں کی چغلی کھاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ کوئی خاص خواہش آپ اپنے دل میں رکھتی ہیں، لیکن خود آپ یہ بھی یقین رکھتی ہیں کہ آپ کی یہ خواہش پوری نہیں ہوسکے گی۔

ہم نے آپ کی شخصیت کا خاکہ پیش کردیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ اس خاکے کی تفصیل سے بھرپور استفادہ کریں گی اور اپنی شخصیت کے نوک پلک درست کرنے کی بھرپور کوشش کریں گی۔ اس مضمون کا مقصد یہی ہے کہ لوگ اپنی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ کرکے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی حتی الامکان جدوجہد کریں تاکہ ان کی شخصیت پہلے سے زیادہ محمود اور معتبر بن جائے۔

اس ماہ کی شخصیت

اس کالم میں اپنا نمبر آنے کے لئے انتظار کریں، خطوط بالترتیب شائع کئے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل

تعلیم وتربیت کا عظیم الشان مرکز

زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

کون ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے

میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

A.C.N0

019101001186

ICICI BANK SAHARANPUR

IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

محمد شبیر قادری

پہلی قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف ممالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح،و)

تین ماہ دوبئی میں رہنے کے بعد وہ اپنے وطن دہلی واپس ہورہا تھا، اس کو اپنے وطن سے والہانہ محبت تھی۔ ہندوستان اس کی رگ رگ میں بسا ہوا تھا اور دہلی تو اس کی روح تھا، وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا، اس کا کوئی بھائی نہیں تھا، اس کی چار بہنیں تھیں، لیکن اپنے والدین کی اولاد میں وہ سب سے بڑا تھا، اس کی چار بہنیں اس سے چھوٹی تھیں۔ سب سے بڑی بہن کا نام دلنواز تھا، سب سے چھوٹی بہن کا نام حنا تھا، لیکن گھر میں سب اس کو گڑیا کہا کرتے تھے۔ درمیان کی دو بہنیں عرشی اور سکان تھیں۔ ان کے والد بہت بڑے آڑتی تھے، گھر میں دولت کی ریل پیل تھی، لیکن یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب بچے سب چھوٹے تھے اور سہیل اس وقت پرائمری اسکول میں زیر تعلیم تھا، گھر میں ایک طوفان آیا، غموں کا طوفان، آنسوؤں کا طوفان، غربت وناداری کا طوفان اور اس طوفان میں ساری خوشیاں ساری مسرتیں اور ساری راحتیں بے جان تنکوں کی طرح بہہ گئیں۔ اچانک اختر صاحب کا انتقال ہوگیا، وہ اپنے بیوی بچوں کو ان رشتے داروں کے رحم وکرم پر چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے، وہ رشتے دار جو ان کے بچوں کے لئے ہمدردی کے دو بول بھی نہ بول سکے۔ جوان بھتیجوں کے سروں پر دست شفقت بھی نہ رکھ سکے۔ رشتے داروں میں سگے ماموں بھی تھے، چچا بھی تھے، خالو بھی تھے اور بھی دسیوں رشتے دار تھے، لیکن یہ سب اپنی اپنی غرض کی بھول بھلیوں میں گم تھے، انہیں کسی کے ساتھ ہمدردی کرنے کی اور کسی کے آنکھوں سے چھلکتے ہوئے آنسو پونچھنے کی فرصت نہیں تھی۔ اختر صاحب کی موت ناگہانی موت تھی، وہ ایک حادثہ کا شکار ہوگئے تھے۔ مرتے وقت وہ حد سے زیادہ مقروض تھے، ان کا بچا کچا سرمایہ قرضوں کی نذر ہوگیا۔ اختر صاحب کی زوجہ شہناز بہت دور اندیش تھیں، انہوں نے محنت مزدوری کرکے سلائی بنائی کو اپنا پیشہ بناکر اختر صاحب کے بچوں کی پرورش کی اور اپنی ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے ان آفتوں اور دکھوں کا مقابلہ کیا جو مردوں کو بھی ہلکان کردیتے ہیں۔ ان کا سابقہ ہردن کسی نئی مصیبت، کسی نئی محرومی سے پڑتا تھا، مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ وہ گردش دوراں کا مقابلہ کسی باہمت مرد کی طرح کرتی رہیں اور روکھی سوکھی کھاکر اپنی آبرو کی حفاظت اور ان بچوں کی کفالت کرتی رہیں جو ان کے شوہر کا چھوڑا ہوا اصل سرمایہ تھا۔ سہیل میاں جب ۲۰ برس کے ہوئے تو ان کو برائے روزگار دوبئی بھیجنا پڑا۔ جب شہناز سہیل کو دوبئی بھیجنے کی تیاری کررہی تھیں اس وقت انہیں پیسوں کی ضرورت تھی، اس وقت بادل نخواستہ انہیں رشتے داروں کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلانا پڑا، لیکن کسی بھی رشتے دار نے ان کی کوئی مدد نہیں کی، اس وقت بھی انہیں طنز، تنقید، ملامت، نصیحت اور زہریلی باتوں کے

سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں لگا۔ انہوں نے کسی بھی طرح غیروں سے قرض لے کر سہیل کو دوبئی روانہ کردیا۔ کچھ دنوں تک عجیب و غریب پریشانیاں جھیلنے کے بعد ان کے بیٹے سہیل کو روزگار مل گیا اور گھر میں خوشیوں کی ایک امید سی جاگ گئی۔

سہیل ایک ہونہار لڑکا تھا، اس کو اپنی ماں سے بے پناہ محبت تھی، اس کا اندازہ تھا کہ اس کی ماں نے بھری جوانی میں بیوہ ہوکر کن کن مصیبتوں سے گزرتے ہوئے اس کی اور اس کی بہنوں کی پرورش کی ہے۔ وہ اپنی اُن معصوم بہنوں پر اپنی جان چھڑکتا تھا جو باپ کے انتقال کی وجہ سے اپنے بچپن کے کھیل کود اور خوشیوں کو پامال کرچکی تھیں، لڑکیوں کی جو عمر گڑیوں سے کھیلنے میں گزرتی ہے وہ عمر اس کی بہنوں کی سینے پرونے میں کٹی تھی۔ وہ محنت مزدوری میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی تھیں، تب کہیں جاکر دو وقت کا کھانا میسر ہوتا تھا۔ اس کا جذبہ تھا کہ وہ دن رات محنت کرکے کامیابی حاصل کرے اور پھر اپنی کامیابیوں کو اپنی ماں اور اپنی بہنوں کے قدموں پر ڈال دے۔

تین سال کے بعد وہ اپنے وطن لوٹ رہا تھا، اس کی آنکھیں اپنی ماں اور اپنی بہنوں کے دیدار کے لئے تڑپ رہی تھیں۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جہاز دوبئی کے ایئرپورٹ پر اڑنے سے پہلے ہی دہلی اتر جائے اور وہ ایک جست میں اپنے اس گھر میں داخل ہوجائے جہاں وہ اپنی بہنوں کو اداسیاں دے کر آیا تھا۔ جہاز میں بیٹھتے ہی خیالات کی خوبصورت پریوں نے اسے گھیر لیا۔ اس کو ایسا لگا جیسے وہ اپنی بہنوں کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے، ہر طرف سے ایک ہی آواز آرہی ہے۔ سہیل بھیا، اس مجلس میں سہیل کی والدہ نہیں تھیں، شاید وہ اچھے اچھے کھانے پکانے میں مصروف تھیں، کتنے دنوں سے اس نے تہاری نہیں کھائی تھی، تہاری اور اپنی امی کے ہاتھ کی تہاری تو اس کے لئے دنیا کی سب سے بڑی نعمت تھی۔ اس تہاری کو وہ تین سال سے ترس رہا تھا اسے یقین تھا کہ گھر پہنچتے ہی اس کو یہ تہاری نصیب ہوجائے گی اور وہ اپنی انگلیاں چاٹتے ہوئے کہے گا کہ واہ امی واہ مزا آگیا۔ معاً سہیل کو نشا کا خیال آگیا، نشا اس کے ماموں کی بیٹی بہت خوبصورت تھی، بہت ہونہار بھی تھی، پورے خاندان میں بس یہی ایک ایسی لڑکی تھی جو اس کی تڑپ اور اس کی محرومیوں کو سمجھتی تھی۔ نشا سہیل سے ایک سال چھوٹی تھی، لیکن سوچ و فکر، احساس اور جذبات کے اعتبار سے وہ اس سے بڑی تھی۔ نشا کو اپنی پھوپھی شہناز کے غموں کا بھی پورا پورا احساس تھا، بھری جوانی میں بیوہ ہوکر انہوں نے دن رات تڑپ تڑپ کر گزارے تھے، اس کو اپنی پھوپھی سے اور ان کی اولاد سے خاص لگاؤ تھا۔ سہیل گھر میں سب سے زیادہ حساس تھا، خاندان والوں کی بے اعتنائی پر اس کا دل سب سے زیادہ کڑھتا تھا اور اس وقت نشا اس کو اس طرح سمجھاتی تھی جیسے وہ اس کی بڑی بہن ہو اور ایک دن یہ تنہائی اور یہ ہمدردی محبت کی صورت میں ڈھل گئی۔ سہیل اور نشا کے سینوں میں کچھ عجیب سے ارمان مچلنے لگے۔ دوبئی روانہ ہونے سے پہلے سہیل کی جب آخری ملاقات نشا سے ہوئی تو اس نے کہا۔

غربت اور ناداری کے خلاف ایک جنگ لڑنے جارہا ہوں، میرا انتظار کرنا۔

گھر میں رشتوں کی بات چل رہی ہے، میرے ابو جلد سے جلد میری شادی کردینا چاہتے ہیں، بے شک میں تم سے محبت کرتی ہوں، میں کسی اور کے ساتھ پُرکیف زندگی نہیں گزار سکتی، لیکن اس کے باوجود میں تمہارا انتظار نہیں کرسکتی۔ ہاں میں یہ دعا پانچوں وقت کی نماز پڑھ کر کرتی رہوں گی کہ میرے رشتوں میں رکاوٹیں پڑتی رہیں اور وقت گزرتا رہے۔

نشا! کیا تم اپنے ماں باپ سے نہیں کہہ سکتی کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔

نہیں کہہ سکتی۔ سہیل! میں رو سکتی ہوں، بلک سکتی ہوں، تڑپ سکتی ہوں، لیکن زبان سے اُف بھی نہیں کرسکتی۔ میں اپنے ماں باپ کی عزت و آبرو کے لئے اُس محبت کو قربان کردوں گی جو ان دنوں میرا اوڑھنا بچھونا بنی ہوئی ہے۔

یہ سن کر سہیل خاموش ہوگیا تھا۔ اس کے چہرے پر اُداسیاں بکھر گئی تھیں، غربت اور محرومی کا احساس اس کی آنکھوں سے آنسو بن کر چھلکنے لگا تھا، اُف یہ مجبوریاں۔

سہیل کو افسردہ دیکھ کر نشا نے کہا۔

تم اُداس کیوں ہوگئے۔ کیا تم اللہ پر بھروسہ نہیں کرتے۔

میں اپنی تقدیر پر بھروسہ نہیں کرتا، یہ کئی بار میرے ساتھ کھلواڑ کرچکی ہے، ڈرتا ہوں تم کسی اور کی نہ ہوجاؤ۔

میں دعا کروں گی، تم پریشان مت ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ ایک

دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔

نشا کے یہ الفاظ آج تک، سہیل کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

لیکن ——— سہیل اُداسیوں کی اتاہ گہرائیوں میں پہنچ گیا، پرانے خیالات اور مرحوم تصورات کے ساتھ اس کو یہ بات پھر یاد آگئی کہ تین سال کے دوران ایک بار بھی نشا نے اسے فون نہیں کیا۔ اس بات کے یاد آتے ہی بے شمار خطرات اس کے دل کی وادیوں میں آسیب بن کر اترنے لگے، کیا نشا نے اس کو فراموش کردیا؟ یا نشا کی محبت ختم ہوگئی؟ کیا اس کے دعوے، اس کی یقین دہانیاں کسی حادثہ کا شکار ہوکر شہید ہوگئیں؟ شاید ہاں اور شاید نہیں، کیوں کہ اس کی بہن تبسم نے ایک دن فون کرکے کہا تھا کہ سہیل کی واپسی پر خاندان میں سب سے زیادہ خوش نشا نظر آرہی ہے۔ ہاں سہیل بھیا نشا آج کل ہمارے گھر بار بار آرہی ہے اور بار بار تمہارا ذکر کرتی ہے اور یہ بھی کہتی ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس گھر میں آکر رہ جاؤں۔

خیالات اور تصورات کا ایک ہجوم تھا جو اس کے دل کی وادیوں میں بھٹک رہا تھا، روح کی گہرائیوں میں ایک میلہ سا لگا ہوا تھا، اس میلے میں ہر طرف قہقہے تھے، لیکن کچھ سسکیاں بھی تھیں۔ سہیل پر چار بہنوں اور ایک ماں کی ذمہ داری تھی، وہ اپنی محبت کی نیا کو کیسے پار لگا سکے گا۔ نشا کے والد سہیل کے ماموں، بہت ضدی انسان تھے اور انہیں ایک طرح کا احساس بڑائی بھی تھا، وہ بہت مالدار بھی تھے اور وہ سہیل کی امی کی وقتاً فوقتاً مدد بھی کیا کرتے تھے۔ دونوں گھرانوں کی حالت میں بہت فرق تھا، بہت فاصلہ تھا۔ اس فاصلے کو سہیل اور نشا کی محبت کیسے مٹاسکتی تھی۔ بے شک اب وہ برسرروزگار تھا، دوبئی میں ملازم تھا، لیکن اس کی ملازمت اس کے ماموں کی سرمایہ داری کے سامنے بے حیثیت تھی۔ اس ملازمت کا قد بہت چھوٹا تھا، اس کو خطرہ تھا کہ اس کا خواب کوئی اچھی تعبیر ملنے سے پہلے ہی چکنا چور ہوجائے گا اور اس کی محبت کی کرچیں بکھر جائیں گی، اسی وقت ایک جھٹکا سا لگا اور دوبئی سے اڑنے والا جہاز دہلی کے ایئرپورٹ پر اتر گیا، وہ کسٹم وغیرہ سے فارغ ہوکر جب ایئرپورٹ سے باہر نکلا تو درجنوں لوگ باہر کھڑے اس کا انتظار کررہے تھے، اس کی دو بہن تبسم اور گڑیا بھی اس کو ریسیو کرنے کے لئے ایئرپورٹ پر موجود تھیں، لیکن سہیل کی آنکھیں نہ جانے کس کو تلاش کررہی تھیں۔

گڑیا نے آگے بڑھ کر کہا۔ ہیلو سہیل بھیا! کیا ڈھونڈ رہے ہیں۔

اور اسی وقت تبسم نے سہیل سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ نشا باجی آج صبح ہی سے گھر آئی ہوئی ہے اور آج انہوں نے تمہارے پسندیدہ رنگ کا سوٹ پہن رکھا ہے۔

ہرے رنگ کا۔ اور امی نے آج فیروزی رنگ کے کپڑے پہن رکھے ہیں، تمہیں بھیا فیروزی رنگ بھی تو پسند ہے نا؟

چھوڑو ان باتوں کو۔ سہیل نے کہا، یہ بتاؤ امی کیسی ہے، دلنواز اور مسکان کا کیا حال ہے؟ تم میں سے سب سے زیادہ مجھے کس نے یاد کیا۔

نشا نے۔ ”گڑیا نے جواب دیا۔“

شرارت مت کرو، مجھے سچ سننا ہے۔

اور سچ تمہیں نشا باجی ہی بتا سکتی ہیں۔ گڑیا نے پھر چسکی لی۔

چند منٹ کے بعد سہیل جب اپنے گھر میں داخل ہوا تو سب سے پہلے اس کی نظر والدہ کے چہرے پر پڑی جو دروازے ہی پر کھڑی تھیں اور اس لباس میں تھیں جو اس کے والد کا پسندیدہ لباس تھا۔ وہ کالے لباس میں تھیں اور اس رنگ کے لباس کو اس کے والد مرحوم بہت پسند کرتے تھے۔

سہیل نے سر جھکا کر والدہ سے پیار کروایا اور اس کی والدہ اس کو لپٹ کر بے اختیار بلک اٹھیں، شاید یہ رونا خوشی کا تھا، شکر کا تھا۔ تین سال کی طویل مدت کے بعد انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو گھر میں واپس ہوتے ہوئے دیکھا تھا، اگر غربت و ناداری سے وہ پریشان نہ ہوجاتیں تو شاید وہ سہیل کو ایک پل کے لئے بھی جدا نہ کرتیں۔ شوہر کی وفات کی بعد سہیل ہی تو ان کا واحد سہارا تھا، لیکن انہوں نے تین سال پہلے سہیل کو خود سے جدا کردیا، کیوں کہ ان کے کاندھوں پر چار بیٹیوں کا بوجھ تھا اور ان کے رشتے کسی کے نہیں تھے، وہ تمام رشتے داروں کی طرح حاسد بھی تھے اور بے رحم بھی۔ اپنی بیٹیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کے لئے انہیں اپنے لاڈلے کو خود سے جدا کرنا ہی تھا۔ سہیل کے بغیر ان کا ایک ایک پل ایک ایک لمحہ کیسے گزرا اس کا اندازہ بس وہ ماں ہی کرسکتی ہے جس کا اکلوتا بیٹا بھی اس سے الگ ہوگیا ہو۔

چند منٹ کے بعد سہیل اپنے اہل خانہ کے روبرو اپنے گھر کے دالان میں بیٹھا ہوا تھا اس کی بہنیں بھی آج خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھیں، سبھی کی زبان پر بھیا بھیا کی رٹ تھی، دلنواز سب سے بڑی تھی، اس

میں سنجیدگی بھی زیادہ تھی، لیکن آج تو وہ بھی بات بات پر کھل کھلا رہی تھی۔ عرشی اور مسکان کے چہروں پر بھی مسکراہٹیں بکھری ہوئی تھیں وہ بھی قہقہے لگانے کے بہانے تلاش کر رہی تھی اور گڑیا تو خوشی سے جیسے پاگل ہو گئی تھی، اس کے کھل کھلانے کی تو کوئی حد ہی نہیں تھی، وہ بار بار اپنے قہقہوں سے اور خوش کن جملوں سے یہ ثابت کر رہی تھی کہ آج ان کا گھر مثل جنت بن گیا ہے اور آج وہ ان لمحوں کا ہنس ہنس کر خیر مقدم کر رہی ہے جو از راہ تقدیر اس کو میسر آ گئے تھے۔ اس وقت شہناز کے چہرے پر خوشیاں بھی تھیں اور شاید شوہر کی جدائی کا احساس بھی۔ زندگی کی خوشیاں بھی عجیب ہوتی ہیں، جب یہ ملتی ہیں تو کسی نہ کسی غم کی بھی یاد آ ہی جاتی ہے، وہ غم جو کبھی بھلائے نہیں جاتے، وہ زخم جن کی ٹیسیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔

آج ان کا بیٹا ان کے گھر میں ایک کروفر کے ساتھ واپس آیا تھا، وہ بیٹا جو ان کی زندگی کا اصل سرمایہ تھا، لیکن آج انہیں وہ پل بھی یاد آ رہے تھے جب ان کے شریک حیات کا جنازہ ان کے گھر سے نکلا تھا اور ان کو ہمیشہ کے لئے اس خوشی سے محروم کر گیا تھا جو خوشی عورت کو صرف شوہر کی بانہوں میں میسر آتی ہے۔ آہ! برا وقت کتنا ظالم ہوتا ہے۔ اس کو کسی پر رحم بھی نہیں آتا۔

شہناز خیالات کے جنگل سے گزرتی ہوئی نہ جانے کہاں گم ہو گئی، اسے اس بات کا احساس ہی نہیں رہا کہ اب محفل میں سناٹا چھا گیا تھا اور اس کے بچے اس کو حیرت سے تک رہے تھے، اس سناٹے کو توڑنے کے لئے سہیل نے اپنی زبان کھولی اور اس نے کہا۔

امی! آپ کہاں کھو گئیں؟ کیا پرانی یادوں نے پھر کوئی یلغار کر دی؟

کچھ نہیں بیٹا۔ بس ایک پرانے زخم پھر سے ہرے بھرے ہو گئے تھے۔

امی۔ اب ان زخموں پر کھرنڈ آنے دو، آپ ان کو چھیڑیں گی تو یہ ہمیشہ ہرے بھرے ہی رہیں گے، یہ کہہ کر سہیل اپنی ماں سے لپٹ گیا۔ اس وقت اس کی نظر نشا کے چہرے پر پڑی، جو بالکل پھیکا پھیکا سا محسوس ہو رہا تھا، یہ نشا کو کیا ہوا؟ سہیل سوچنے لگا۔ کیا میری واپسی سے اس کو خوشی نہیں ہوئی، کیا اب یہ مجھ سے محبت نہیں کرتی، کیا اس کو میرے آنے کی خوشی نہیں ہوئی؟

لیکن اگر مجھ سے محبت نہ کرتی تو پھر آج یہ میری پسند کے کپڑے نہ پہنتی، مگر خاموشی اور افسردگی کی کوئی تو وجہ ہوگی۔ نشا کا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے؟ اس کے چہرے پر کرب کیوں کروٹیں لے رہا ہے؟

اس سوال کا جواب سہیل کو آدھی رات کے بعد مل گیا۔ ہوا یہ کہ نشا تو کھانا کھانے کے بعد چلی گئی تھی، رات کو جب یہ سب بہن بھائی ایک دوسرے سے گپ شپ کر رہے تھے اس وقت اس کی امی نے بتایا کہ نشا کا رشتہ آیا ہوا ہے۔ لڑکا بہت پڑھا ہوا ہے اور خاندان بھی بہت معزز ہے، لڑکا لندن میں ڈاکٹر ہے اور کسی سرکاری ہوسپٹل میں ملازم ہے۔ تنخواہ ایک لاکھ کے قریب ہے، اکثر خاندان والوں کی رائے اس رشتے کے حق میں ہے، لیکن تمہارے ماموں کا کہنا تھا کہ سہیل کے آنے کے بعد کوئی فیصلہ لوں گا۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے ماموں تم سے کتنی محبت کرتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اس خوشی میں پوری طرح تمہیں شامل رکھیں اور تمہیں پیش پیش رکھ کر اس رشتے میں "ہاں" کریں۔

لیکن امی .... سہیل نے کچھ کہنا چاہا۔

شہناز سہیل کی بات کاٹ کر بولی۔ میں جانتی ہوں کہ تم نشا کو پسند کرتے ہو۔

میں نشا کو صرف پسند نہیں کرتا بلکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے۔

لیکن بیٹا اب بہت دیر ہو چکی ہے، اگر ہم نے رشتہ ڈال دیا ہوتا تو بات کچھ اور ہوتی، ماننا اچھا رشتہ آنے کے بعد اگر ہم کچھ بولیں گے تو بات شاید غلط ہوگی۔

وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ سے محبت بھی کرتے ہیں، اگر آپ تھوڑی سی ہمت کر لیں تو شاید وہ کچھ سوچنے پر مجبور ہوں۔

ان کے ہمارے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ شہناز نے کہا۔ کہاں ہم اور کہاں وہ —— بیٹا غریب کی بیٹی مال دار کے گھر میں آتی ہے تو وہ خوش رہتی ہے، لیکن مال دار کی بیٹی جب کسی غریب گھرانے میں بیاہ دی جاتی ہے تو اس کو ایڈجسٹ ہونے میں بہت دیر لگتی ہے۔

امی۔ آپ نشا کے بارے میں بھی ایسا سوچ سکتی ہیں۔" سہیل بولا" نشا صرف مجھ سے محبت نہیں کرتی بلکہ وہ تو آپ کی بھی دیوانی ہے اور میری بہنوں کو اپنی سگی بہنوں کی طرح چاہتی ہے، کیا وہ ہمارے گھر ایڈجسٹ نہیں ہو سکتی۔

محمد شبیر

اس وقت اس کی بہنوں نے بھی سہیل کی بات کی تائید کی اور کہا کہ ایک بار ماموں جان سے بات کرنے میں حرج ہی کیا ہے۔

میں ایک شرط پر بات کروں گی کہ اگر انہوں نے منع کر دیا تو تمہیں صبر کرنا پڑے گا اور تم اپنے ماموں اور ممانی کی طرف سے کوئی رنجش اپنے دل میں نہیں لاؤ گے۔

سہیل نے کچھ دیر سوچ کر کہا، چلئے مجھے منظور ہے۔ اگر ماموں نے منع کر دیا تو میں اُف تک نہیں کروں گا اور ایسا صبر کروں گا کہ خاندان بھر میں میرا صبر ایک مثال بن جائے گا۔

اور ہاں بیٹا میں یہ چاہ رہی تھی کہ ہمارا کچن بہت چھوٹا ہے۔ ہم اس سے ملے ہوئے کمرے کو اگر توڑ کر اس میں شامل کر لیں تو ہمارا کچن بڑا ہو جائے گا۔

تو پھر دیر کس بات کی۔" سہیل نے کہا" میں ایک دو دن میں یہ توڑ پھوڑ کرا دوں گا۔

بات یہ ہے، شہناز بولی۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ ہمارے گھر میں جنات ہیں۔ انوری خالہ کہہ رہی تھیں کہ اگر ہم اس مکان میں کسی طرح کی توڑ پھوڑ کریں گے تو جنات کو تکلیف پہنچے گی اور وہ غصے سے آگ بگولہ ہو جائیں گے۔

امی آپ ان واہیات باتوں پر دھیان نہ دیں۔ یہ باتیں صرف توہمات سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں پرسوں نرسوں کو یہ کام شروع کرا دوں گا۔ اور جنات سے میں نبٹ لوں گا۔ میں تین سال دوبئی میں رہ کر آیا ہوں، میں ان جاہلانہ باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا، خالہ انوری کو بھی میں سمجھا دوں گا۔ اس کے بعد سب سو گئے، لیکن صبح کچن کے فرش پر خون بکھرا ہوا تھا اور گڑیا بے ہوش تھی اور اسے تین گھنٹے تک ہوش نہیں آ سکا۔ اور تین گھنٹے کے بعد۔

(باقی آئندہ)

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقع دیں۔

موبائل نمبر: 09756726786

کامران اگربتی

موم بتی کی زبردست کامیابی کے بعد

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

کی ایک اور شاندار پیش کش

☆ کامران اگربتی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ گھر کی نحوست اور اثرات بد کو دفع کرتی ہے، اہل خانہ کی روحانی مدد کرتی ہے، انہیں نحوستوں اور اثرات بد سے بچاتی ہے۔

☆ کامران اگربتی ایک عجیب وغریب روحانی تحفہ ہے، ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے، انشاء اللہ آپ اس کو موثر اور مفید پائیں گے۔

ایک پیکٹ کا ہدیہ پچیس روپے (علاوہ محصول ڈاک)
ایک ساتھ ۱۰۰ پیکٹ منگانے پر محصول ڈاک معاف

اگر گھر میں کسی طرح کے اثرات نہ ہوں تو بھی برائے خیر و برکت روزانہ دو اگربتی اپنے گھر میں جلا کر روحانی فائدے حاصل کیجئے، اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کیجئے۔

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

قسط نمبر: ۳۹

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ (د)

مختار بدری

جب مصیبت زدہ کو دیکھے

اس کو سنا کر نہ کہے کہ اس کو صدمہ ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

شکر ہے اللہ کا جس نے بچایا مجھے اس مصیبت سے جس میں تجھے مبتلا کیا اور فضیلت دی مجھ کو اپنی مخلوق سے، بہتوں پر ظاہر فضیلت۔

جب کچھ جاتا رہے یا کوئی بھاگ جائے

اَللّٰهُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَهَادِیَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ ارْدُدْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ۔ اے اللہ لوٹانے والے گم شدہ چیز کے اور ہدایت کرنے والے گمراہی سے، آپ ہی ہدایت کرتے ہیں گمراہی سے پھیر لائیں میرے کھوئے ہوئے کو اپنی قدرت اور غلبہ سے کیوں کہ وہ آپ ہی کا عطا اور آپ ہی کے فضل سے تھا۔

جب کوئی شگون دل میں کھٹکے

اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْهَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

یا اللہ نہیں لایا بھلائیوں کو کوئی سوائے آپ کے اور نہیں دور کرتا برائیوں کو کوئی سوائے آپ کے اور نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت عبادت کی مگر آپ کی مدد سے۔

دعاء نظر بد

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا۔ اللہ کے نام سے۔ اے اللہ دور کر اس کی گرمی اور سردی اور اس کی تکلیف۔

عمل برائے آسیب زدہ

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ۔ دور کر تکلیف کو اے پروردگار آدمیوں کو شفا دے تو ہی شافی ہے۔ نہیں ہے شفا دینے والا کوئی سوا تیرے۔

متفرق دعائیں

جب آگ لگے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ بار بار کہے۔

پیشاب رک جانے اور پتھری کی دعا

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ۔

رب ہمارا اللہ ہے جس کا ظہور آسمانوں میں ہے، پاک ہے نام تیرا، حکم تیرا آسمانوں اور زمینوں میں ہے جیسے کہ رحمت تیری آسمانوں میں ہے، اسی طرح کر دے ہمارے رحمت اپنی زمین میں اور بخش دے ہمارے گناہ اور خطائیں۔ تو رب ہے اچھے لوگوں کا پس اتار دے ایک شفا اپنی شفا میں سے اور ایک رحمت اپنی رحمت میں سے اس تکلیف پر۔

پھوڑے پھنسی کی دعا

شہادت کی انگلی پر تھوک لگا کر مٹی پر رکھے تاکہ خاک اس پر لگ جائے پھر انگلی کو دکھتی جگہ پر پھیرے اور یہ پڑھتا جائے۔

محمد شبیر قادری

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ اللہ کے نام کے ساتھ یہ مٹی ہماری زمین کی ہم میں سے ایک کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارے بیمار کو شفا ہو ہمارے پروردگار کے حکم سے۔

جب پیر سو جائے

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

رحمت کاملہ نازل فرمائے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

دعا برائے جملہ امراض

ہر مرض اور شکایت کے لئے ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھے اور پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ (تین مرتبہ کہے) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ (سات مرتبہ کہے)

اللہ کے نام۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی اور اس کی قدرت کی اس برائی سے جو پاتا ہوں میں اور جس کا اندیشہ کرتا ہوں میں۔

آنکھ دکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔

یا اللہ کارآمد رکھئے میری نگاہ اور کر دیجئے اس کو باقی بعد میرے اور دکھلایئے دشمن میں بدلہ میرا اور فتح دیجئے مجھے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے۔

نماز حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی اللہ سے کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے، پھر اللہ سے یوں مانگے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور تیری مغفرت کے وسیلوں اور ہر گناہ بخشے بغیر اور میرا کوئی قرض ادا کئے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

قرض کی ادائیگی کی دعا (ہر نماز کے بعد پڑھتے رہیں)

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ یا اللہ کفایت کر میری اپنا حلال رزق دے کر حرام روزی سے اور بے پروا کر دے مجھے یہ دولت اپنے فضل کے اپنے ماسوا سے۔

جب وسوسہ بہت آئے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔

پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان سے، ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔

جب غصہ آئے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے)

دل کی کمزوری (خوف) کے لئے

یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں ڈورا اتنا لمبا ہو کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۝

پیٹ کا درد

یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلائیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں۔ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ۝

ہیضہ اور ہر قسم کی وبا طاعون وغیرہ

ایسے دنوں میں جو چیزیں کھائیں پئیں، پہلے تین بار اس پر سورۃ انا انزلناہ پڑھ کر دم کرلیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حفاظت رہے گی اور جو مبتلا اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلائیں پلائیں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

بخار

اگر بخار بغیر جاڑے کے ہو یہ آیت لکھ کر باندھیں اور اسی کو دم کردیں۔ قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْم. اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیت لکھ کر بازو یا گلے میں باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم.

سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا

اور اسے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جائیں اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پوری سورت پڑھ کر دم کرتے جائیں، بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔

باؤلے کتے کا کاٹ لینا

اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا ۝ وَّاَكِیْدُ كَیْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ۝

مذکورہ آیات ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روزانہ اس شخص کو کھلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہڑک نہ ہوگی۔ انہی آیات کو چار کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت ۲۵،۲۵ بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں۔ انشاء اللہ آسیب یا سانپ اس گھر میں نہ رہے گا۔

دعا بخار

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ. خدا کے نام کے ساتھ جو بڑا ہے پناہ چاہتا ہوں میں اللہ بزرگ کی ہر رگ اچھلنے والی کی بدی سے اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔

دعا وقت عیادت مریض

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ. کچھ ڈر نہیں کفارہ گناہ ہے۔ انشاء اللہ کچھ ڈر نہیں کفارہ گناہ ہے۔ یا اللہ شفا دیجئے یا اللہ اچھا کر دیجئے اسے۔

وقت موت

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) پڑھے (صلی اللہ علیہ وسلم)

جب ماتم پرسی کرے

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰی وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.

اللہ ہی کا ہے جو کچھ لے لیا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ دیا اور سب کچھ اس کے پاس ایک مدت مقررہ کے ساتھ ہے۔ لہٰذا صبر اختیار کرو اور امید ثواب رکھو۔

محمد شبیر قادری

جب میت قبر میں اُتارے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ. خدائے تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق۔

جب میت قبرستان میں جائے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ. سلام پہنچے تم کو اے اہل قبور بخشے تم کو اور ہم کو اور تم آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے قدم پر ہیں۔

اعتدالی ریاضت

ڈاکٹر عالم گیر فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ کو روزانہ پانچوں وقت باقاعدگی سے ادا کرنا، ایک ایسی یکسانہ اور معتدل جسمانی ریاضت ہے جس سے خون میں گاڑھا پن پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا قلب پر دورے کے امکانات بہت کم رہ جاتے ہیں۔ (جادو کی حقیقت)

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر: ۲۲

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

اخلاق حمیدہ

سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ کی گواہی رب کعبہ نے ان الفاظ میں دی۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ. (القلم: آیت ۴)

(اور بے شک آپ اعلیٰ اخلاق پر فائز ہیں)

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (سورۃ الاحزاب: آیت ۲۱) تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسوۂ حسنہ ہے۔

ان آیات مبارکہ کے پیش نظر سالک کو اخلاق رذیلہ سے چھٹکارا پانے اور اخلاق حمیدہ سے متصف ہونے کے بغیر چارہ نہیں۔ یہی پیغام حدیث پاک میں اس طرح دیا گیا۔ "تخلقوا باخلاق اللہ تعالیٰ" (اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مزین کرو) اسلام میں اخلاق حمیدہ کو ایمان لانے کے بعد تمام اعمال پر فضیلت دی گئی ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ "اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا" (ایمان والوں میں سب سے کامل وہ ہے جو اخلاق میں اعلیٰ ہے) اس بارے میں حیران کن بات تو یہ ہے کہ مکارم اخلاق کی تعلیم کو بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بتایا گیا۔ ارشاد گرامی ہے۔ "بعثت لاتمم مکارم الاخلاق" (میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں)

ایک روایت میں ہے۔ "الدین النصیحة" (دین سراسر خیر خواہی ہے) لہٰذا مومن کسی کا بدخواہ نہیں ہوسکتا۔ سالک کو چاہئے کہ جہاں تک ہوسکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے دین کا ہو یا دنیا کا۔ ایمان لانے کے بعد افضل ترین نیکی مخلوق کو آرام پہنچانا ہے۔ بداخلاق آدمی سے نہ تو خالق خوش ہوتا ہے نہ ہی مخلوق۔ ایک روایت میں ہے کہ جس کے دل میں مومن کا غم نہیں وہ میری امت میں سے نہیں۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا۔ "یا اللہ! تیری مخلوق میں سب سے بہترین کون ہے؟" فرمایا۔ "کسی دوسرے کو کانٹا چبھے تو یہ غمگین ہو۔" پس بارگاہ ربوبیت میں عمدہ سیرت ہی سب سے بڑی سفارش ہے۔

مکارم اخلاق

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مکارم اخلاق دس ہیں۔

(۱) سچ بولنا (۲) سچ کا معاملہ کرنا (۳) سائل کو عطا کرنا (۴) احسان کا بدلہ دینا (۵) صلہ رحمی کرنا (۶) امانت کی حفاظت کرنا (۷) پڑوسی کا حق ادا کرنا (۸) ساتھی کا حق ادا کرنا (۹) مہمان کا حق ادا کرنا (۱۰) ان سب کی جڑ اور اصل اصول حیا ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے۔ "روشن دل وہ ہے جس میں خلق نہ ہو اور سیاہ دل وہ ہے جس میں خلق نہ ہو۔" مشائخ کرام نے درج ذیل دس باتوں کو خوش خلقی کی علامت قرار دیا ہے۔

(۱) لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنا (۲) لوگوں کی غم خواری کرنا (۳) حاجت مندوں کے کام آنا (۴) لوگوں کے اچھے کام کی مخالفت نہ کرنا (۵) عیب جوئی وعیب گوئی سے بچنا (۶) اپنے عیوب پر نظر رکھنا (۷) کوئی مذمت کرے تو نیک تاویل نکالنا (۸) گنہگار کی معذرت قبول کرنا (۹) میانہ روی اختیار کرنا (۱۰) لایعنی سے پرہیز کرنا۔

سالک کو چاہئے کہ حتی الوسع کسی کی دل آزاری نہ کرے۔ بیماریوں میں سب سے بری دل کی بیماری ہے اور دل کی بیماریوں میں سب سے بری دل آزاری ہے۔

مسجد ڈھادے مندر ڈھادے، ڈھادے جو کچھ ڈھیندا
پر کسے دا دل نہ ڈھاویں رب دلاں وچ رہندا

اخلاق الصالحین

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ "جس نے کوئی رات اور دن مومن کو تکلیف دئے بغیر گزارا اس نے وہ رات نبی علیہ السلام کے ساتھ بسر کی۔" سالک کو چاہئے کہ برائی کے جواب میں حتی المقدور اچھائی کا معاملہ کرے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔ "اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ" (حم السجدہ آیت ۳۴) (آپ نیک برتاؤ سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے)

قانون فطرت بھی یہی ہے کہ صندل کا درخت اس کلہاڑے کے منہ کو بھی خوشبودار بنادیتا ہے جو اسے کاٹتا ہے، پھول کی پتیاں ان ہاتھوں کو بھی خوشبودار بنادیتی ہیں جو ہاتھ انہیں مسل دیتے ہیں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ "اے دوست! اگر کوئی تیرے راستے میں کانٹے بچھائے تو تو اس کے راستے میں کانٹے نہ بچھا ورنہ ساری دنیا میں کانٹے ہی کانٹے ہو جائیں گے۔"

حسن خلق کے فضائل

حضرت خواجہ محمد معصومؒ اپنے مکتوبات میں حسن خلق کے متعلق فرماتے ہیں۔

اے شفقت کے آثار والے! دنیوی زندگی نہایت قلیل ہے اور ابدی و دائمی معاملات اس کے ساتھ وابستہ ہیں، سعادت مند وہ شخص ہے جو اس تھوڑی فرصت کو غنیمت جان کر اس میں آخرت کے کام بنائے اور طویل سفر کا توشہ تیار کرے اور چونکہ حق تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کی ایک جماعت کی ضروریات کا مرجع بنایا ہے۔ (اس لئے) اللہ تعالیٰ جل سلطانہ کا شکر بجالا کر مخلوق خدا کی حاجت روائی میں اچھی طرح کمر ہمت باندھیں اور اپنے مالک (اللہ تعالیٰ) کے بندوں اور بندیوں کی خدمت گاری کو دنیا و آخرت کے درجات حاصل کرنے کا وسیلہ تصور فرمائیں اور مخلوق کے ساتھ نیک سلوک اور احسان کرنے اور ان کے ساتھ کشادہ روی و خوش خلقی سے پیش آنے اور ان کے معاملات میں نرمی و سہولت اختیار کرنے کو مولائے حقیقی جل سلطانہ کی رضامندی کا دریچہ (کھڑکی) جانیں اور نجات کا سبب اور ترقی درجات کا ذریعہ سمجھیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے، ان کو خوش کرنے، حسن خلق، نرمی کرنے، مہلت دینے اور بردباری کی فضیلت کے بارے میں چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں اچھی طرح غور فرمائیں اور اگر کسی حدیث کے معنی (سمجھنے) میں کوئی پوشیدگی رہ جائے تو کسی دین دار طالب علم سے اس کا حل طلب کریں۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا (دینی) بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور اس کو کسی دشمن یا ہلاکت کے سپرد نہیں کرتا اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں رہتا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان کا کوئی غم دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے غموں میں سے کوئی غم دور کردے گا اور جس شخص نے کسی کے (بدن یا عیب) کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم کی روایت ہے کہ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی مدد میں رہے گا اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق ہے جن کو لوگوں کی حاجات (پوری کرنے) کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ لوگ اپنی حاجات میں ان کی طرف رجوع کرتے ہیں، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مامون ہیں۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کی کچھ قومیں (لوگ) ہیں جن کو اس نے بندوں کے فائدوں کے لئے نعمتوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور جب تک وہ ان نعمتوں کو (اللہ کے بندوں پر) خرچ کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کو نعمتوں میں برقرار رکھے گا، لیکن جب وہ ان نعمتوں کو (خرچ کرنے سے) روک لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو ان لوگوں سے چھین لے گا اور دوسروں کی طرف منتقل کردے گا۔ اس کو ابن ابی الدنیاؒ و طبرانیؒ نے روایت کیا ہے نیز حدیث شریف میں ہے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے چلا (یعنی کوشش کی) تو یہ عمل اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندق کا فاصلہ کردے گا۔ ہر خندق دوسری خندق سے اتنے فاصلے پر ہوگی

جتنا کہ زمین کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک (مشرق سے مغرب تک) فاصلہ ہے۔ اس کو طبرانی اور حاکم نے روایت کیا اور کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہیں اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت (پوری کرنے) میں کوشش کی یہاں تک کہ اس کو اس کے لئے پورا کردیا اللہ عزوجل اس کے پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کرے گا جو اس پر اگر وہ صبح کا وقت ہوگا تو شام تک اور شام کا وقت ہوگا تو صبح تک رحمت طلب کرتے اور اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے اور وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کا ایک گناہ مٹادے گا اور اس کے ساتھ ایک درجہ بلند کردے گا۔ اس کو ابن حبان وغیرہ نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت (پوری کرنے) میں کوشش کی، اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھے گا اور اس کے ستر گناہ مٹادے گا، یہاں تک کہ جہاں سے وہ چلا تھا وہاں واپس آجائے پس اگر اس بھائی کی حاجت اس کے ہاتھ پر پوری ہوگئی تو وہ (کوشش کرنے والا شخص) اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا کہ اس دن پاک تھا جب اس کی ماں نے اس کو جنا تھا اور اگر اس (کوشش) کے دوران ہلاک ہوگیا تو وہ جنت میں بغیر حساب داخل ہو جائے گا۔ اس کو ابن ابی الدنیاؒ نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے کسی نیک مقصد کو حاصل کرنے اور کسی تنگی کو آسان کرنے کے بارے میں کسی صاحب اقتدار کی طرف پہنچا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز پل صراط سے گزرنے کے وقت اس کی مدد فرمائے گا جب کہ لوگوں کے قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ سب سے افضل عمل کسی مومن کو خوش کرنا ہے، یعنی تو اس کی ستر پوشی کرے یا اس کی بھوک کو دور کرے یا اس کی حاجت پوری اس کو طبرانی اور ابوالشیخ نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرائض (کی ادائیگی) کے بعد سب سے پسندیدہ عمل کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی آدمی کسی مومن کو خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو کہ اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور اس کی توحید بیان کرتا ہے (یعنی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے) پس جب بندہ اپنی قبر میں منتقل ہو جاتا ہے تو وہ خوشی اس کے پاس آتی ہے اور کہتی ہے کہ کیا تو مجھ کو نہیں پہچانتا تو وہ اس کو کہتا ہے کہ تو کون ہے، پس وہ کہتی ہے کہ میں وہ خوشی ہوں کہ تو نے مجھے فلاں شخص پر داخل کیا تھا آج میں تیری وحشت کو انس میں تبدیل کروں گی اور تجھ کو حجت (دلیل) کی تلقین کروں گی اور تجھ کو قول ثابت (کلمہ شہادت) پر ثابت رکھوں گی اور یوم قیامت کی حاضری کے مقامات میں تیرے ساتھ حاضر رہوں گی اور تیرے لئے تیرے رب کی سے طرف شفاعت کروں گی اور تجھ کو جنت میں تیری منزل دکھاؤں گی۔ اس کو ابن ابی الدنیاؒ نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا گیا جس کے ذریعہ اکثر لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو آپؐ نے فرمایا (وہ چیز) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا (تقویٰ) اور اچھے اخلاق ہیں اور آپؐ سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی وجہ سے اکثر لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے تو آپؐ نے فرمایا وہ منہ اور شرمگاہ ہے۔ اس کو ترمذی، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہو، اس کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ بے شک بندہ ضرور اپنے حسن خلق کی وجہ سے آخرت کے بہت بڑے درجے اور بہت بلند منزل پر پہنچے گا اور بے شک یہ (اس کی) عبادت (کے ثواب) کو کئی گنا کردے گا اور بیشک وہ ضرور اپنی بداخلاقی کی وجہ سے جہنم میں سب سے نیچے کے درجے میں پہنچے گا۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ کیا تم کو ایسی عبادت کی خبر نہ دوں جو کہ آسان ہو اور بدن پر ہلکی ہو، (وہ) خاموشی اور حسن خلق ہے۔ اس کو ابن ابی الدنیاؒ نے روایت کیا اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی جانب سے آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق پھر وہ شخص آپ کی دائیں جانب سے آیا اور عرض کیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق اور پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب سے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کونسا عمل افضل ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرف مڑے اور فرمایا تجھ کو کیا ہوگیا ہے کہ تو سمجھ نہیں رہا۔ (وہ عمل) حسن خلق (ہے اور وہ) یہ ہے کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو غصہ نہ کیا کر اس کو محمد بن نصر المروزی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ میں اس شخص کے لئے جنت میں احاطہ میں گھر دلانے کا ضامن ہوں جو جھگڑا کرنا ترک کردے اگرچہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور اس شخص کے لئے جنت کے وسط میں گھر دلانے کا ضامن ہوں، جو جھوٹ بولنا ترک کردے اگرچہ جھوٹ بولنا مزاح کے طور پر ہی ہو، اور اس شخص کے لئے جنت کے اعلیٰ درجے میں گھر دلانے کا ضامن ہوں جو اپنے اخلاق کو اچھا بنائے اس کو ابوداؤد ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث قدسی میں آیا ہے بے شک یہ وہ دین ہے جس کو میں نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور سخاوت و حسن خلق کے سوا اور کوئی چیز اس کے لے سزاوار نہیں، پس جب تک تم اس (دین) پر قائم رہو۔ ان دونوں اوصاف سے اس (دین) کا اکرام کرو، اس کو طبرانی اور بزاز نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے حسن خلق گناہوں کو اس طرح پگھلا (مٹا) دیتا ہے جس طرح کہ پانی برف کو پگھلاتا ہے اور بداخلاقی عمل کو اس طرح فاسد کردیتی ہے جس طرح کہ سرکہ شہد کو فاسد کردیتا ہے۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور تمام کاموں میں نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے والے سے راضی ہوتا ہے اور نرمی پر ایسی مدد کرتا ہے جو وہ سختی پر نہیں کرتا۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ کیا میں تم کو اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جو دوزخ کی آگ پر حرام کردیا جاتا ہے یا (یا یوں فرمایا) جس پر دوزخ کی آگ حرام کردی جاتی ہے (سنو) یہ ہر اس شخص پر حرام کردی جاتی ہے جو آسانی، نرمی اور سہولت والا ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ ڈھیل دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ عذر قبول کرنے والا کوئی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلم (بردباری) سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کو ابویعلی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ بے شک بندہ حلم (بردباری) کے ذریعہ صائم و قائم (دن کو روزہ رکھنے اور رات کو نماز پڑھنے والے) کا درجہ پالیتا ہے۔ اس کو ابن حبان نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو غصہ آیا پھر اس نے اس کو ضبط کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے ضرور محبت کرے گا۔ اس کو اصفہانی نے روایت کیا اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ کیا تم کو اس چیز کی خبر نہ دوں جس کے باعث اللہ تعالیٰ (جنت) میں مکان کو اونچا کرتا ہے اور جس کی وجہ سے درجات کو بلند کرتا ہے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ضرور ارشاد فرمایئے) آپ نے فرمایا (وہ یہ ہے کہ) جو شخص تجھ سے جہالت (کا برتاؤ) کرے تو اس سے بردباری کر اور جو شخص تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کردے اور جو شخص تجھ کو محروم کرے تو اس کو عطا کرے اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے تو اس سے میل جول کرے۔ اس کو طبرانی و بزار نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ کسی کو پچھاڑ دینے سے طاقت ور نہیں ہوتا، درحقیقت طاقت ور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ بے شک یہ بھی ایک قسم کا صدقہ (نیکی) ہے کہ تو کشادہ روئی کے ساتھ لوگوں کو سلام کرے۔ اس کو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے سامنے تیرا تبسم کرنا، تیرے لئے صدقہ (نیکی) ہے اور تیرا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے اور راستہ بھٹکنے کی زمین (جگہ) میں تیرا کسی کو راستہ بتانا تیرے لیے صدقہ ہے اور تیرا راستہ سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی دور کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور نیز حدیث شریف میں ہے کہ بے شک جنت میں ایک ایسا بالاخانہ ہوگا جس کے باہر کا حصہ اس کے اندر سے اور اندر کا حصہ اس کے باہر سے (شفاف ہونے کی وجہ سے) نظر آئے گا تو ابومالک اشعریؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ (بالاخانہ) کس کے لئے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے ہوگا جس نے اچھا کلام کیا اور (لوگوں کو) کھانا کھلایا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہیں وہ نماز کے لئے کھڑا ہوا۔ اس کو طبرانی و حاکم نے روایت کیا ہے۔ ☆☆

طب وصحت

مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

حیض کی قلت

(AMENORRHEA)

حیض کا نہ ہونا، حیض کی قلت کہلاتا ہے۔ حیض نہ ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔ مقامی تولیدی اعضاء کی بیماریاں، بچے دانی کا نہ ہونا، تولیدی اور دوسرے اندرونی اعضاء کا ارتقاء نہ ہونا، جسم کے مختلف ہارمونز کا توازن میں نہ بیٹھنا وغیرہ۔ بچہ ہونے کے بعد کچھ مہینوں تک بھی ماہواری تقریباً بند رہتی ہے۔ خون کی کمی، ذہنی صدمہ، ذہنی خیالات کا بوجھ، ماہواری سے پہلے اور بعد میں ٹھنڈ لگ جانا، پانی سے بھیگنا وغیرہ وجوہات سے حیض کی قلت ہوتی ہے۔ حیض کی قلت کی قدرتی وجوہات ہیں۔ مینوپاز، بچوں کو دودھ پلانا وغیرہ۔ علاج کرتے وقت سب سے پہلے وجوہات کو دور کریں۔

غذا سے علاج

مولی: مولی کے بیج، گاجر کے بیج اور دانہ میتھی برابر مقدار میں پیس چھان کر دو چمچ گرم پانی سے پھانک لیں، بند ماہواری کھل کر آئے گی۔

تل: سیاہ تل اور گڑ ہر ایک دس گرام ملا کر دو کپ پانی میں اُبال کر چھان لیں، ٹھنڈا ہونے پر روزانہ پئیں، کچھ دن پیتے رہنے سے بند ہوئی ماہواری شروع ہوجائے گی۔

نمک: ٹھنڈی ہوا یا پانی میں کام کرنے سے ماہواری نہ آرہی ہو تو دو گرام نمک پانی گرم پانی سے پھانک لیں۔ ایسا تین بار کرنے سے ماہواری آنے لگے گی۔

تلسی: ماہواری رکنے پر تلسی کے بیج ایک چمچ، ایک گلاس پانی میں اُبال کر آدھا پانی رہنے پر پینے سے ماہواری آنے لگے گی۔

اجوائن: رکی ہوئی ماہواری کھل کر لانے کے لئے ۶ گرام اجوائن کا چورن دو بار گرم دودھ سے دیں۔

نیم: ۵۰ نیم کی کونپلوں کو ایک گلاس پانی میں اُبالیں۔ آدھا پانی رہنے پر چھان کر پلانے سے ماہواری شروع ہوجائے گی۔

چہرے کی خوبصورتی کے غذائی طریقے

ٹماٹر: چہرے پر سرخ ٹماٹروں کا رس لگائیں۔ سرخ ٹماٹر کاٹ کر چہرے پر رگڑیں، خشک ہونے کے بعد چہرہ دھوئیں۔ اس سے چہرے کی جھریاں مٹ جاتی ہیں، جلد پر چمک آجاتی ہے۔

آلو: آنکھوں کے سیاہ حلقوں پر کچے آلو کا رس لگائیں یا کچا آلو کاٹ کر آنکھوں کے حلقوں پر رگڑیں، اس سے آنکھوں پر چھایا سیاہ پن دور ہوجاتا ہے۔

نارنگی: نارنگی کا رس چہرے پر ملنے سے چہرے کی خوبصورتی بڑھتی ہے۔

کھیرا: کھیرے کا رس چہرے پر ملنے سے چہرہ خوبصورت بنا رہتا ہے۔

چنا: بیسن میں نمک ملا کر چہرے پر ملیں، چہرہ خوبصورت رہے گا۔

لیموں: لیموں نچوڑنے کے بعد چھلکوں کو کہنیوں پر جہاں سیاہ پن ہو وہاں رگڑیں، سیاہ پن دور ہوجائے گا۔

دودھ: دودھ کی ملائی یا دودھ چہرے اور جہاں بھی سیاہ پن ہو وہاں رگڑیں۔ خوبصورت میں نکھار آئے گا۔

بھاپ: پانی گرم کرتے وقت دودھ گرم کرتے وقت جب بھاپ اٹھ رہی ہو تو چہرے پر بھاپ سے گرم سینک کریں، اس سے چہرہ صاف رہتا ہے۔

رنگ گورا کرنے کے طریقے

صبح کچے دودھ سے چہرہ ملیں اور اسے تھوڑا خشک ہوجانے پر رنگ

لگاکر اس سے اپنی جلد رگڑیں، اس سے چہرے پر جمی میل دور ہوگی۔ اس کے بعد لیموں اور شہد ملاکر ہتھیلی میں لے کر پورے چہرے پر لگائیں اور خشک ہوجانے پر نیم گرم پانی سے دھولیں۔ اس کو لگانے سے چہرے کی جلد کا رنگ نکھرتا ہے۔

چرونجی: آدھا چرونجی کو دو چمچ دودھ میں ملاکر پیسٹ بنا کر لگائیں، پندرہ منٹ بعد دھولیں۔ اسے باقاعدہ طور سے ڈیڑھ مہینہ لگاتے رہنے سے رنگ نکھر آتا ہے اور چہرے کی رونق میں اضافہ ہوتا ہے۔

بیسن، ہلدی، لیموں، دہی، گلاب کا پانی۔ ان سب کو ملاکر اسے ہفتہ میں ایک بار لگائیں، اس لیپ کا استعمال فیس پیک کی طرح بھی کر سکتے ہیں اور اس لیپ کو پورے جسم پر لگاکر غسل بھی کر سکتے ہیں۔ اس سے جلد میں نکھار آتا ہے، نیز چہرے اور جسم کا رنگ صاف ہوتا ہے، یہ لیپ چکنی جلد کے لئے خاص طور سے مفید ہے۔

لیموں کا رس: سیاہ پاؤں اور بازوؤں پر لیموں کا رس، ملائی میں ملاکر ملنے سے سانولی جلد گوری ہونے لگتی ہے۔ اس نسخے کا استعمال باقاعدہ طور سے کیا جانا چاہئے۔

جو: ایک مٹھی چھانے ہوئے جو کے آٹے کو ایک باریک رومال میں باندھ کر اس پوٹلی کو کچے دودھ میں بھگوکر ہفتے میں کم سے کم تین بار نہاتے وقت بدن پر رگڑیں۔ ایسا باقاعدہ کرتے رہنے سے آہستہ آہستہ جلد کا سانولا پن دور ہوجائے گا۔ روزانہ نہاتے وقت استعمال کرنے کے لئے یہ آسان طریقہ ہے۔

ٹماٹر: ایک کچا ٹماٹر کچل کر اس میں ایک بڑا چمچ چھاچھ ملائیں اور چہرے یا ہاتھ پاؤں پر جہاں کی جلد سانولی ہوگئی ہو وہاں لگائیں اور آدھے گھنٹے کے بعد دھوڈالیں۔ اسے روزانہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مٹی: چار چمچ ملتانی مٹی، دو چمچ شہد، دو چمچ دہی، ایک چمچ لیموں کا رس ان سب کو ایک ساتھ ملاکر جلد پر لگائیں اور آدھا گھنٹہ لگا رہنے کے بعد نیم گرم پانی سے دھوکر اتار دیں، پھر ایک برف کا ٹکڑا لے کر اسے چہرے پر رگڑیں، اس سے جلد کا رنگ صاف ہوتا ہے۔

کھیرے کا رس: چہرے کا سانولا پن دور کرنے میں بہت مفید ہے۔ اس کے رس کو نکال کر صرف اس کا ہی استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس میں شہد اور کوئی دوسری گورے پن کی چیز بھی ملاکر چہرے پر لگایا جاسکتا ہے۔

آلو: آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقوں کو دور کرنے کے لئے آلو کو دو پھانکوں میں کاٹ کر انہیں آنکھوں پر رکھ کر آنکھیں بند کرکے پندرہ منٹ لیٹ جائیں۔ اس کا استعمال میک اپ کرنے سے پہلے کریں تو آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے میک اپ میں نہیں ابھریں گے۔

ان سب کے علاوہ ہمیں اپنی جلد کو سورج کی روشنی سے بچانا چاہئے۔ سورج کی روشنی سے جلد تیزی سے سیاہ پڑتی جاتی ہے۔

گاجر، پالک، ھری سبزیاں: اس کے علاوہ گاجر، ٹماٹر، پالک، دھنیا، کھیرا، ہری سبزیاں کھانے میں زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور سب سے اہم بات ہے "اپنے دل کو خوش رکھنا۔"

چہرے کے داغ، دھبوں اور جھائیوں کو دور کرنے کے نسخے

لیموں: جلد پر جہاں کہیں چھتے ہوں، ان پر لیموں کا ٹکڑا رگڑیں، لیموں پر پھٹکری چھڑک کر رگڑیں، اس سے چھتے (Freckles) ہلکے پڑجائیں گے اور جلد میں نکھار آئے گا۔

محمد شبیر قادری

لیموں کے رس میں سمندری جھاگ پیس کر ملائیں، رات کو چہرے کے دھبوں پر اسے لگائیں، کچھ دنوں میں دھبے صاف ہوجائیں گے۔

آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقوں پر لیموں کا رس دودھ کی ملائی میں ملاکر لگائیں۔

ماسک لگانے کے بیس منٹ بعد اسے دور کریں، اس کے بعد دو گھنٹے تک میک اپ نہ کریں۔ ماسک ہفتے میں دو بار کریں۔ اس سے خون کا دور بڑھتا ہے اور جلد تندرست نیز چمک دار بنتی ہے۔

صفائی والا ماسک: ایک بڑا چمچ ملتانی مٹی، تین بڑے چمچ دہی، ایک چائے کا چمچ شہد ملاکر یہ پیپ بنائیں اور چہرے پر لگائیں، یہ جلد کی گہری صفائی کرتا ہے، یہ بند مسام کھولتا ہے، مردہ مسام اور جلد کی گندگی کو دور کرکے اسے صاف ستھرا بناتا ہے۔

چکنی جلد کے لئے ماسک: ایک بڑا چمچ ملتانی مٹی، تین بڑے چمچ سنگترے کا رس ملاکر چہرے پر لگائیں، یہ جلد ماسک کے داغ دھبوں کو دور کرنے کے لئے بہترین ہے۔ اس سے جلد کی زائد چکنائی دور ہوتی ہے۔

مالش

دو یا تین چائے کے چمچ نمک، ڈیڑھ چمچ ناریل کا تیل اور آدھا چائے کا چمچ لیموں کا رس لے کر تینوں چیزوں کو اچھی طرح ملالیں اور روزانہ نہانے سے پہلے اس سے جسم کی مالش کریں، اس سے آپ کی جلد مضبوط ہوگی اور چکنی بھی ہوگی۔

روئیں: چہرے اور جسم پر روئیں زیادہ ہوں تو یہ خوبصورتی کو کم کرتے ہیں۔ روئیں کو دور کرنے کے لئے ایک بڑا چمچ بیسن کا لے کر اس میں ایک چھوٹا چمچ ہلدی اور تھوڑا سا تیل ملاکر ابٹن بنائیں اور کافی عرصے تک جہاں روئیں ہوں ملیں۔

کنڈیشنگ اور نریشنگ ماسک: ایک بڑے چمچ میں دودھ کی ملائی میں کچھ بوندیں لیموں کے رس کی ملاکر چہرے پر لگائیں، اس سے جلد چکنی اور ملائم ہوجائے گی۔

نئے نکھار والا ماسک: دو چمچ گاجر کے رس میں تھوڑا سا کسا ہوا گاجر کا گودا اور ایک بڑا چمچ چنے کا آٹا ملاکر چہرے پر لگائیں، بڑی عمر کی عورتوں کی جلد کے لئے یہ ماسک نیا نکھار لاتا ہے، اس سے جلد کی بھدی پپڑیاں اور شکنیں دور ہوجائیں گی اور مردہ مسام صاف ہوکر جلد نکھر جائے گی۔

جلد ملائم کرنے کے ماسک

کھیرا: کھیرے کا رس ایک کپ، گرم پانی ایک کپ، بورک ایسڈ پاؤڈر چوتھائی چھوٹا چمچ، گلیسرین چوتھائی کپ، بینزوئن ٹنکچر ایک چھوٹا چمچ، ان سب کو ملاکر جلد پر ملیں، لگائیں اسفنج کریں، اس سے جلد ملائم ہوجائے گی۔

جو: آدھا کپ جو کا آٹا ایک چمچ ملائی میں آدھا لیموں نچوڑیں۔ اس میں ذرا سا پانی ڈال کر گوندھ لیں، اسے چہرے پر گردن پر مل کر پندرہ منٹ بعد دھوئیں۔ یہ روزانہ کریں، چہرے کا حسن نکھر آئے گا، چہرہ بہت خوبصورت لگے۔

ککڑی: ککڑی کا رس، جلد کا رنگ صاف کرتا ہے، چہرے کے داغ، تانبے کے رنگ کے دھبوں کو مٹاتا ہے، مہاسے ہوں تو روزانہ ککڑی کا رس پئیں، چہرے پر ککڑی کو رگڑ کر پانی سے دھوئیں، اس سے چہرے کی جلد کی چکنائی صاف ہوگی۔

چہرے کے داغ دھبے: روزانہ ککڑی کا رس ایک کپ پئیں اور چہرے پر لگاکر خشک ہونے کے بعد دھوڈالیں، کچھ دن تک یہ کرنے سے چیچک کے داغوں کو چھوڑ کر باقی دوسرے داغ دھبے، جھائیوں اور مہاسوں کے نشان مٹ جاتے ہیں اور چہرے کا رنگ نکھر جاتا ہے۔

چہرے کی رونق بڑھانے کے لئے ایک بڑا چمچ ککڑی کے رس میں لیموں کے رس کی پانچ بوندیں ڈال دیں اور چٹکی بھر پسی ہوئی ہلدی ڈال کر ملالیں۔ اس لیپ کو چہرے اور گردن پر اچھی طرح لگاکر مسلیں، آدھے گھنٹے بعد دھوکر تولئے سے رگڑ کر پونچھ لیں، یہ چہرے کی رونق بڑھانے والا نسخہ ہے۔

خوبصورتی کے لئے ابٹن

آدھا کٹوری بیسن، دو چمچ گلیسرین، ایک چمچ چندن کا باریک پسا ہوا برادہ، ایک چمچ پسی ہلدی، ایک چمچ گلاب کا پانی، آدھا چمچ دودھ اور لیموں کے رس کی ۶ بوندیں، ان سب کو ملالیں، اگر گاڑھا کرنا پڑے تو بیسن کی مقدار بڑھادیں اور اگر پتلا کرنا ہو تو گلیسرین کی مقدار بڑھائیں۔ سردیوں میں تیل ملائیں، گلیسرین نہ ملائیں، خوشبو کے لئے سردیوں میں کیوڑہ یا حنا کے عطر کی ایک بوند ڈالیں، گرمیوں میں برساتوں میں گلاس یا خس کے عطر کی بوند ڈالیں۔ اس ابٹن کو سارے جسم پر ملیں، اس سے حسن بڑھتا ہے۔

خاص لیپ: ٹماٹر کا رس، مولی کا رس، ککڑی کا رس اور گلاب کا پانی، چاروں آدھا آدھا چمچ لے کر ملالیں، اس سے میں ۶ بوندیں لیموں کا رس ڈالیں۔ اس میں ایک چھوٹا چمچ مکھن اور ایک چمچ پسی ہوئی ہلدی ملالیں اور لیپ جیسا بناکر چہرے پر شام کو لگاکر مسلیں۔ آدھا گھنٹہ خشک ہونے دیں، اس کے بعد گرم پانی سے دھوکر موٹے کپڑے سے نیچے سے اوپر کی طرف رگڑتے ہوئے پونچھ لیں۔ اب ہتھیلی پر ذرا سی گلیسرین اور گلاب کا پانی لے کر چہرے پر مسل دیں اس سے چہرے کی جلد چکنی، ملائم اور صاف ہوجائے گی۔

آنولہ: روزانہ صبح شام چہرے پر کسی بھی تیل کی مالش کریں،

رات کو ایک شیشے کا گلاس پانی سے بھر کر اس میں دو چمچ پسا ہوا آنولہ بھگو دیں اور صبح پانی چھان کر چہرہ روزانہ اس پانی سے دھولیں، اس سے چہرے کی جھریاں دور ہو جائیں گی۔

ناریل: چہرے پر ناریل کا پانی روزانہ دو بار لگاتے رہنے سے چہرے کے داغ دھبے، مہاسے وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔

بادام: ۵ بادام کی گریاں رات کو بھگو دیں، صبح چھلکا اُتار کر بہت باریک پیس کر شیشی بھر لیں، اس میں ۶۰ گرام گلاب کا پانی، ۵ بوندیں چندن کا عطر ملا کر رکھ لیں، جہاں کہیں چہرے پر دھبے ہوں روزانہ تین بار ملائیں، جہاں گہرے دھبے ہوں وہاں زیادہ لگا رہنے دیں۔

ھلدی: چوتھائی چمچ ہلدی، چوتھائی چمچ سیاہ تل، دونوں کو گرم دودھ میں پیس کر چہرے پر لیپ کریں اس سے جھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔

نیم: نیم کے سبز پتوں کو پیس کر رات کو سوتے وقت چہرے پر لیپ کریں، صبح ٹھنڈے پانی سے چہرہ دھوئیں، ایسا لگاتار پچاس دن کریں، چہرے کے داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔

چاول: سفید چاولوں کو پانی میں بھگو کر اس پانی سے چہرے کو دھونے سے چہرے کی جھائیاں مٹ کر رنگ صاف ہو جاتا ہے۔

دودھ: چہرے پر جھائیاں، کیل، مہاسے، داغ، دھبے دور کرنے کے لئے سونے سے پہلے گرم دودھ سے چہرہ دھوئیں، پھر ملیں۔ آدھے گھنٹے بعد صاف پانی سے چہرہ دھوئیں، اس سے چہرے کی خوبصورتی میں اضافہ ہوگا۔

چہرے کے دھبوں پر کچا دودھ ملنے سے دھبے مٹ جاتے ہیں۔

سوتے وقت چہرے پر دودھ کی ملائی لگانے سے بھی کیل، مہاسے، جھریاں مٹ جاتی ہیں۔

ارنڈ کا تیل: ارنڈ کا تیل میں چنے کا آٹا ملا کر چہرے پر رگڑنے سے جھائیاں وغیرہ مٹ کر چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنبلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: 8937937990 - 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

تصوف کی معنویت دورِ حاضر کے تناظر میں

ڈاکٹر راہی فدائی

اردو کے عظیم شاعر مرزا غالب (متوفی ۱۲۸۵ھ) کا شعر ہے۔

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ تو بادہ خوار ہوتا

اس شعر کے مفہوم میں یہ نکتہ بھی شامل ہے کہ بادہ نوشی و مے خواری کا عمل مسائل تصوف کے بیان سے تو روکتا نہیں مگر ولی اور صوفی کہلانے سے ضرور روکتا ہے۔ غالب چونکہ علامہ فضل حق خیر آبادی (متوفی ۱۲۷۸ھ) جیسے باکمال عالم و خدا رسیدہ بزرگ سے وابستہ اور ان کی صحبتوں سے فیض یافتہ تھے اسی لئے اس نے یہ حقیقت سمجھ رکھی تھی کہ تصوف صرف علم کا نام نہیں بلکہ وہ سراپا عمل ہے، عمل بھی ایسا کہ اس کا تعلق جسم ظاہری کی بہ نسبت قلب باطنی سے زیادہ مربوط ہے۔ یہ اس لئے کہ بدن کے افعال واشغال کی اصلاح دل کی صلابت وصلاحیت پہ منحصر ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے: ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کُلُّهٗ و اذا فسدت فسدالجسد کل الا وھی القلب (متفق علیہ)

یعنی بدنِ انسانی میں ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے، جس کی صحت تمام بدن کی صحت کا اور اس کی خرابی سارے بدن کی خرابی کا پیش خیمہ ہوگی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔ دل کی مختلف کیفیات جیسے موجۂ مسرت وغم جذبۂ ایثار وانتقام، احساس رعونت وخجالت، تصور فتح وشکست، خیال خیر وشر، طبع سکون واضطراب وغیرہ کی صلاح وفلاح تصوف کا موضوع ہے۔

علم تصوف جسم کی مانند ہے اور عمل اس کی روح ہے۔ جس طرح جسم کا وجود روح کے بغیر بے مقصد و بے کار ہے اسی طرح علم تصوف عمل کے بنا بے معنی و لایعنی ہے بلکہ بسا اوقات دین کے لئے ضرر رساں اور ایمان کے حق میں ہلاکت خیز ہو جائے گا۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت جلال الدین رومی نے اپنی مثنوی میں فرمایا:

علم را برتن زنی مارے بود ☆ علم را بر دل زنی یارے بود

یعنی علم و آگہی کو بدن کی حد تک رکھو گے تو وہ تمہارے حق میں زہریلا سانپ بن جائے گا اور تمہیں ڈس کر ہلاک کر دیگا۔ اگر علم و آگہی کو دل میں جگہ دو گے اور اس پر عمل پیرا ہو گے، تو وہ تمہارا دوست بن کے دارین میں تمہاری کامیابی و کامرانی کا وسیلہ بنے گا۔ غرض مسائل تصوف پر عمل آوری ایک سچے صوفی کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ جسم کی نشو ونما کے لئے روح کی موجودگی لازمی ہے۔

اس مقام پر یہ توضیح ذہن نشیں رہے کہ روح کی چار اہم خصوصیات ہیں جن کی بنا پر جسم میں روح کے وجود کا اثبات ہوتا ہے۔ اول یہ کہ روح متحرک ہوتی ہے ساکن و جامد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جسم حرکت کرتا ہے اور اس کے اعضاء و جوارح کام کرتے رہتے ہیں ورنہ جسم بے حس و حرکت پڑا رہ جائے گا۔ دوم روح خوشبودار ہوتی ہے جس کی تاثیر سے جسم سڑنے گلنے سے محفوظ رہتا ہے۔ بصورت دیگر روح کے بغیر چند ہی ساعتوں میں جسم سے بدبو پھوٹنے لگتی ہے اور سارا ماحول متعفن ہو اٹھتا ہے۔ سوم روح لطیف ہوتی ہے، کثیف نہیں۔ ہوتی اسی لئے جسم کے ساتھ روح کا سنجوگ اسے ہلکا پھلکا اور ہشاش بشاش بنائے رکھتا ہے۔ پھر جوں ہی دونوں کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اور روح خانہ تن سے نکل جاتی ہے تو وہ اس قدر بوجھل ہو جاتا ہے کہ اسے اٹھانے کے لئے چار چار افراد کی حاجت پیش آتی ہے۔ چہارم روح ایک نور ہے جس کی تجلی جسم کے قمقموں مثلاً آنکھ، دل، دماغ وغیرہ کو تابندگی بخشتی ہے۔ بالکل یہی معاملہ علم و تصوف اور عمل تصوف کا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا سطور میں بتایا گیا ہے کہ علم گویا جسم ہے اور عمل مثل روح ہے۔ عمل کے بغیر علم تصوف کا حامل انسان ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس تمثیل سے واضح ہو رہا ہے: کمثل الحمار یحمل اسفارا (جمعہ، ۵)

یعنی بے عمل انسان اس گدھے کی مماثل ہے، جس پر کتابیں لادی گئی ہوں اور وہ اس سے بے بہرہ اور بے ثمر ہے۔ عمل روح کی طرح فعال و متحرک ہے، جس کے سبب علم میں فعالیت، ترقی اور برکت حاصل ہوتی ہے۔ عمل روح کی مانند خوشبودار ہے، عمل ہی کی وجہ سے علم کی خوشبو دور دور تک پھیلتی ہے اور مشام جاں کو معطر کرتی رہتی ہے ورنہ علم بے فیض ہو کر "نسیاً منسیاً" ہو جاتا ہے و نیز عمل روح جیسا لطیف و سبک ہونے کی بنا پر ہی علم ہر قسم کے فتنہ و فساد کی کثافت سے صاف وشفاف

رہتا ہے اور اس کی لطافت عقل سلیم اور قلب نعیم کو متاثر کرتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو علم اپنا اثر ورسوخ کھودے گا اور ایک بارگراں بن جائے گا۔ علاوہ ازیں عمل روح کی طرح روشن وتابندہ ہے جس کی شعاعیں علم کے ہر تاریک گوشے کو اور علم کی ہر مجلی سطح کو منور ومستنیر کردیتی ہے۔

تصوف درحقیقت صفائی قلب کا نام ہے۔ اس شغل میں کمال وملکہ بڑی ریاضت ومحنت کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس کے نظم وترتیب میں اعتدال پیدا کرنے کے لئے کامل شیوخ اور ماہر اساتذہ کی رہنمائی درکار ہے۔ ایسی صورت میں من پسند وخود ساختہ طریقے پر گامزن ہونا گمراہی اور بے راہ روی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

چنانچہ تصوف کے صالح مقاصد کی حصول یابی کے لئے خانقاہوں کے نام سے تعلیمی ادارے اور تربیت گاہیں صدیوں سے جاری وساری ہیں جن کا طریقہ تعلیم اور ان کی اصطلاحیں دیگر معروف درسگاہوں سے مختلف ہوتی ہیں۔ اور ان کے رسم ورواج اصطلاح قلب کے مصالح کے تحت وضع شدہ ہوتے ہیں جو ظاہربین حضرات کے سینوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں حالانکہ تصوف کا کوئی بھی عمل نہ سنت مطہرہ سے ہٹا ہوا ہے اور نہ اس کا کوئی شغل شریعت مقدسہ کے خلاف محاذ آرائی کے جواز کا مدعی ہے۔ اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ: خلاف پیمبر کسے رہ گزر۔ کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے برخلاف کوئی بھی سالک اپنی الگ راہ نکالے گا اور اس پر چل پڑے گا تو وہ ہرگز رضائے الٰہی کی منزل ومقصود کو پانہ سکے گا۔

چونکہ تصوف کا تعلق ظاہری اعمال کے مقابلے میں باطنی اشغال سے زیادہ قریب ہے اس لئے اس کو علم باطن کہا گیا ہے۔ قبل ازیں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ تصوف قلب کے احوال وآثار کو شستہ وشائستہ بنانے کا علم ہے اور اس کی طرف دعوت دینے والے صوفیائے کرام اپنے مخاطبین کے ساتھ بڑی حکمت ومحبت اور انتہائی رواداری وہمدردی سے پیش آتے ہیں جس سے پند ونصیحت کارگر ثابت ہوتی ہے اور دل مسخر ہوجاتے ہیں۔ حقیقتاً یہی طریقہ اصلاح صوفیائے کرام کے یہاں صدیوں سے رائج ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کے حکم ادع الیٰ سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنه (نحل ۱۲۵)

یعنی اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف حکمت ودانائی اور خوش اسلوبی کے ساتھ دعوت دو، کی تعمیل بھی ہوجاتی ہے اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی بھی۔ تاریخ کی کتابوں میں صوفیائے صافیہ سے متعلق ایسے سیکڑوں واقعات محفوظ ہیں جن کے مطالعہ سے حیرت واستعجاب کے ساتھ درس عبرت بھی حاصل ہوتا ہے۔ ان میں سے یہاں ایک واقعہ نمونتاً پیش کیا جارہا ہے۔ دہلی کا حکمران: سلطان بہلول لودھی (۸۹۴ھ۔۸۵۵ھ) ایک دیندار وخدا ترس بادشاہ تھا۔ وہ علماء مشائخین کا بے حد قدرداں تھا، خصوصاً سہروردی سلسلہ کے معروف بزرگ حضرت شیخ سماء الدین ملتانیؒ سے غیر معمولی عقیدت ومحبت تھی اور شیخ بھی سلطان کی قدر کرتے تھے شیخ سماء الدین ملتانیؒ کے مرید وخلیفہ شیخ محمد جمالی تھے جنہوں نے "سیر العارفین" تصنیف کی تھی۔ ان کا بیان ہے۔

ایک روز وہ اپنے مرشد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سلطان بہلول لودھی کے پروانہ نویس کا بیٹا شیخ محمد، شراب کے نشہ میں ان کی مجلس میں آگیا۔ شیخ محمد جمالی نے اس کو ملامت کرنا چاہا، لیکن شیخ سماء الدین نے فوراً حافظ کا یہ شعر پڑھا:

ہمہ کس طالب یارند، چہ ہشیار چہ مست
ہمہ جا خانۂ عشق است چہ مسجد کنشت

یعنی ہر شخص محبوب کی محبت کا طالب ہے ذی ہوش ہو یا مدہوش ہر مقام خانۂ عشق ہے، خانۂ خدا ہو کہ بت خانہ اس شعر کے سنتے ہی بدمست شیخ محمد پر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی اور اسی وقت اس نے توبہ کی اور حلقہ بیعت میں داخل ہوکر زہد وتقویٰ کا ایک اچھا نمونہ بن گیا۔ ہندوستان کی بزم رفتہ کی سچی کہانیاں، حصہ اول: مرتبہ سید صباح الدین عبدالرحمٰن، ایم اے۔ مطبع اعظم گڑھ۔ ۱۹۶۸ء، ص:۱۷۳۔

تصوف کا منشا چونکہ اصلاح قلوب اور دلوں کی آئینہ گری ہے لہٰذا خود حضرات صوفیہ کے قلوب ہر طرح کی برائی سے پاک اور پوتر، آئینہ کی طرح شفاف ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان برگزیدہ بندوں کے دل میں دنیا کے مال ومتاع کی کوئی وقعت نہیں رہتی اور نہ وہ حصول دنیا کی تمنا میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اس ضمن ایک تاریخی واقعہ سپرد قرطاس کیا جارہا ہے تاکہ کچھ تو بزرگان دین کے حالات وعادات کا ادراک ہوجائے۔

حضرت سید شاہ عبد اللطیف قادری ذوقی ویلیؒ (۱۱۹۹ھ۔ ۱۱۵۱ھ) کا شمار برصغیر ہندوپاک کے نامور صاحب تصنیف صوفیا میں ہوتا ہے۔ آپ ایک جید عالم اور قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ آپ کے معتقدوں میں حاکم کرناٹک نواب محمد علی والا جاہ (متوفی ۱۲۱۰ھ) کا نام نمایاں ہے۔ نواب صاحب نے آپ کی خدمت اقدس میں یومیہ جاگیر

کا پروانہ نذر کیا تو آپ نے یہ کہتے ہوئے اسے نذر آتش کردیا کہ پروانہ کو شمع پر وارفتہ ہوجانا چاہئے۔ یہ دیکھ کر نواب مذکور حیران ہوگئے۔ (دار العلوم لطیفیہ ویلوی کا ادبی منظرنامہ، ڈاکٹر راہی فدائی مطبوعہ ۱۹۹۷ء حیدرآباد ص:۷۵)

حضرات صوفیہ کرام کا سینہ رحم وکرم اور الفت ومحبت کا خزینہ ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے دشمن کو بھی بلا تکلف معاف کردیتے ہیں جس سے عدو بھی ان کا محبت وجاں نثار بن جاتا ہے۔ حضرت سید شاہ عبداللطیف صاحب نقوی قادری معروف بہ قطب ویلوی علیہ الرحمۃ (۱۲۸۹ھ۔۱۲۰۷ھ) کو جب چند شرپسندوں کی سازش کی بنا پر انگریز حکومت کے خلاف جہاد کی ترغیب دینے کے الزام میں قید کیا گیا اور آپ کی رہائی پورے پچاس دن کے بعد باعزت واحترام ہوئی تو اس دوران جیل کے تمام عہدہ دار آپ کے اخلاق کریمانہ سے متاثر ہوکر آپ کے معتقد بن گئے۔

عدالت نے آپ کو یہ اجازت دی کہ آپ اگر چاہیں تو اپنے مخالفین پر ہتک عزت کا دعویٰ داخل کردیں مگر آپ نے توقع کے خلاف ان شرپسند معاندین کو معاف فرمادیا جسے دیکھ کر مذکورہ مخالفین ششدرہ گئے اور بالآخر آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہوگئے۔ (ایضاً ص ۱۹۸)

تصوف چونکہ بلند اخلاق کا متقاضی ہے اس لئے صوفیائے کرام خلق کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، کبھی مخلوق کے افادے سے پہلو تہی کرتے نہیں ہیں اور ان کا فیض اپنے پرائے سبھی کے لئے عام ہوتا ہے کہ اس نسبت سے عوم الناس کی اصلاح ہوجائے اور ان کے دل کی دنیا بدل جائے۔ یہ راقم الحروف کے استاد شیخ حضرت علامہ شاہ عبدالجبار صاحب قادری باقوی علیہ الرحمہ (۲۰۰۳ء۔ ۱۹۲۷ء) بڑے صاحب بصیرت وباتصرف بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو شدید بخار ہوگیا۔ دن بھر یہی حالت رہی اور رات دیر گئے آنکھ لگی۔ اتنے میں کسی نے پے درپے آپ کے کمرے کے دروازہ پر دستک دی۔ دروازہ کھولا گیا تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے کم عمر فرزند کو ہاتھو میں اٹھائے ہوئے ہے اور وہ نونہال مسلسل روئے جارہا ہے۔ آپ نے دریافت حال کیا تو پتہ چلا کہ بچے کو بچھو نے ڈنک ماردیا ہے جسم میں زہر سرایت کرنے کی وجہ سے اس معصوم کی حالت دگرگوں ہورہی تھی۔ ان دنوں شہر کڈپہ میں نصف شب کے بعد کسی ڈاکٹر کو تلاش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ باپ اپنے بیٹے کو لے کر دعا کے لئے حضرت والا کی خدمت اقدس میں پہنچا۔ آپ نے فوراً اس اس کو اپنے کمرہ میں بٹھایا، چند آیات قرآنی پڑھتے ہوئے درد کے مقام پر اپنا دست مبارک رکھا اور جسم پر دم کیا۔ حضرت قبلہ نے یہی عمل کئی بار دہرایا، یہاں تک کہ جسم سے زہر کا اثر غائب ہوگیا اور وہ معصوم خاموش ہوکر نیند کی آغوش میں چلا گیا۔

آج جب کہ دور حاضر کا معاشرہ مفاد پرستی کی لعنت کا شکار رہے، قوت قاہرہ کے تسلط اور ظلم وعدوان کے تفوق کو کامیابی وفتح مندی کی واضح علامت سمجھا جارہا ہے فرد کا رجحان اور جماعت کا میلان زیادہ تر شروفساد کی طرف ہوگیا ہے۔ نیکیوں کی ریاکاری، عبادتوں کی ظاہرداری، تبرک وتقدس کی بے حرمتی اور برائیوں کی رونمائی کو کمال فن اور جمال ہنر کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ روابط باہمی، صلہ رحمی، احترام آدمی اور ازالۂ غلط فہمی کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے، ایسی سنگین صورت حال میں کچھ نہ کچھ اصلاح معاشرہ کی امید کسی طبقے سے کی جاسکتی ہے اور اس افراط وتفریط کی انتہاؤں میں، مسالک کے باہم تباغض اور فروعات میں، آپسی نزاع وتصادم کے ماحول میں اعتدال واعتماد کی فضا قائم کرنے کی مخلصانہ جدوجہد کسی حلقہ سے ممکن ہے تو وہ اہل اللہ کا حلقہ اور اہل تصوف کا طبقہ ہے، جن کا طریقہ کار دنیا طلبی، مفاد پرستی، حقوق انسانی کی پامالی اور بدظنی وبدکرداری جیسے رذائل کے مقابلہ میں بہترین اخلاق، بلند کردار، اعلیٰ اقدار اور عمدہ اطوار کے ذریعہ انسانیت کی صلاح وفلاح کا بیڑا اٹھاتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ عملاً تصوف کو اختیار کریں اور صوفیائے صافیہ کے راستے پر چلتے ہوئے اپنے گفتار وکردار کو انسانیت کی بھلائی اور خیر سگالی کا مرکز ومنبع بنائیں تاکہ دنیا کو پھر سے امن وامان اور سکون وطمانیت کا موسم بہار دیکھنا نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عزائم کو اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں شرف قبولیت عطا کرے۔ آمین

وآخر دعوانا عن الحمد الله رب العالمين.

شریعت اور طریقت

شریعت اور طریقت آپس میں دونوں روح اور جسم کے مانند ہیں۔ ان دونوں کو ملحوظ رکھ کر بندہ بندگی کی معراج حاصل کرلیتا ہے۔

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طھورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو ککلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

ودیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طھورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

مولانا یوسف اصلاحی

کاروبار کے آداب

۱۔ دلچسپی اور محنت کے ساتھ کاروبار کیجئے: اپنی روزی خود اپنے ہاتھوں سے کمائیے اور کسی پر بوجھ نہ بنئے۔ ایک بار حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک انصاری آئے اور انھوں نے حضور ﷺ سے کچھ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تمہارے گھر میں کچھ سامان ہے؟ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”یارسول اللہ ﷺ صرف دو چیزیں ہیں، ایک ٹاٹ کا بچھونا ہے جسے ہم اوڑھتے بھی ہیں اور بچھاتے بھی ہیں اور ایک پانی کا پیالہ ہے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ۔“ صحابیؓ دونوں چیزیں لے کر حاضر ہوگئے۔ آپ نے وہ دونوں چیزیں دو درہم میں نیلام کردیں اور دونوں درہم ان کے حوالے کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک درہم سے تو کچھ کھانے پینے کا سامان خرید کر گھر والوں کو دے آؤ۔ ایک درہم سے کلہاڑی خرید کر لاؤ۔ پھر کلہاڑی میں آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے دستہ لگایا اور ارشاد فرمایا: جاؤ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاؤ اور بازار میں بیچو۔ پندرہ دن بعد ہمارے پاس آکر روداد سنانا۔ پندرہ روز بعد جب وہ صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو انھوں نے دس درہم جمع کرلئے تھے۔ آپ ﷺ خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”یہ محنت کی کمائی تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم لوگوں سے مانگتے پھرو اور قیامت کے روز تمہارے چہرے پر بھیک مانگنے کا داغ ہو۔

۲۔ کاروبار کو فروغ دینے کے لئے ہمیشہ سچائی اختیار کیجئے۔ جھوٹی قسموں سے سختی کے ساتھ پرہیز کیجئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص سے نہ بات کرے گا نہ اس کی طرف منہ اٹھا کر دیکھے گا اور نہ ہی اس کو پاک کرکے جنت میں داخل کرے گا جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے کاروبار کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ (مسلم شریف)

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اپنا مال بیچنے کے لئے کثرت سے جھوٹی قسمیں کھانے سے بچو! یہ چیز وقتی طور پر تو فروغ معلوم ہوتی ہے لیکن آخر کار کاروبار میں برکت ختم ہوجاتی ہے۔ (مسلم شریف)

۳۔ کاروبار میں ہمیشہ دیانت و امانت اختیار کیجئے اور کبھی کسی کو خراب مال دے کر یا معروف نفع سے زیادہ غیر معمولی نفع لے کر اپنی حلال کمائی کو حرام نہ بنائیے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: سچا اور امانت دار تاجر قیامت میں نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ساتھ ہوگا۔ (مسلم شریف)

۴۔ خریداروں کو اچھے سے اچھا مال فراہم کرنے کی کوشش کیجئے۔ جس مال پر آپ کو اطمینان نہ ہو وہ ہرگز کسی خریدار کو نہ دیجئے اور اگر کوئی خریدار آپ سے مشورہ طلب کرے تو اسے مناسب مشورہ دیجئے۔

۵۔ خریداروں کو اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش کیجئے کہ وہ آپ کو اپنا خیر خواہ سمجھیں آپ پر بھروسا کریں اور انھیں پورا پورا اطمینان ہو کہ وہ آپ کے ہاتھ سے کبھی دھوکہ نہ کھائیں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: جس نے پاک کمائی پر گزارہ کیا، میری سنت پر عمل کیا اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھا تو یہ شخص جنتی ہے، بہشت میں داخل ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس زمانہ میں تو ایسے لوگ کثرت سے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔ (ترمذی شریف)

۶۔ وقت کی پابندیوں کا پورا خیال رکھئے۔ وقت پر دکان پر پہنچ جائیے اور جم کر صبر کے ساتھ بیٹھے۔ حضور ﷺ کا ارشاد عالیہ ہے: رزق کی تلاش اور حلال کمائی کے لئے صبح سویرے ہی چلے جایا کرو کیونکہ صبح کے کاموں میں برکت اور کشادگی ہوتی ہے۔

۷۔ خود بھی محنت کیجئے اور ملازموں کو بھی محنت کا عادی بنائیے

البتہ ملازمین کے حقوق فیاضی اور ایثار کے ساتھ ادا کیجئے اور ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی اور کشادگی کا سلوک کیجئے۔ بات بات پر غصہ کرنے اور شبہ کرنے سے پرہیز کیجئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: اللہ اس امت کو پاکیزگی سے نہیں نوازتا جس کے ماحول میں کمزوروں کو ان کا حق نہ دلوایا جائے۔

۸۔ خریداروں کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا معاملہ کیجئے اور قرض مانگنے والوں کے ساتھ سختی کیجئے نہ انہیں مایوس کیجئے اور نہ ان سے تقاضے میں شدت کیجئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرنے میں نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیتا ہے۔ (بخاری شریف)

اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اللہ اسے روز قیامت کے غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہئے کہ تنگ دست قرض دار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔ (مسلم شریف)

۹۔ مال کا عیب چھپانے اور خریدار کو فریب دینے سے پرہیز کیجئے، مال کی خرابی اور عیب خریدار پر واضح کر دیجئے۔ ایک بار حضور ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس ڈھیر میں ڈالا تو مبارک انگلیوں میں کچھ نمی محسوس ہوئی آپ ﷺ نے غلے والے سے ارشاد فرمایا: یہ کیا؟ دکان دار نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اس ڈھیر پر بارش ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر تم نے بھیگے ہوئے غلے کو اوپر کیوں نہیں رکھ دیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے، جو شخص دھوکا دے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۰۔ قیمتیں چڑھنے کے انتظار میں کھانے پینے کی چیزیں روک کر اللہ کی مخلوق کو پریشان کرنے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذخیرہ اندوزی کرنے والا کیسا برا آدمی ہے۔ جب اللہ چیزوں کو سستا فرماتا ہے تو وہ غم میں گھلتا ہے اور جب قیمتیں چڑھ جاتی ہیں تو اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۱۱۔ خریدار کو اس کا پورا حق دیجئے۔ ناپ تول میں دیانت داری کا اہتمام کیجئے۔ لینے اور دینے کا پیمانہ ایک رکھئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ناپ تول والے تاجروں کو خطاب کرتے ہوئے آگاہ کیا: تم لوگ دو ایسے کاموں کے ذمہ دار بنائے گئے ہو جن کی وجہ سے تم سے پہلے گزری ہوئی قومیں ہلاک ہوئیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو لئے ہلاکت ہے۔ جو لوگوں سے ناپ تول کر لیں تو پورا پورا لیں اور جب ان کو ناپ تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ زندہ کر کے اٹھائے بھی جائیں گے۔ ایک بڑے ہی سخت دن میں جس دن تمام انسان رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

۱۲۔ تجارتی کوتاہیوں کا کفارہ ضرور ادا کرتے رہئے اور اللہ کی راہ میں دل کھول کر صدقہ و خیرات کرتے رہا کیجئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تاجروں کو ہدایت فرمائی کہ اے کاروبار کرنے والو! مال کے بیچنے میں لغویات کرنے اور جھوٹی قسم کھانے کا بہت امکان رہتا ہے تو تم لوگ اپنے اموال میں سے صدقہ ضرور کیا کرو۔ (ابوداؤد)

۱۳۔ اور اس تجارت کو کبھی ذہنوں سے اوجھل نہ ہونے دیجئے جو دردناک عذاب سے نجات دلانے والی ہے اور جس کا منافع فانی دولت نہیں بلکہ ہمیشہ کی کامرانی اور لازوال عیش ہے۔ قرآن میں ہے: اے مومنو! میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلائے (یہ کہ) تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔

اقوال زریں

دشمن پر رحم کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ خاص کر اس وقت جب بدلہ لینے کا موقع حاصل ہو۔ آنحضرت ﷺ نے اگرچہ اہل مکہ کے ہاتھوں طرح طرح کی بیشمار تکالیف اور اذیتیں اٹھائیں۔ لیکن پھر بھی آپ نے ان کی بھلائی اور بہتری کے لئے دعا فرمائی ایک بار صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! دشمنوں کے حق میں آپ بددعا کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: میں دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی اولاد دولتِ اسلام سے بہرہ ور ہو سکے۔

☆ اللہ تعالیٰ پانچ چیزوں کے ساتھ پانچ چیزیں عنایت کرتا ہے۔ شکر کے ساتھ مال کی زیادتی۔ دعا کے ساتھ اجابت۔ استغفار کے ساتھ بخشش۔ صدقہ کے ساتھ قبولیت۔ رحم کے ساتھ رحمت۔

کمالات جفر
(حاضری مطلوب)

حکیم سرفراز حسین زاہد ملتان، پاکستان

شائقین عملیات کی خدمت میں پچھلی اقساط میں بتائے گئے طریقے کی یہ تیسری کڑی ہے۔ اس سے قبل آپ نے دو طریقے یقینی کامیابی امتحان اور کشائش رزق کے بارے میں دیکھے۔ اس دفعہ حاضری مطلوب بذریعہ علم جفر خصوصی طریقہ دے رہا ہوں۔ یہ حسابی طریقہ پر آپ ذرا غور و تدبر کریں اور اک کی تو تیں کھلتی جائیں گی۔ یہ علم جفر کے شائقین کے لئے تحفہ ہے ایسے سینے کے راز کتابوں میں نہیں ملتے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ بھارت میں کوئی علم جفر کا متوالہ مل جائے لیکن ناکامی ہوئی۔ اگر کوئی علم جفر جاننے والا میری یہ تحریر پڑھے تو مجھے خوشی ہوگی اگر وہ میرے ساتھ رابطہ کرے۔ اخبار الجفر اور آثار الجفر میں انشاء اللہ روابط بڑھانے کی پوری کوشش کروں گا۔

اس دفعہ جو عمل دے رہا ہوں یہ حب کا لاثانی عمل کہلانے کا حقدار ہے۔ اس طریقہ میں اعداد متحابہ کی شمولیت نے تاثیر میں کامل کر دیا ہے۔ ایک بات واضح کر دوں، جفری عملیات میں اعداد کا وزن برابر کیا جاتا ہے ترازو کے دونوں پلڑوں کو برابر کیا جاتا ہے۔ یہ عمل ذرا مشکل حسابی طریق پر ہے۔ غور سے سمجھئے گا۔ مثال معہ تشریح حاضر ہے۔

۱۔ نام طالب معہ والدہ: شاہد حسن بن قرۃ العین اعداد ۱۳۸۲

جاذب اعداد ۷۰۶

رک اعداد ۲۲۰

میزان ۲۳۰۸

۲۳۰۸× عدد حبیب ۲۲

۲۳۰۸×۲۲=۵۰۷۷۶۔ عدد اول

۲۔ نام مطلوب معہ والدہ۔ ام فروہ بنت زاہدہ بتول اعداد ۷۹۲

مجذوب اعداد ۷۵۱

رقد اعداد ۲۸۴

میزان ۱۸۲۷

۱۸۲۷× عدد مطیع ۱۲۹

۱۸۲۷×۱۲۹=۲۳۵۶۸۳ عدد دوم

۳۔ عدد اول + عدد دوم + عدد آیت: ولتصنع تا تصنع یعنی سورت طٰہٰ آیت نمبر ۳۹۔

۵۰۷۷۶+۲۳۵۶۸۳+۲۱۲۳۴=۵۲۴۲۶۵ اصل اعداد نمبر ۱

۳۔ لفظ محبت=۴۵۰×۱۹=۸۵۵۰

لفظ شدید=۳۱۸×۱۵=۴۷۷۰

۳۳ ۱۳۳۲۰

اب اصل اعداد نمبر ۱ سے نمبر ۲ کے اعداد تفریق کریں۔

۵۲۴۲۶۵-۱۳۳۲۰=۵۱۰۹۴۵÷۴=۱۲۷۷۳۶ باقی ۱ بچا

اگلا عمل: ۱۲۷۷۳۶-۱

محبت ۴۵۰

۱	۱۲۸۱۸۶ ۴۵۰	۶	۱۳۰۱۷۲ شدید۔ ۳۱۸
۲	۱۲۸۶۳۶ شدید ۳۱۸	۷	۱۳۰۴۹۰ ۳۱۸
۳	۱۲۸۹۵۴ ۳۱۸	۸	۱۳۰۸۰۸ ۴۵۰
۴	۱۲۹۲۷۲ محبت ۴۵۰	۹	۱۳۱۲۵۸ ۴۵۰
۵	۱۲۹۷۲۲ ۴۵۰	۱۰	۱۳۱۷۰۸ شدید ۳۱۸
۱۱	۱۳۲۰۲۶ شدید ۳۱۸	۱۲	۱۳۲۳۴۴ محبت ۴۵۰ باقی اضافہ ۱

۱۳	۱۳۲۷۹۵ ۴۵۰	۱۳	۱۳۳۲۲۵ شدید ۳۱۸
۱۵	۱۳۳۵۶۳ شدید ۳۱۸	۱۶	۱۳۳۸۸۱

نوٹ: عمل کے شروع میں یہ لوازمات ہونگے۔

۱	اعداد طالب معہ مادر	۱۳۸۲
۲	اعداد مطلوب معہ مادر	۷۹۲
۳	اعداد جاذب	۷۰۶
۴	اعداد مجذوب	۷۵۱
۵	اعداد حبیب	۴۲
۶	اعداد مطیع	۱۲۹
۷	اعداد رک	۲۲۰
۸	اعداد رقد	۲۸۳

۷۸۶

جبرائیل

۱۳۰۸۰۸	۱۳۲۰۲۶	۱۳۳۲۲۵	۱۲۸۱۸۲
۱۳۲۷۹۵	۱۲۸۶۳۶	۱۳۰۴۹۰	۱۳۲۲۳۳
۱۲۸۹۵۳	۱۳۳۸۸۱	۱۳۱۲۵۸	۱۳۰۱۷۲
۱۳۱۷۰۸	۱۲۹۷۲۲	۱۲۹۲۷۲	۱۳۳۵۶۳

الہم سحر قلب ام فروہ بنت زاہدہ بتول علی حب وعشق
شاہد حسن بن قراۃ العین حاضر شو العجل ۱۳ الساعۃ ۱۳ الوحا ۳۱

نوٹ: اس نقش کا مجموعہ ہر طرف سے ایک ہی ہوگا اور وہ اصل اعداد نمبر ۱۰ کے مطابق ہوگا۔ اگر فرق ہوا تو آپ کا نقش غلط ہے۔ یہی اس میں فن ہے

ساعت زہرہ میں زعفران سے لکھیں۔ سبز کپڑے میں سی کر اپنے پاس رکھے یا بازو پر باندھے۔ باقی کچھ نہیں بتاؤں گا۔ اہل فن وعلم خود اسے اپنے تجربہ کے مطابق استعمال میں لا سکتے ہیں۔
یہ عمل مشکل ضرور ہے۔ مگر ایٹم بم کی طرح کام کرتا ہے۔

◆◆◆◆◆◆

اقوال حضرت غوث الاعظمؒ

☆ہماری غیبت کرنے والے ہمارے فلاح (کسان) ہیں کہ ہم کو خراج دیتے ہیں، اور اپنے اعمال صالحہ ہمارے اعمال نامہ میں منتقل کر دیتے ہیں۔

☆جب کوئی تم سے کوئی بات تمہاری بے آبروئی کی یا رنج دینے والی کسی شخص کی طرف سے نقل کرے تو اس کو جھڑک دو، اور کہہ دو کہ تو اس سے بھی بدتر ہے کہ اس نے تو ہماری پس پشت یہ بات کہی ہے اور تو ہمارے منہ پر کہتا ہے۔ اسنے ہم کو سنائی نہیں تھی، لیکن تو نے ہمیں سنا دی۔

☆وہ کیا ہی بدنصیب آدمی ہے کہ جس کے دل میں خدا تعالی نے جانداروں پر رحم کرنے کی عادت پیدا نہیں کی۔

☆تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔

☆تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو سکھانا ہے۔

☆دنیا کی محبت سے خاصانِ خدا کو پہنچانے والی آنکھ اندھی رہتی ہے۔

محمد شبیر قادری

☆شکستہ قبروں میں میں غور کرو کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

☆جو خدا تعالی سے واقف ہو جاتا ہے وہ مخلوق کے سامنے متواضع ہو جاتا ہے۔

☆وہ خالصتاً اللہ کر، ورنہ تیرا گونگا پن ہی بہتر ہے۔

☆جس عمل میں تجھے حلاوت نہ آئے، سمجھ کہ وہ عمل ہی تو نے نہیں کیا۔

☆گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔

☆جب تک تیرا اترانا اور غصہ کرنا باقی ہے، اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کر۔

☆وہ رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو، فتنہ بن جاتی ہے۔

☆اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھو اور اپنے نفس پر بدظن رہو۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابو الخیال فرضی

گزشتہ سال صوفی دلدل میاں حج کی تیاریاں کچھ اس طرح کر رہے تھے کہ جیسے اناڑی قسم کے چور کسی چوری کی پلاننگ کر رہے ہوں، ان کی سوچ یہ تھی کہ حج ایک عبادت ہے اور اس کا پروپیگنڈہ نہیں کرنا چاہئے۔ میں جب اُن سے ملا تو انہوں نے ریاکاری کے خلاف ایک لمبی چوڑی تقریر کرنے کے بعد یہ انکشاف کیا تھا کہ ان کی حج کی تیاری مکمل ہو چکی ہے اور انہوں نے اپنے بہت قریب کے رشتے داروں کو بھی یہ بھنک نہیں پڑنے دی ہے کہ وہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے ہیں۔

اُن کی سن کر میں نے ان سے عرض کیا تھا۔ حضرت پورے شہر کو یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ آپ امسال حج کو جا رہے ہیں اور اس بات کی چرچا بھی عام ہے کہ آپ چھپ چھپ کر حج کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ایک جم غفیر سے یہ خبر سننے کے بعد ہی میں آپ کو مبارکباد دینے آیا ہوں۔

اب ہم کیا کریں۔" انہوں نے کسی قدر بیزاری کے ساتھ کہا۔" ہم نے تو اتنا چھپایا کہ اپنے خدا تک کو خبر نہیں ہونے دی۔ اُف توبہ میں نے یہ کیا بول دیا، میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ میں نے تو اپنی بیوی بچوں کو بھی نہیں بتایا تھا کہ میں حج کو جا رہا ہوں۔ خدا ہی جانے یہ خبر پورے شہر میں کیسے پہنچ گئی۔

میرے بھائی چلو تم بھی اس خبر سے باخبر ہو گئے ہو، لیکن بس اتنی گزارش ہے کہ اس بات کو زیادہ مت پھیلانا۔ میں حج بہت خاموشی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح کہ لوگ سمجھ ہی نہ سکیں کہ میں نے حج کر لیا ہے۔

آخر اتنا چھپانے کی ضرورت کیا ہے۔" میں نے ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔"

وہ اپنی انٹرنیشنل قسم کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے تھے، لوگوں نے حج کو بھی ریاکاری کا ایک ذریعہ بنا لیا ہے اور اپنے نام کے آگے پیچھے لفظ حاجی اس طرح فٹ کر لیتے ہیں کہ مجھ جیسے لوگوں کو تو ان کا نام لیتے ہوئے شرم سی آنے لگتی ہے۔

لیکن حضرت اتنا چھپانے کے بعد بھی اس بات کا چرچا پورے شہر میں ہے کہ آپ حج کو جا رہے ہیں، نہ جانے کتنے لوگ مجھ سے یہ بات کہہ چکے ہیں کہ صوفی دلدل میاں اس سال حج کو تشریف لے جا رہے ہیں۔

خدا ہی جانے یہ خبر کس طرح پورے شہر میں پھیل گئی۔" انہوں نے حیرت کا اظہار کیا۔" اور بولے اور ایک بار جب میری زوجہ اپنی بہن کو فون پر یہ بتا رہی تھی کہ ہم دونوں حج کی تیاری کر رہے ہیں تو اس نے واللہ نہایت ذمہ داری سے یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو یہ بات کسی کو نہ بتانا، کیوں کہ ہم ایک مثالی حج کرنا چاہتے ہیں اس طرح کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔

یقیناً افسوس کی بات ہے۔" میں بولا" جب آپ لوگوں کو اپنے حج کی اطلاع دیتے ہوئے نہایت ذمہ داری کے ساتھ یہ فرماتے رہے ہیں کہ بھئی یہ خبر کسی اور تک نہ پہنچانا تو پھر لوگوں کو یہ حرکت نہیں کرنی چاہئے کہ دوسروں کے کانوں میں یہ خبر انڈیلیں۔ دراصل لوگ آپ کی طرح ذمہ دار نہیں ہیں اور یہ بھی طے ہے کہ جو بات کسی کے کان میں کہی جاتی ہے وہ اس بات کو ضرور پھیلاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ بھی ہر سامع سے یہ گزارش کرتا ہو کہ بھائی اس خبر کو بس اپنے تک محدود رکھنا۔ ہرگز ہرگز کسی اور کو نہ بتانا۔ اس کے بعد میں نے مشفقانہ انداز میں کہا؟

میرے بہت ہی پیارے صوفی دلدل میاں صاحب جب ہم اپنا راز خود محفوظ نہیں رکھ سکتے تو ہمیں دوسروں سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ ہمارے راز کی حفاظت کر سکیں گے۔

چلو چھوڑو۔ "انہوں نے ایک زنانہ قسم کی انگڑائی لیتے ہوئے کہا" ہم نے اس راز کو چھپانے کی جتنی کوشش کرنی چاہیے تھی کرلی۔ اس کے بعد بھی یہ خبر پوری دنیا میں گشت کر چکی تو ہم ہم کیا کریں۔ اب ہم مکلف نہیں رہے اور جب مکلف ہی نہیں رہے تو انشاءاللہ آخرت کی مار سے ہم محفوظ رہیں گے، ہیں نا فرضی بھائی!

آپ صحیح کہہ رہے ہیں، آپ جیسے صوفیوں میں یہی تو کمال ہوتا ہے کہ چت بھی اپنی رکھتے ہیں اور پٹ بھی۔" میں مدبرانہ انداز میں بولا" آپ کی باتوں میں کتنا بھی جھول ہو، لیکن سننے والے کی تو روح وجد کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ تازہ مثال یہ ہے کہ آپ جو کچھ بول رہے ہیں میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، لیکن میری روح ہے کہ جسم سے باہر نکل کر رقص کرنے کے لئے تیار ہے۔

فرضی بھائی، یہ بھی ایک کرامت ہے۔ صوفی دلدل ناک آنکھ، ہونٹ سب اعضاء سے مسکرا رہے تھے اور ان کی داڑھی کا ایک ایک بال زلف گرہ گیر کی طرح اپنی اہمیت سے مطمئن مسرور نظر آرہا تھا۔

انہوں نے کہا، آپ جیسے دوستوں کی دعاؤں کی وجہ سے اس طرح کی کرامتوں کا ایک بہت بڑا خزانہ ہمارے پاس موجود ہے، لیکن ہم ریاکار نہیں جو ان کی چرچا کرتے پھریں، کتنی کرامتیں تو ایسی ہیں کہ واللہ ہم خود انہیں خود سے بھی چھپاتے ہیں کہ ہمارا نفس کسی خوش فہمی کا شکار ہو کر گمراہی کے کسی میدان میں چھلانگ نہ لگادے۔ ہم تمہیں اپنی ایک تازہ ترین کرامت بتائیں۔ گزشتہ جمعہ کو یہ ہوا کہ ہمارے دل میں تربوز کھانے کی خواہش پیدا ہوئی اور ٹھیک دو گھنٹے کے بعد ہمارا ایک مرید گاؤں سے تربوز لے کر آ گیا۔ اس نے بتایا کہ اس نے پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو خواب میں دیکھا جو اس سے یہ اصرار کر رہے تھے کہ جاؤ اور اپنے پیر کی خدمت میں ایک تربوز پیش کرو۔

عجیب بات ہے۔" میں نے ان کی بات کا یقین نہ کرتے ہوئے کہا۔"

اس طرح کی کرامتوں کا ایک پورا اسٹاک ہمارے پاس ہے۔" وہ بولے" ان کو ہم چھپاتے چھپاتے تھک گئے ہیں، پھر بھی کچھ کرامتیں تو خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں۔

یہ بھی ایک کرامت ہی ہے کہ آپ کی پوشیدہ کرامتیں بھی لوگوں تک پہنچ جاتی ہیں اور آپ اس کی بزرگی کی کھلم کھلا تصدیق کرنے لگتی ہیں، جیسے صرف مجھ جیسے مدبر لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اللہ کرے زور کرامت اور زیادہ۔

صوفی دلدل میاں یہ بات سن کر اس طرح خوش ہو رہے تھے کہ جیسے میں سچ مچ ہی ان کی تعریفوں کے پل باندھ رہا ہوں، حالانکہ میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ وہ کیا ہیں اور کس کھیت کے بتھوے ہیں، ان کی خوشی میں اضافہ کرنے کے لئے میں نے کہا۔ میں آپ کو ایئرپورٹ تک چھوڑنے جاؤں گا۔

سبحان اللہ۔ ان کی داڑھی کا ایک ایک بال کھل اٹھا اور ان کی دونوں آنکھیں مارنے خوشی کے ایک دوسرے کے ساتھ کبڈی کھیلنے لگیں۔ وہ تقریباً اچھل کر بولے۔ پھر تو مزہ آجائے گا، دیوبند سے دہلی تک ایسا لگے گا کہ جیسے قدم قدم پر ہم پکنک منا رہے ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق کا حق ادا کر رہے ہیں۔ فرضی صاحب، یہ تو میں جانتا ہوں کہ آپ اس ملت کے بہت مفکر ہیں، اگر میرا بس چلتا تو میں آپ کو دن دھاڑے امیر الہند کا خطاب دے کر چھوڑتا اور آپ کے سر پر وہ پگڑی باندھتا کہ جس کی برکتوں کو سارا جہاں محسوس کرتا، لیکن آج مجھے اندازہ ہوا کہ آپ کے جسم میں ایک خوش اخلاق قسم کا انسان سانسیں لیتا ہے۔ آپ ہم جیسے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کیسے کیسے منصوبے منٹوں سکنڈوں میں بنا لیتے ہیں۔ انشاءاللہ اس سفر میں بہت مزہ آجائے گا اور میری بیوی فاخرہ بھی بہت خوش ہوگی وہ بھی آپ کے ساتھ سفر کرنے کی بہت متمنی ہے۔

ماشاءاللہ، اب تو میں سفر کی تیاری کل سے ہی شروع کر دوں گا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کی زوجہ بہت خوش اخلاق ہیں۔

حد سے زیادہ۔ "انہوں اپنے دُبلے پتلے سینے کو پھلا کر کہا" ان کی خوش اخلاقیوں کی انتہا تو یہ ہے کہ وہ کسی بھی مسلمان مرد سے پردہ نہیں کرتیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ مسلمان خود اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں تو پھر ان کے سامنے اپنے چہرے کو ڈھکنے سے کیا حاصل؟

بہت گہری بات ہے۔" میں بولا" میں ایسی محترم خاتون سے اب تک نہیں ملا، یہ افسوس کی بات ہے۔ اگر آپ یہ بات مجھے پہلے بتا دیتے تو میں حج کے سفر میں ازتا آخر آپ دونوں کے ساتھ رہتا۔

بڑے قدر دان ہو بھائی۔ صوفی دلدل میاں کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں، وہ میرے جذبۂ محبت سے بہت خوش ہوئے اور انہیں یہ اندازہ پہلی بار ہوا کہ میں اچھے لوگوں اور بالخصوص اچھی خاتون کی کتنی قدر کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ میری بیوی تو تمہارے حسن و اخلاق کی بہت تعریفیں کرتی ہیں اور تمہارے مضامین پڑھ کر تنہائی میں اتنا ہنستی ہے کہ مجھے یہ شک ہونے لگتا ہے کہ شاید یہ پاگل ہوگئی ہے۔ لیکن میری بیوی کا معاملہ بالکل برعکس ہے۔ "میں نے کہا" اس نے میری مرتب کردہ کتاب لوان بت کدہ از حرف اول تا حرف آخر پوری کی پوری پڑھ لی اور ایک بار بھی اس کے ہونٹوں پر ہنسی نہیں آئی۔

وہ کیوں؟

وہ اس لئے کہ اس پر خوف آخرت سوار ہے۔ وہ تو شادی کی محفلوں میں بھی مسکراہٹ سے بہت دور رہتی ہے۔

کمال ہے۔" انہوں نے تحیر کا اظہار کیا" آپ کی صحبت میں بیٹھ کر تو مردے بھی قہقہے لگانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ایک آپ کی بیوی ہیں کہ ان کو آپ کی تحریریں پڑھ کر بھی ہنسی نہیں آتی۔

دراصل میری بیوی پر اولیاء وقت کا سایہ ہے۔ ملائکہ اس سے معانقہ کرنے کے لئے میرے گھر مسلسل آتے جاتے رہتے ہیں۔ شاید جنات نے اس کی مسکراہٹوں کو سلب کرلیا ہے۔

خیر مجھے کیا، میری اپنی زندگی ہے اور میں اپنی زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لئے آپ جیسے کسی بھی دوست کی بیوی سے گپ بازی کر کے مطمئن ہو جاتا ہوں۔

قابل رحم ہیں آپ۔ خیر آپ ہمارے ساتھ ایئرپورٹ تک جانے کا پروگرام بنایئے۔ ہماری بیوی اپنے اخلاق کے پھول آپ پر نچھاور کردے گی اور آپ اپنی آنکھوں میں حسن اخلاق کی وہ بہاریں دیکھیں گے کہ مرنے کے بعد تک آپ ان کو خوشبوؤں سے محفوظ ہوتے رہیں گے۔

اتنی ترغیب مت دو کہ میں کل سے ہی سفر کی تیاری شروع کردوں اور میری راتوں کی نیند اڑ جائے۔

ان سے رخصت ہو کر میں اپنے گھر لوٹا تو نہ جانے کیوں بانو کا منہ لٹکا ہوا تھا۔ وہ ایسی لگ رہی تھی کہ جیسے کوئی گرد آلود چھتری کسی کھونٹی پر ٹنگی ہوئی ہو۔ میں نے اس کے قریب جا کر کہا، خیریت تو ہے؟ خواب میں کسی گدھے کے دیدار ہو گئے کیا؟ یہ تمہارے مکھڑے پر ١٢ کیوں بج رہے ہیں؟

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تو اکسٹھ باسٹھ کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی، اللہ خیر کرے۔

بانو کا یہ انداز قیامت کبریٰ کی یاد دلانے لگتا ہے، بظاہر اس کی یہ ایک ادا ہوتی ہے، لیکن میرے لئے یہ ادا عذاب الٰہی سے کم درجہ نہیں رکھتی، میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ آخر ہوا کیا؟

میرے کسی گناہ کی یاد آ گئی کیا؟

اس نے غصے سے مجھے گھورا۔ اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ! اس وقت مجھے ایسا لگا کہ یہ کسی بگڑی ہوئی ناگن کی طرح مجھے ڈس لے گی اور میرے سب بچے مستند قسم کے یتیم ہو جائیں گے۔ میری زبان پر وہ وظیفہ جاری ہوگیا جو وقت کے سب سے بڑے امام نے مجھے اس وقت یاد کرا دیا تھا جب میرے بالغ ہونے میں تین مہینے باقی تھے۔ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔

آپ کبھی نہیں سدھریں گے؟" اس نے چیخ کر کہا" بچے جوان ہو رہے ہیں، آپ خود بوڑھے ہو چکے ہیں لیکن آپ ویسے ہی ہیں جیسے کل تھے۔

میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا، بھلی مانس ہوا کیا۔ میں تو پچھلے پندرہ سالوں سے حسن بصری بنا ہوا ہوں۔ کوئی شریف عورت بھی اگر میرے قریب سے گزرتی ہے تو میں اس طرح ایک طرف کو سمٹ جاتا ہوں کہ جیسے یہ مجھے ڈس لے گی۔ اپنی اس حرکت کی وجہ سے میں عورتوں میں بدنام ہو کر رہ گیا ہوں۔ جو عورتیں میرے دیدار کرنے کے لئے خواہ مخواہ برقعہ پہن لیا کرتی تھیں، وہ سب کی سب بے شرم ہو کر میرے سامنے دندناتی ہیں اور میں انہیں اپنی سگی بہن سمجھنے کی غلطیوں میں مبتلا ہوں اور ایک تم ہو کہ کسی طرح تمہیں قرار ہی نہیں آتا۔

بانو نے پھر آنکھیں نکالی، اور اس نے رُندھی ہوئی آواز میں کہا۔ آج صبح خالہ بشیرن آئی تھیں، وہ بتا رہی تھیں کہ تم نے قرینہ نام کی کسی خاتون کا ہاتھ کسی محفل میں پکڑ لیا تھا اور اس نے شور مچا کر سارے پنڈال کے لوگوں کو جمع کر لیا تھا، آپ کی بہت رسوائی ہوئی، آپ کے خلاف خوب نعرے بازی ہوئی، بے حیا قسم کے لوگوں نے بھی آپ پر انگلیاں اٹھائیں، کیا آپ کو شرم نہیں آتی، پہلے تو آپ شوق عشق ہی پورا کیا کرتا تھا

شبیر قادری

اب کھلم کھلا عورتوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں کرتے پھرتے ہو۔ اگر ہمارے بچے سنیں گے تو ان پر کیا گزرے گی۔

خالہ بشیرن کے بارے میں تم یہ جانتی ہو کہ وہ پر کا کبوتر بنا کر اُڑا دیتی ہیں اور رائی کا پربت بنا کر نکلے قسم کے لوگوں سے سلامیاں وصول کرلیتی ہیں۔ تمہیں یاد ہوگا کہ انہوں نے عین شادی کے دن مولوی گلفام کی موت کی خبر پورے شہر میں پھیلادی تھی۔ پورا شہر ان کے گھر تعزیت کے لئے امنڈ آیا تھا۔ کس قدر تکلیف دہ بات تھی قاضی ان کا نکاح پڑھا رہا تھا اور شہر کے شریف لوگ اس وقت ان سے اظہار تعزیت بھی کررہے تھے اور شہر کے لوگ ان کی موت کی خبر سن کر اتنے بدحواس ہوگئے تھے کہ ان ہی سے کہہ رہے تھے آپ اچانک کیسے مرگئے۔ ابھی تو آپ جوان تھے، خیر جو ہوا سو ہوا اللہ آپ کی مغفرت کرے اور آپ کی ہونے والی بیوی کو صبر دے جو سہاگن بننے سے پہلے ہی بیوہ ہوگئی۔

مولوی گلفام بہت ہی شریف قسم کے انسان تھے، انہوں نے تعزیت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور اپنی شادی میں کرکل ڈالنے کی غلطی سے خود کو محفوظ رکھا۔

اس موقعہ پر خالہ بشیرن کو کچھ لوگوں نے گھیر لیا اور مسز کلن نے تو ان کے برقعہ میں ہاتھ ڈال کر کہا تھا کہ یہ خبر تم نے اڑائی ہے۔ کیوں کہ تم ہی عورتوں میں سب سے زیادہ بے شرم ہو اور کوئی بھی جھوٹ بولتے ہوئے تمہیں کوئی تکلف نہیں ہوتا۔ ایک دن تم ہی سنا رہی تھی کہ انہوں نے یہ سن کر یہ جواب دیا تھا کہ مرد کے لئے شادی ایک موت ہے اور عورت کے لئے ایک زندگی اس لئے میں نے کہہ دیا تھا کہ مولوی گلفام مرگئے ہیں، اللہ ان کو دوسرے جہاں میں خوش رکھے۔

تم خالہ بشیرن کے بارے میں خوب جانتی ہو کہ وہ کتنی مکار عورت ہے اور جھوٹ بولنے میں پوری دنیا میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ تم نے پھر بھی ان کا یقین کیا اور اس شوہر پر شبہ کیا جو پچھلے پندرہ برسوں سے تمہارا غلام بے دام بنا ہوا ہے۔ کل ہماری چھوٹی بچی نہیں کہہ رہی تھی کہ ہمارے ابو ہمارے سامنے ایک نوکر سے لگتے ہیں، یقین کرو بیگم کہ یہ جملہ سن کر میرا تین مرتبہ ہارٹ فیل ہوا مگر بفضل رب میں مرا ایک دفعہ نہیں۔

بانو کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کا غصہ ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں کافور بن کر اڑ جاتا ہے اور پیارے قارئین مجھے تو آپ جانتے ہی ہیں میں ان لوگوں کو بھی ایک پل میں ہنسا دیتا ہوں جنہوں نے نہ ہنسنے کی قسمیں کھا رکھی ہوں۔ بانو کے چہرے میں کچھ اطمینان سا ابھرا تو مجھے کچھ کہنے سننے کا حوصلہ ملا۔ میں نے پوچھنے کی جسارت کی کہ یہ مختصر بات جو تم نے خالہ بشیرن کے حوالے سے کہی ہے اس کی شرح کیا ہے؟

وہ بتا رہی تھیں کہ میری خوش فہمی پر نظر رکھا کرو، ان کا دل آج بھی جوان ہے اور یہ تو کسی بھی وقت کسی بھی جگہ چھلانگ لگادیتا ہے۔ میں اگر جھوٹ بولوں تو ابھی اسی جگہ بیٹھی بیٹھی خاک میں مل جاؤں اور میری آنے والی سات پشتوں کو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو، یہ تو اب بھی عورتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اس طرح کرلیتے ہیں کہ اگر مجھے اس طرح کوئی خواب میں بھی چھیڑیں تو میں ڈوب کر مرجاؤں۔

میں نے پوچھا تھا، ہوا کیا؟

اری چچی اقلیدس کی نواسی کی شادی میں ایک عورت کا تیرے میاں نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔

کتنے پیارے ہاتھ ہیں، ان ہاتھوں کو دیکھ کر جنت کی حوریں بھی شرمسار ہوجائیں۔

بڑی منحوس عورت ہے یہ بشیرن بھی۔ "میں بولا" بیگم تم جانتی ہو کہ مجھے عورتوں کے ہاتھوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں نے تو آج تک تمہارے ہاتھوں کی تعریف نہیں کی، جس کے ہاتھوں کی چھوٹی بچی تعریفیں کرنے کا مجھے قانونی حق حاصل ہے اور تمہارے ہاتھوں کی تعریف کرنے میں میرے ایک دوست نے جو کسی خوبصورت عورت کو دیکھ کر بے وقت مرگیا تھا اس نے کہا تھا۔ ان ہاتھوں کو اللہ میاں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوگا، ایک ایک انگلی ایک عجیب وغریب سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے، دل چاہتا ہے کہ دین وشریعت کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر کم سے کم ایک بار تو ان کو چھو کر دیکھا جائے اور یہ غور وفکر کیا جائے کہ آخر اللہ میاں نے اتنے خوبصورت ہاتھ بنائے کیوں؟ بیگم مجھے آج تک یاد ہے کہ میں یہ بات پہلے ہضم نہیں کرسکا تھا، مگر مجھے کسی طرح کی کوئی بدہضمی بھی نہیں ہوئی تھی۔ میں نے یہ سوچ کر اس کی تعریف کو نظر انداز کردیا تھا کہ یہ دور نو ہے، اس دور کا کلچر عورتوں کی پنڈلیوں اور ہاتھوں کے ارد گرد ہی چکر لگاتا ہے اور جدید تہذیب میں اس طرح کی تعریفیں کسی شوہر کا ذائقہ خراب نہیں کرتیں۔ بس اس خیال کے آتے ہی میں نے اس

کو چانٹا نہیں مارا۔ البتہ میں نے اس کو گھور کر دیکھا تھا، تاکہ اس کو یقین ہوجائے بس میں ہی تمہارا شوہر ہوں اور بیگم بیوی کی تعریفیں تو ویسے بھی کون برداشت کرتا ہے، لیکن مجھے افسوس ہے کہ تم نے بشیرن کے جھوٹ کو سچ سمجھا، اور تم نے اپنے اوپر اس طرح اُداسی طاری کرلی کہ جیسے کسی عورت کا ہاتھ پکڑنا دنیا کا سب سے بڑا گناہ ہو۔

ویسے مجھے اس بات کا یقین ہے۔ "بانو بولی" کہ آپ اس زندگی میں تو سدھرنے والے ہیں نہیں۔

کس زندگی میں؟ کیا تم اپنے آپ کو زندگی مانتی ہو۔

ایک دن آپ خواب میں بُڑبُڑا رہے تھے، میں سن رہی تھی آپ کہہ رہے تھے کہ میرا ہاتھ چھوڑ دو کوئی دیکھ لے گا۔

تم جھوٹ بول رہی ہو، حسن اتفاق سے کوئی عورت میرا ہاتھ پکڑے گی تو میں چھڑانے کی کوشش کیوں کروں گا، بھول گئیں۔ ایک دن تمہاری سہیلی نے میرا ہاتھ تمہارے سامنے پکڑ لیا تھا اس وقت تم نے مجھے گھور کر دیکھا تھا اور جواباً میں نے یہ شعر پڑھا تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

محمد شبیر قادری

تم جل بھن کر کچن میں داخل ہوگئی تھیں اور تمہاری سہیلی کے ہاتھ کا لمس حاصل کرکے میں ایک ہی منٹ میں جنت الفردوس کی سیر کرکے واپس آگیا تھا۔

اچھا یہ بتاؤ کہ آپ صوفی دلدل میاں کے گھر کیوں گئے تھے؟ "بانو نے پوچھا۔"

بیگم۔ مجھے تو ان پر ترس آرہا تھا، بے چارے دونوں میاں بیوی حج کو جارہے ہیں اور تیاریاں اس طرح چھپ چھپ کر کررہے ہیں جیسے کوئی قاتل کسی قتل کی منصوبہ بندی میں مصروف ہو۔

آخر کیوں۔ "بانو چیخی۔"

وہ اس لئے تاکہ ریاکاری کا ان پر کوئی دھبہ نہ لگ جائے، وہ بتا رہے تھے کہ ہم دونوں میاں بیوی کا یہ ارادہ ہے کہ جنگل سے گزر کر پیدل ایئرپورٹ پہنچیں گے تاکہ لوگوں کے گجروں اور نعروں سے محفوظ رہ سکیں۔

مجھے معلوم ہے کہ ان کی پرہیزگاری کا جغرافیہ دونوں کنجوس ہیں۔ رشتے داروں کو بتائیں گے تو رشتہ دار مبارکباد دینے کے لئے آئیں گے۔ رشتے دار آئیں گے تو ان کو کھلانا پلانا پڑے گا۔ رشتے داروں کی دعوتیں کرنی پڑیں گی، اس لئے یہ تو ایک اچھی اسکیم ہے کہ چھپ چھپا کر حج کو جاؤ۔ بہت سا خرچ بچ جائے گا اور سر پر یہ سہرا بھی بندھ جائے گا کہ اپنے حج کو اس طرح چھپایا ہے جس طرح بلی اپنے پاخانہ کو چھپاتی ہے۔

لاحول ولا قوۃ۔ بیگم تم نے کیسی بری مثال دی ہے، کیا اس سے زیادہ غلیظ مثال تمہارے دماغ میں نہیں تھی۔

مجھے تو ایسے لوگوں پر غصہ آتا ہے، خواہ مخواہ کی ریاکاری کرتے ہیں، میں اپنے دو مہینے سے یہ خبر سن رہی ہوں کہ وہ دونوں حج کو جارہے ہیں اور میری ملنے والیوں میں سیکڑوں خواتین کو یہ معلوم ہے کہ وہ صوفی دلدل میاں اور ان کی زوجہ دونوں اس سال حج کو تشریف لے جارہے ہیں تو پھر یہ چھپا چھپی کا کھیل کیا معنی رکھتا ہے۔

وہ تو یہ دعویٰ کررہے تھے کہ کسی کو بھی کانوں کان یہ خبر نہیں کہ وہ حج کو جارہے ہیں، بڑی عجیب بات ہے۔

کچھ بھی عجیب نہیں ہے یہ بھی ریاکاری کا ایک ڈھنگ ہے۔

بس یہی تو بات غلط ہے۔ "میں جھلا گیا" تم میرے ان دوستوں کا بھی اعتبار نہیں کرتیں جو فرشتوں کی طرح معصوم ہیں اور جن سے معانقہ کرنے کے لئے قبر کے مردے تک بے قرار رہتے ہیں۔ جانتی ہو صوفی دلدل میاں کا کیا مقام ہے۔ جو اس جہان فانی میں غوث وقطب کا ہوتا ہے۔ ان کی کرامتوں کا ذکر سن کر آدھا امریکہ دین وشریعت کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوگیا۔ صوفی دلدل میاں نے ایک دن ایک ستر سال کی بڑھیا کو بہ نظر محبت دیکھ لیا تھا وہ اسی وقت جوان ہوگئی تھی، اس واقعہ کو ستر سال ہوگئے، لیکن وہ بڑھیا آج تک جوان ہے۔ کرامتیں ان کے خاندان کے بائیں ہاتھ کا کھیل رہی ہیں۔ ایک دن وہ مجھے بتا رہے تھے کہ ان سے سب سے پہلی کرامت اس وقت سرزد ہوئی تھی جب وہ ماں کی گود میں تھے، کرامت کیا تھی؟ بانو نے پوچھا۔

اس وقت مجھے یاد نہیں آرہی ہے۔ لیکن تمہارے سر کی قسم، تھی کوئی کرامت ہی اور کرامت بھی زبردست۔ اس کرامت کے بارے میں کئی مؤرخین نے بہت کچھ ایسی کتابوں میں لکھا ہے جو کتابیں اب بالکل ناپید ہوکر رہ گئی ہیں۔ ایسے فانی فی اللہ اور صاحب کرامت لوگ کیوں جھوٹ بولیں گے۔ حج تو ان کے لئے ایک طرح کی تفریح ہے، ان کے مرید

انہیں جب چاہیں حج کرا سکتے ہیں، انہیں یہ جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے کہ وہ حج کو چھپ چھپا کر کر رہے ہیں۔ ان کی عادتوں کے چرچے تو ساتویں آسمان تک پر ہیں، انہیں ریاکاری کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے، لیکن بیگم تم۔ میرے ان اولیاء صفت دوستوں سے کس قدر بدگمان ہو اور کیوں آئے دن ان کا صبر آزماتی رہتی ہو، پچھلے ہفتے تم صوفی نمکین پر بھی تبرا کر رہی تھیں جب کہ ان کے مریدوں کی تعداد تمہارے سر کے بالوں سے بہت زیادہ ہے، ان کو تو کتنے ہی اندھے لوگوں نے آسمان پر کنکووں کی طرح اڑاتے دیکھا ہے۔ تم ایسی باتوں کا یقین ہی نہیں کرتیں اور تم تو میری کراماتوں کو بھی یقیناً جھٹلاؤ گی، کیوں کہ تمہیں کراماتوں پر یقین نہیں ہے۔ مجھے تمہاری عاقبت کی بہت فکر ہے، خدا ہی جانے حشر کے میدان میں تم پر کیا گزرے گی؟

میری فکر چھوڑو، اپنی فکر کرو۔ داڑھی کے بال پک گئے ہیں اور ابھی تک کھلنڈرے بنے پھرتے ہو۔" بانو کے لب ولہجہ بہت خراب تھا۔"

میں نے کئی بار ہر چند بانو یہ بات سمجھانے کی بھرپور کوشش کی کہ مجازی خدا کا احترام نہایت ضروری ہے۔ ورنہ حقیقی خدا تمہاری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا، لیکن اس نے بچپن میں کونسی جنم گھٹی کا استعمال کیا ہے کہ یہ تو ٹس سے مس ہی نہیں ہوتی۔

پیارے قارئین یقین کریں، اس میں وہ تمام صفات موجود ہیں جو ایک اچھی بیوی میں ہونی چاہئیں، لیکن اس میں ایک خرابی یہ بہت بڑی ہے کہ یہ میرے دوستوں کو اچھا نہیں سمجھتی۔ جب کہ میرے دوست اتنے اچھے ہیں کہ ان سے زیادہ اچھا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ میرے ایک دوست صوفی ہدہد ہیں، بالکل کٹھ بڑھیا کی طرح معصوم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی یادوں کو تازہ بہ تازہ کرنے والے، ان کے تقوے میں کسی کو بھی کوئی شک نہیں۔ اللہ کے تمام نیک بندے ان کی عزت کرنے پر مجبور سے نظر آتے ہیں، لیکن بانو ان کو بھی کوئی اہمیت نہیں دیتی، ان بے چاروں سے ایک بار یہ غلطی ہوگئی تھی کہ وہ بغیر آواز دیئے میرے گھر میں گھس گئے تھے۔ اسی وقت بانو غسل کر کے غسل خانہ سے نکلی تھی، وہ صحن میں کھڑے ہوکر اپنے بالوں میں کنگھا کر رہی تھی۔ صوفی ہدہد سے دوسری غلطی یہ ہوئی کہ وہ بانو کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔ بہر حال وہ بھی ایک انسان ہیں اور کسی خوبصورت عورت کو مسلسل دیکھتے رہنے کی غلطی تو کوئی بھی انسان کر سکتا ہے۔ بانو خوبصورت ہے، اس لئے صوفی ہدہد اس کو دیکھتے ہوئے پلک جھپکنے کی بھی غلطی نہ کر سکے اور کھڑے ہوکر اس کو گھورتے ہی رہے۔

بانو پردے کے بارے میں بہت سنگین مزاج رکھتی ہے، اس کا تو بس نہیں چلتا کہ مجھ سے ہی پردہ کر لے، جب اس نے انہیں اس حالت میں دیکھا تو وہ بیلن اٹھا کر ان کی طرف بھاگی، اس وقت صوفی ہدہد کو یہ احساس ہوا کہ ازراہ بشریت کوئی بھول ہوگئی ہے، وہ سوری سوری کی رٹ لگاتے ہوئے میرے گھر سے بھاگے۔ اس حادثہ کا ذکر رات کو بانو نے مجھ سے کیا اور جو اس کے منہ میں آیا وہ بکتی رہی۔ میں نے اس کو سمجھایا کہ اتنی سی غلطی سے اس تقوے کا کچھ نہیں بگڑ جاتا جو ہمالیہ پہاڑ سے بھی زیادہ قوی اور مضبوط ہے۔ صوفی ہدہد ہم جیسے معمولی انسانوں کی طرح نہیں ہیں کہ اگر ہم کسی کو ایک بار غلط نظروں سے دیکھ لیں گے تو بس ہماری انسانیت کی ایسی کی تیسی ہوجائے گی، لیکن صوفی ہدہد ان اکابرین میں سے ہیں جن کا تقویٰ چھوٹی موٹی غلطیوں سے ہرگز ہرگز متاثر نہیں ہوتا، لیکن اُف توبہ ہزار بار توبہ۔ بانو کے سر پر تو جوں ہی نہیں رینگتی وہ تو میرے دوستوں سے اس قدر بدظنی رکھتی ہے اور اس دن سے وہ صوفی ہدہد سے اس درجہ بدگمان ہے کہ میں افسوس کے تالاب میں کئی بار غوطے لگا چکا ہوں اور بانو کی عقل کو چھاننے کے لئے کئی بار فہمائشوں کی چھلنی میں ڈال کر چھان چکا ہوں تاکہ کوڑا کرکٹ الگ ہوجائے اور اس کی عقل مثل سچے موتی کے بالکل صاف اور چکنا ہوجائے، لیکن بے سود، سب کچھ بے سود۔

بس اب تو میں نے صبر کر لیا تھا، لیکن آج میرے صبر وضبط کا پیمانہ ایک بار پھر چھلک گیا، جب بانو نے صوفی دلدل میاں کی نیت پر شک کیا اور ان کے بارے میں یہ کفرانہ جملہ بولا کہ میں ایسے ایسے صوفیوں اور مولویوں سے اچھی طرح واقف ہوں، ان کے کھانے کے دانت اور ہیں اور دکھانے کے اور۔

میرے پیارے قارئین سوچو کہ میں چوبیس گھنٹے کیسے ہولناک مناظر سے گزرتا ہوں گا۔ بیوی جب مکمل فلسفی بن جاتی ہے تو شوہروں کے لئے خودکشی کرنے کے لئے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ لیکن خودکشی کرنا بھی تو آسان نہیں ہے، کئی بار مرنے کی منصوبہ بندی کرتا ہوں لیکن طبیعت موت کی طرف مائل نہیں ہوتی، اس لئے مجبوراً ابھی تک جی رہا ہوں۔ ان حالات میں میرے لئے آپ کا کیا مشورہ ہے؟ (یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر: ۱۴۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دریودھن کا بھائی دروپدی کو گھسیٹتا ہوا ہال میں لایا تو دروپدی تھوڑی دیر تک وہاں جمع سارے لوگوں کو بڑے غور اور انہماک سے دیکھتی رہی، پھر اس نے بلند آواز میں سب کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''میں دیکھتی ہوں کہ ہستناپور کے بڑے بڑے لوگ اور محل میں قیام کرنے والی تمام ہستیاں اس ہال میں جمع ہیں۔ سب لوگوں سے میں سوال کرتی ہوں کہ جب تم سب لوگ یہاں جمع تھے تو پھر کیوں کر یہاں جوئے جیسا گھناؤنا کھیل کھیلا گیا۔ تم سب کی موجودگی میں مجھے گھسیٹ کر یہاں لایا گیا لیکن تم میں سے کسی کی زبان اس ظلم اور اس ستم کے خلاف حرکت میں نہ آئی۔ میں تم سب بڑے لوگوں کی موجودگی میں اپنے شوہر یدھشٹر سے اس جوئے کی تفصیل پوچھتی ہوں اور یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے جوئے میں پہلے خود کو ہارا یا مجھے۔ میں نے اس سوال کا جواب جاننا چاہا، لیکن کسی نے مجھے اس سوال کا جواب نہ دیا اور مجھے گھسیٹ کر یہاں لایا گیا۔ لہٰذا میں تم سب کے سامنے پھر اپنے سوال کو دہراتی ہوں اور تم سے یہ پوچھتی ہوں کہ بتاؤ میں آزاد ہوں یا لونڈی؟''

کچھ دیر بعد دروپدی نے بڑے غور سے یدھشٹر کی طرف دیکھا۔ وہ اس وقت بڑے غصے میں تھا مگر اپنا سر جھکائے ہوئے تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ دروپدی کو ایسی غضب ناک حالت میں دیکھنے سے قبل کاش اسے موت آگئی ہوتی۔ جب یدھشٹر سے دروپدی کو کوئی جواب نہ ملا تب دروپدی نے بھیشم کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

اے کوروؤں اور پانڈوؤں کے جد امجد تمہیں ہستناپور میں ایک دانش گاہ اور علم کا گھر تصور کیا جاتا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بھیشم سے بڑھ کر ہستناپور میں کوئی دانا اور عقل مند نہیں ہے۔ اے پانڈوؤں کے جد امجد کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ میں لونڈی ہوں یا آزاد۔" دروپدی کے اس سوال پر بھیشم تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر وہ کہنے لگا۔

"اے دروپدی! تمہارے اس سوال نے مجھے کشمکش و پیچ میں ڈال دیا ہے اور میں اس معاملے پر کوئی خاص روشنی نہیں ڈال سکتا۔ ایک طرف میرا یہ بھی خیال ہے کہ جو شخص خود کو جوئے میں ہار چکا ہو وہ مزید اپنی کسی چیز کو جوئے کے داؤ پر نہیں لگا سکتا۔ اس لحاظ سے یدھشٹر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ جوئے میں تمہیں داؤ پر لگائے، لیکن دوسری طرف یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ ایک شوہر کو اپنی بیوی پر مکمل حق ہے کہ وہ اسے آزاد رکھے یا لونڈی بنائے، وہ اپنی بیوی کو جائیداد اپنی پونجی کہہ کر پکار سکتا ہے۔ لہٰذا اس لحاظ سے وہ اپنی اس پونجی اپنی اس جائیداد کو جوئے میں داؤ پر لگا سکتا ہے۔ اے دروپدی ان دونوں نظریات کو سامنے رکھتے ہوئے میں تمہارے سوال کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکتا۔"

بھیشم کا یہ جواب سن کر دروپدی رونے لگی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ اس موقع پر دریودھن کے بھائی دوشا نے ایک زوردار اور مکروہ قہقہہ لگایا، پھر اس نے دروپدی کو مخاطب کر کے کہا۔

"دروپدی! تم اس وقت میرے بڑے بھائی دریودھن کی لونڈی ہو لیکن تم اس سلسلے میں کیوں فکرمند ہو۔ تم کو اس سوال کا جواب کوئی نہیں دے سکتا اور تمہارے سوال کا جواب یہی ہے کہ لونڈی ہو، اب تمہارا دھرم یہی ہے کہ تم اپنے مالک یعنی میرے بڑے بھائی دریودھن کو ہر لحاظ سے خوش رکھنے کی کوشش کرو۔"

دوشا کی اس گفتگو پر دروپدی نے کچھ ایسے انداز سے اس کی طرف دیکھا جیسے وہ اپنی آنکھوں سے نکلتی غصے کی چنگاریوں سے دوشا کو جلا کر راکھ کر دے گی لیکن وہ بے چاری خاموش رہی۔

دوشا کے یہ الفاظ سن کر بھیشم سین غصے میں پتے کی طرح کانپ رہا تھا جو غضب ناک آندھیوں کا شکار ہو گیا ہو۔ پھر اس نے انتہائی غصے اور غضب ناک لہجے میں یدھشٹر کو کہا۔ "دیکھو اپنے جنون اور جوئے کی

دیوانگی کا انجام غور سے دیکھو وہ ساری دولت جو ہم نے بڑی محنت جدوجہد سے حاصل کی تھی جاتی رہی ہے۔ تم نے ہر شئے حتیٰ کہ تم نے اپنی حکومت اپنے بھائیوں اور بیوی کو بھی جوئے میں ہار دیا ہے۔ اے میرے بھائی! میں نے ہر موقعہ پر تیری باپ کی طرح عزت کی ہے تو نے جب اپنی ریاست اور ہر چیز جوئے میں ہاردی تو میں خاموش رہا، لیکن اب حالات میرے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ ذرا غور سے دروپدی کی طرف دیکھو کہ اسے کس طرح بالوں سے پکڑ کر اور گھسیٹتے ہوئے لایا گیا ہے، کیا یہ صورت حال میرے لئے ناقابل برداشت نہیں ہے۔

بھیم سین کے یدھشٹر کے لئے یہ الفاظ سن کر ارجن کو بے حد دکھ ہوا۔ ایک بار بڑے غور سے اپنے بھائی یدھشٹر کو دیکھا کہ کل تک اندر پرساد کا راجہ تھا اور آج وہ کوروؤں کا غلام تھا، پھر ارجن نے بھیم سین کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

"اے بھیم سین! مجھے تم سے ایسے الفاظ کی توقع نہ تھی، تمہارے الفاظ سن کر مجھے بے حد دکھ اور صدمہ ہوا ہے۔" ارجن کے ان الفاظ پر بھیم سین کہنے لگا۔

"ارجن میرے بھائی! تم ٹھیک کہتے ہو۔ جب میں اپنے بڑے بھائی کی عزت کرتا تھا تب یہ ایک راجہ تھا لیکن اب یہ ہمارے سامنے ایک دوسرے ہی روپ میں کھڑا ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کے سارے ہتھیاروں کو اس کے سامنے جلا کر رکھ دوں۔ صورت حال کو دیکھو، کیا تمہارا خون جوش نہیں مارتا کہ ہم سب کی موجودگی میں دروپدی کو یوں بے عزتی کے ساتھ یہاں لایا گیا ہے۔

جواب میں ارجن نے روتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اے بھیم سین میرے بھائی! ہمارا بڑا بھائی تو پہلے ہی ٹوٹ چکا ہے۔ ذرا دیکھو وہ کیسے ہماری طرف دیکھے بغیر اپنی کمر کو دہرا کئے کسی بوڑھے اور لاغر انسان کی طرح کھڑا ہے۔ وہ پہلے ہی اپنی ناکامیوں اور اپنے غصے میں جل رہا ہے۔ تم ایسی گفتگو نہ کرو، تمہاری باتیں یقیناً اسے اندر ہی اندر راکھ کر دیں گی۔"

ارجن کی اس گفتگو کا بھیم سین نے کوئی جواب نہ دیا تاہم ارجن نے آگے بڑھ کر بھیم سین کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ وہ اس کے شانوں اور اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یدھشٹر کے خلاف اس کا غصہ اور اس کا غضب کم کر رہا تھا۔ جب کہ دروپدی اسی طرح اپنی جگہ پر خاموش اور اداس کھڑی تھی اور سب لوگوں کو دیکھتے ہوئے وہ اپنے سوال کے جواب کی منتظر تھی۔

☆☆☆☆☆

زومر کے اہرام سے نکل کر یوناف دریائے نیل کے کنارے آن لگا تھا۔ اسی لمحہ ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا پھر اس کی پریشان اور گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یوناف میرے حبیب! اہرام میں نہ جانے عزازیل نے کیسی قوتیں ڈال دی ہیں کہ جب تم وہاں داخل ہوئے تو نہ صرف تم بلکہ میں بھی ناقابل برداشت اذیت کا شکار ہو کر رہ گئی تھی۔ اب تم ہی بتاؤ بیوسا کو وہاں سے نکالنے کے لئے ہم کیا اقدام کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ عزازیل کی اس اسیری سے بیوسا کو چھڑانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔" ابلیکا کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف گردن جھکا کر تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا، پھر بولا۔

"اے ابلیکا! میں اس عزازیل کے سامنے جھکوں گا نہیں میں اس کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔ میں عنقریب اس مردود کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ سنو ابلیکا! میں یہاں سے کوچ کر رہا ہوں میں عنقریب عزازیل کو بتاؤں گا کہ میں کیسے اس پر غلبہ حاصل کر سکتا ہوں۔ اے ابلیکا میں کعبہ کا رخ کر رہا ہوں، وہاں میں اپنے رب کو پکاروں گا اور مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے عزازیل کے مقابلے میں مایوس نہیں کرے گا۔" یہاں تک کہنے کے بعد یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے غائب ہو کر کعبہ کے قریب نمودار ہوا۔ وہ کعبہ کی سمت رخ کر کے زمین پر سجدہ ریز ہو گیا اور چاہتوں کے جذبوں کی بھیگی آواز میں اپنے رب کو پکارتے ہوئے فریاد کر رہا تھا۔

"اے خداوند عالم! عزازیل اپنی تمام حیاتی اور جبلی اپنی ساری وجدانی اور منطقی قوتوں کے ساتھ مجھ پر وارد ہوا ہے۔ اس کے سامنے میری حالت میرے مولا تاریکیاں پہنتی بے لباس شمع جیسی ہو کر رہ گئی ہے۔ یہ عزازیل چاہتا ہے کہ ارض دعا کے قافلے لٹتے رہیں، منزلیں رواں اور کارواں بے حرکت رہیں۔ میرے اللہ اس مردود نے میرے خلاف غارت گری کا نیا خروج کیا ہے، یہ میری حالت بکھرے خوابوں اور ادھورے لمحوں جیسی بنا کر رکھ دینا چاہتا ہے۔ میرے اللہ آپ کے سامنے

میری عاجزی میری آخری پونجی ہے، آپ کا دست جلال ہی مجھے عزازیل کے وہم و گمان کے پردوں اس کی طاغوتی قوتوں کے دام کی غارت گری اور بربادی کے زنگ آلود الفاظ کے زہر اور اس کی فرسودہ اور طول کر دینے والی علامتوں سے بچا سکتا ہے۔

اے میرے اللہ! یہ عزازیل چاہتا ہے کہ میں اپنے ذات کے قرب کو ترستا رہوں، یہ میرے سینے میں بدی کے شعلے فروزاں کرنے کا خواہش مند ہے۔ یہ میری زندگی کے لمحے لمحے کو پگھلا کر یہ چاہتا ہے کہ میری زندگی کی راتیں خاموش اور میری زیست کا سفر ختم ہو کر رہ جائے۔ میرے پہلو میں بدی کا شور بڑھتا رہے اور گناہوں کا قرب پھیلتا رہے، اے میرے اللہ! یہ عزازیل میرا حریف بن کر آندھیوں کے تھپیڑوں کی طرح وارد ہوا ہے اور میری زندگی کو خواب و خاکستر اور میری مٹی کو لہولہو کر دینے کا خواہش مند ہے۔ میرے اللہ تو مجھے اس کی حیوانیت اس کی جبلت، اس کے ہیولوں کے بالوں، عزم تاریک، بوئے تعفن اور اس کی عفریت جیسی وحشت سے بچا۔ میرے اللہ تو ہی وہ ذات و قوت ہے جو مجھے عزازیل کے جہل اور بدی کے طوفان سے نجات دلا سکتی ہے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا، پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی، جیسے اس نے گوہر مقصود پالیا ہو۔ پھر اچانک یوناف کی کیفیت بڑی تیزی کے ساتھ بدلنے لگی اور اس کی حالت اس زہریلے سانپ جیسی ہو کر رہ گئی تھی جس نے کسی کو ڈس لینے کا عزم کر لیا ہو۔

دروپدی اسی طرح مایوس سی کھڑی اپنے سوال کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔ رنگوں کے اس میلے اور خوشیوں کے اس ریلے میں اس کی جھالر پلکوں کے اندر عکس در عکس حیرت، گم صم راہوں اور کہر زدہ رات کا سا سماں تھا۔ وہ بار بار روتے پرندوں، سوچوں کے لٹے قافلوں اور بھٹکتی زتوں کی طرح کبھی اپنے پانچوں شوہروں کی طرف دیکھتی تھی پر ان میں سے کسی نے بھی اس کے سوال کا جواب نہ دیا تھا۔ اس وقت بھرے مجمع میں سے دریودھن کے بھائی نے جس کا نام وکرم تھا، ہمت و جرأت اور انصاف سے کام لیا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ سارے مجمع کو مخاطب کر کے بولا۔

"دروپدی نے جو کچھ کہا ہے وہ درست اور ٹھیک ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ہال میں اس وقت کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو نیکی کا ساتھ دے۔ لہٰذا ہم سب اس قابل ہیں کہ ہمیں نرک میں دھکیل دیا جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہاں بھیشم، درونا اور میرے باپ دھرت راشٹر کے علاوہ اور بہت سے بڑے بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ کسی نے بھی یدھشٹر سے باز پرس نہ کی، جب وہ دروپدی کو داؤ پر لگا رہا تھا اور حیرت ہے کہ یہ لوگ اب بھی کچھ نہیں بول رہے، جیسے وہ زبان نہ رکھتے ہوں یا پتھر کے ہو گئے ہوں کیا اس پورے ہال میں بیٹھے ہوئے ان لوگوں میں سے کوئی بھی اتنی جرأت نہیں رکھتا کہ اٹھ کر سچائی اور صداقت کا ساتھ دیتے ہوئے دریودھن کے خلاف زبان کھولے، یہاں تک کہنے کے بعد دریودھن کا چھوٹا بھائی وکرم خاموش رہا۔ پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"اگر کوئی سچ اور حقیقت کہنے کی جرأت نہیں رکھتا تو یہ کام میں سر انجام دیتا ہوں۔ لوگو سنو! میں تم سب کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس جوئے میں دروپدی نہیں ہاری گئی، یہ اس وقت ایک لونڈی نہیں، آزاد ہے اور کوئی بھی حق نہیں رکھتا کہ اسے لونڈی کہہ کر پکارے، نہ ہی یدھشٹر کو یہ حق پہنچتا تھا کہ وہ دروپدی کو داؤ پر لگا سکے۔ میں اپنے دانش مند دادا بھیشم کے خیالات کی قطعاً مخالفت کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتاتا ہوں کہ کسی بھی راجہ کے لئے چار چیزیں نقصان دہ ہو سکتی ہیں جو اس کا تختہ الٹنے میں کارگر ثابت ہو سکتی ہیں۔ پہلی شکار، دوسری حد سے زیادہ شراب نوشی، تیسری جزا اور چوتھی عورتوں کے ساتھ زیادہ میل جول۔ یہی معاملہ یدھشٹر کے ساتھ بھی پیش آیا۔ اس نے اس وقت دروپدی کو اپنی حماقت سے داؤ پر لگایا جب اس پر جوئے کا بخار پوری طرح سوار تھا اور یہ اپنے کسی عمل کا جواب دہ نہ رہا تھا۔ دروپدی کو داؤ پر لگانے کے لئے یدھشٹر تیار نہ تھا لیکن سکونی نے اسے ایسا کرنے کے لئے کہا۔ لہٰذا یدھشٹر نے اپنی مرضی اور خیال کے مطابق دروپدی کو داؤ نہیں لگایا۔

"میں یہ انکشاف کرتا چلوں کہ یدھشٹر کو کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ دروپدی کو داؤ پر لگائے، اس لئے کہ دروپدی اس اکیلے کی بیوی نہیں ہے، بلکہ وہ پانچوں بھائیوں کی بیوی ہے۔ لہٰذا یدھشٹر کسی بھی طور اکیلا یہ حق نہیں رکھتا کہ دروپدی کو داؤ پر لگائے۔ لہٰذا میں اپنے دادا بھیشم کے خیالات کی نفی کرتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ دروپدی اس وقت لونڈی نہیں ہے اور میرا بڑا بھائی دریودھن اس کا مالک نہیں ہے۔ یہ آزاد ہے،

ہر عمل اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کرسکتی ہے اور جہاں چاہے جاسکتی ہے کسی کو اس کے راستے کی رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔"

وکرم کے الفاظ نے وہاں بیٹھے تمام لوگوں میں تہلکہ سا مچادیا تھا۔ لوگ اس کے خیالات سن کر حیران اور پریشان رہ گئے تھے اور تقریباً سب ہی اس بات کے قائل دکھائی دے رہے تھے کہ دروپدی لونڈی نہیں بلکہ آزاد ہے۔ اس موقعہ پر دریودھن کا دوست رادیو انتہائی غصے کی حالت میں کھڑا ہوا اور وکرم کو مخاطب کرکے بولا۔

"سنو وکرم! تم کچھ زیادہ ہی دانش مند بننے کی کوشش کررہے ہو۔ سارے بڑے بڑے دانش ور بھیشم، درونا اور دھرت راشٹر اور دوسرے تمہارے بولنے سے قبل اس بات کو تسلیم کرچکے ہیں کہ دروپدی ایک لونڈی ہے، تم نے اپنے بچکانہ جوش میں غلط تأثرات کا اظہار کیا ہے۔ تم نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس وقت اس ہال میں تم ہی سب سے زیادہ عقل مند ہو اور باقی بے وقوف بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر دروپدی لونڈی نہیں ہے اور اس کے شوہر اسے لونڈی خیال نہیں کرتے تو یدھشٹر اسے اپنی زبان سے اس ہال میں آنے کے لئے کیوں کہتا۔ لہٰذا میں تمہارے خیالات کی مکمل طور پر نفی کرتا ہوں اور یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ جس طرح یہ پانڈو برادران غلام ہیں اسی طرح ان کی بیوی دروپدی بھی اب لونڈی ہے، آزاد نہیں ہے اور یہ دریودھن کی ملکیت ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد رادیو اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

رادیو کے بعد دریودھن اپنی جگہ سے اٹھا، تھوڑی دیر تک وہ مکروہ ہنسی ہنستا رہا، پھر وہ دروپدی سے مخاطب ہوکر بولا۔ "اے دروپدی! اب تم اپنے سوال کے جواب کا انتظار کرنا ترک کردو۔ اس سلسلے میں ہم بہت کچھ سن چکے ہیں، تمہارے پانچوں شوہر نکول، سہادیو، ارجن، یدھشٹر اور بھیم سین یہاں موجود ہیں ان میں سے کسی نے بھی تمہارے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی اور نہ ہی ان میں سے کسی نے تمہیں غلامی سے نجات دلانے کی کوشش کی ہے۔ یہ اب بھی خاموش ہیں اور تب بھی خاموش تھے، جب تمہیں گھسیٹ کر ہال میں لایا گیا تھا۔

دروپدی میں یہ معاملہ یدھشٹر پر چھوڑتا ہوں، مجھے اس کے جواب کا انتظار ہے، میں خود اس کی زبان سے یہ سننا چاہتا ہوں کہ تم اب اس کی ملکیت ہو یا میری ملکیت ہو، یدھشٹر کے جواب کے بعد ہم تمہاری قسمت کا فیصلہ کریں گے۔"

تھوڑی دیر خاموش رہ کر دریودھن انتظار کرتا رہا۔ اس کے چہرے پر بڑی مکروہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ جب تھوڑی دیر تک پانڈو برادران میں سے کسی نے بھی اس کی گفتگو کا جواب نہیں دیا تب اس نے دوبارہ بولتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"سنو دروپدی، میرا فیصلہ بھی اب سنو! میرا فیصلہ یہ ہے کہ تم اب لونڈی نہیں، آزاد ہو، یہ پانچوں پانڈو برادران اب تمہارے شوہر نہیں ہیں۔ تمہیں یہ پورا پورا حق پہنچتا ہے کہ تم ہم میں سے کسی کو اپنا شوہر تسلیم کرکے پرسکون اور خوش گوار زندگی بسر کرنا شروع کردو۔ تم لونڈی بننے کے لئے پیدا نہیں ہوئی ہو بلکہ تمہیں تو کسی راجہ، کسی حکمراں کی بیوی ہونا چاہئے تھا۔ ان پانچوں پانڈو برادران کو بھول جاؤ یہ تمہارے قابل نہیں تھے، اب تم ہم میں سے کسی کو اپنا شوہر تسلیم کرلو۔" اس کے بعد دریودھن بڑے عجیب سے انداز میں پانڈو برادران اور ان کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

دریودھن کے بعد رادیو اپنی جگہ پر اٹھا اور دروپدی کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ "دروپدی! یہ حقیقت ہے کہ تم ایک لونڈی ہو اور لونڈی کسی بھی قسم کی ملکیت نہیں رکھتی جب کہ تمہارے شوہر بھی غلام ہیں اور اب وہ تم پر کسی قسم کا حق اور ملکیت نہیں رکھتے۔ ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر کے بیٹے اب تمہارے آقا ہیں۔ تمہیں عقل مندی سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو دریودھن کے حرم میں داخل کرلینا چاہئے اور اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتی ہو تو دریودھن کے بھائیوں میں سے کسی کو بھی اپنا شوہر تسلیم کرلو۔ ایک عورت جو لونڈی ہو اس بات کا حق رکھتی ہے کہ وہ اپنے لئے کسی نئے آقا کا انتخاب کرلے۔

رادیو کے بعد ایک بار پھر دریودھن اپنی جگہ سے اٹھا، وہ رادیو کے الفاظ سن کر مسکرا رہا تھا پھر وہ پانچوں پانڈو برادران کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "سنو پانڈو برادران! دروپدی ابھی تک تمہاری طرف سے اپنے سوال کے جواب کی منتظر ہے، تم پانچوں اس کے سوال کا جواب تو دو اور اسے بتاؤ کہ وہ آزاد ہے یا لونڈی، پانڈو برادران کی طرف سے کوئی جواب نہ پاکر دریودھن تھوڑی دیر تک اپنی جگہ پر کھڑا مسکراتا رہا، پھر اس کے چہرے پر شیطانیت بکھر گئی تھی اور برائیاں ہی برائیاں اس کی آنکھوں میں رقص کرنے لگی تھیں، پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور مسکراتے ہوئے

اس نے اپنا ہاتھ دروپدی کے شانے پر رکھ دیا تھا۔

دروپدی کی یہ جرأت دیکھ کر بھیم سین کا چہرہ تپ گیا تھا اور اس کی آنکھیں آگ برسانے لگی تھیں، پھر وہ دریودھن کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ "اے دریودھن! عنقریب وہ وقت آئے گا کہ میں تمہاری ران توڑ کر رکھ دوں گا۔ اس موقعہ پر رادیو نے دریودھن کے بھائی دسونا کی طرف دیکھا اور بولا۔

"اے دسونا! تم ان پانڈو بھائیوں سے کیوں خوفزدہ ہو۔ دروپدی کو پکڑو اور اسے حرم میں لے جاؤ اور سنو دریودھن! تم اسے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے حرم میں داخل کرسکتے ہو۔"

رادیو کے کہنے پر دسونا آگے بڑھا اور دروپدی کو گھسیٹ کر لے جانے لگا، لیکن دروپدی نے اپنی پوری قوت اور طاقت صرف کرتے ہوئے اپنے آپ کو روک لیا، باری باری اس نے بڑی التجا آمیز نگاہوں سے بھیشم، درونا، دھرت راشٹر اور اپنے پانچوں شوہروں کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں دور دور تک التجا تھی، لیکن اس موقعہ پر کوئی بھی اس کی مدد کو آگے نہ پہنچا، لیک وردورا آگے بڑھا اور وہ دروپدی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے حلیم اور تشفی دینے لگا۔

بھیم سین ایک بار پھر بھڑکتی آگ کی طرح کھولتے لہجے میں کہنے لگا۔ "سنو دریودھن! عنقریب وقت آئے گا جب میں تمہیں قتل کردوں گا۔ میرا بھائی ارجن رادیو کی گردن کاٹے گا اور یہ سکونی جس نے جوئے میں دھوکا دے کر ہمارے بھائی اور ہمیں غلام بنالیا ہے اسے میرا بھائی سہادیو موت کے گھاٹ اُتار دے گا۔ میں تمہیں دوبارہ بتاتا ہوں کہ میری گفتگو بڑے غور اور انہماک کے ساتھ سنو جب کبھی بھی ہمارے اور تمہارے درمیان جنگ ہوگی میرے لئے یہ الفاظ پورے ہوکر رہیں گے۔" بھیم سین کے خاموش ہونے کے بعد ارجن بلند آواز میں بولا۔

"بھیم سین میرے بھائی سنو! جو لوگ خود کو اپنے گھروں میں محفوظ سمجھتے ہیں، دراصل خطرات ان کے گھروں سے باہر ان کے منتظر ہوتے ہیں۔ سنو میرے بھائی! تمہارے یہ الفاظ پورے ہوکر رہیں گے اور جو کچھ تم نے کہا ہے وہ سچ ہوکر رہے گا۔ جن چاروں کو تم نے موت کے گھاٹ اُتارنے کے لئے کہا ہے، عنقریب وقت آئے گا کہ زمین ان چاروں کا خون پئے گی۔ یہ دریودھن، دسونا، سکونی اور رادیو ایک روز ضرور ہمارے ہاتھوں مارے جائیں گے اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے، یہاں تک کہنے کے بعد ارجن تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوا پھر وہ پہلے سے بھی زیادہ بلند آواز میں کہنے لگا۔

"اے بھیم سین میرے بھائی! میں یہاں جمع ہونے والے سب لوگوں کے سامنے قسم کھاتا ہوں اور یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں تمہارے کہے ہوئے الفاظ کی عزت احترام کروں گا، میں اس رادیو کو اور اس سے تعلق رکھنے والوں کو قتل کروں گا۔ میں ہر اس شخص کو موت کے گھاٹ اُتارلوں گا جو میرے خلاف اس رادیو کا ساتھ دے گا۔ سنو بھیم! میرے بھائی یہ ہمالیہ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے، سورج اپنے روزمرہ کے کام ترک کرسکتا ہے، یہ چاند ٹھنڈا ہوسکتا ہے، لیکن میری یہ قسم ضرور پوری ہوکر رہے گی۔ ارجن کے بعد سہادیو اُٹھا اور ہال میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو مخاطب کرکے کہنے لگا، یہ سکونی، ہستناپور کے لوگوں پر ایک بدنما داغ ہے اس نے عیاری اور فریب سے کام لے کر میرے بھائی یدھشٹر کو جوا کھیلنے پر مجبور کیا۔ سنو سکونی! میں قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہیں اور تم سے تعلق رکھنے والے سبھی لوگوں کا خاتمہ کروں گا اور مجھے امید ہے کہ تم جنگ میں میرا مقابلہ کرنے کی جرأت کروگے۔"

سہادیو کے بعد پانڈو برادران میں سے نکولا اٹھا اور کہنے لگا۔ "لوگو! میری بات غور سے سنو! میرے بھائیوں نے دسونا، رادیو، سکونی اور دریودھن کو قتل کرنے کا عزم کیا ہے اور ایسا کرنے کی قسم کھائی ہے، میں تم سب لوگوں کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں سکونی کے بیٹے کو قتل کروں گا اور میں تمہیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ جب کبھی جنگ ہوئی تو جس جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ ضرور ہمارے ہاتھوں ختم ہوکر رہے گا۔"

خورجہ ضلع بلند شہر میں
رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا
کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات
ڈاکٹر سمیع فاروقی
چھوٹا دروازہ محلہ خویش گیان گنج کی مسجد سے خریدیں
منیجر: **ماهنامه طلسماتی دنیا دیوبند**
فون نمبر: 9319982090

بروقت صدقہ دیجئے
اور
آسمانی آفتوں سے نجات حاصل کیجئے

مولانا حسن الهاشمی

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف الف، ل، ع یا ی ہو تو بوقت بیماری اس کو بطور صدقہ سوا کلو مکی جنگلی کبوتروں کو ڈالنی چاہئے۔ اگر صدقہ منگل کے دن کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کے پہلا حرف ب یا و ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو گیہوں جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئے۔ اگر یہ صدقہ جمعہ کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۲ مئی سے ۲۱ جون کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا حرف ک، یا ق ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو جور جنگلی کبوتروں کو ڈالنا چاہئے۔ اگر یہ صدقہ بدھ کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہوے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۲ جون سے ۲۳ جولائی کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ح یا ہ ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو چنے جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ پیر کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ جولائی سے ۲۳ اگست کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف م ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو لوبیا جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ اتوار کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ اگست سے ۲۳ ستمبر کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف پ یا غ ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالنے چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ بدھ کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی کی تاریخ پیدائش ۲۴ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ت، ٹ، ر یا ط ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو گیہوں جنگلی کبوتروں کو ڈالنا چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ جمعہ کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ اکتوبر سے ۲۳ نومبر کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ز، ذ، ض، ظ، یا ن ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو گوشت کی بوٹیاں دریا میں ڈالنی چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ منگل کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ نومبر سے ۲۳ دسمبر کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ف ہو تو اس کو بحالت مرض سوا کلو باجرہ جنگلی کبوتروں کو ڈالنا چاہئے۔ اگر یہ صدقہ جمعرات کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۴ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ج، خ یا گ ہو تو اس کو بحالت مرض بھوسا یا بنولے کسی گائے کو کھلانے چاہئیں۔ یہ صدقہ اگر سنیچر کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۱ جنوری سے ۱۹ فروری کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف ث، س، ش، یا ص ہو تو اس کو بحالت مرض چنے کی دال کسی گھوڑے کو کھلانی چاہئے۔ یہ صدقہ اگر سنیچر کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ کے درمیان کی ہو یا اس کے نام کا پہلا حرف د یا چ ہو تو اس کو بحالت مرض آٹے کی گولیاں دریا میں ڈالنی چاہئیں۔ اگر یہ صدقہ جمعرات کے دن ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

حضرت صہیب رومی رضؓ

ارشد قادری

حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مشہور صحابی رسول ہیں، لیکن یہ بات بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ حضرت صہیب رومی نہیں بلکہ خالص عربی النسل تھے۔ ان کے والد نمیری قبیلے سے تھے جبکہ والدہ کا تعلق بنو تمیم سے تھا۔ لفظ رومی ان کے نام کا جز کیسے بنا اس بارے میں تاریخ یہ قصہ بیان کرتی ہے۔

بعثت سے تقریباً دو برس پیشتر ان کے والد کو کسرائے فارس نے ابلہ نام کی ایک بستی کا والی مقرر کیا (جو کہ موجودہ بصرہ شہر کا ایک حصہ ہے) صہیب کے والد سنان، بن مالک اپنی اولاد میں سب سے زیادہ پیار صہیب سے کرتے تھے جن کی عمر اس وقت پانچ برس سے زیادہ نہیں تھی۔ ننھے صہیب کا چہرہ سرخ سفید اور بال سرخی مائل تھے آنکھوں میں ذہانت کی چمک اور چہرے پر معصومیت ایسی تھی کہ جو بھی دیکھتا اسے بے اختیار ان پر پیار آ جاتا۔

پھر سنان بن مالک تو ان کے حقیقی باپ تھے وہ اپنے ہونہار بیٹے کو دیکھ دیکھ کر کیوں نہ جیتے۔ باپ کو بیٹے کی محبت میں دیوانہ دیکھا تو قدرت نے انھیں آزمانے کا فیصلہ کرلیا۔ سنان بن مالک کی زوجہ اپنے بچوں کو لے کر ثنی نامی گاؤں سیر سیاحت کی غرض سے گئیں۔ ان کے ساتھ نوکر چاکر اور محافظ بھی تھے۔ شومئی قسمت کہ اسی دوران روم کے ایک لشکر نے بستی ثنی پر حملہ بول دیا جس کی زد سے سنان بن مالک کے گھر والے بھی نہ بچ سکے۔ رومی فوج کے ہاتھوں زوجہ سنان کے نوکر اور محافظ سب مارے گئے۔ اور اولاد گرفتار ہوگئی ان میں صہیبؓ تھے۔ رومی افواج ان سب کو اپنے ساتھ روم لے گئی اور غلاموں کے بازار فروخت کے کردیا۔ صہیب فروخت کے اس عمل سے کئی مرتبہ گزرے۔ یوں انہیں متعدد آقاؤں کی خدمت میں رہنے کی وجہ سے رومی معاشرے کو اندر سے دیکھنے کا موقع ملا۔ یہاں رہ کر صہیب کو پتہ چلا کہ رومی معاشرہ اخلاقی اعتبار سے انتہائی پستی کا شکار تھا۔ ان کے محلات بے حیائی کے مرکز بن چکے تھے۔ عوام ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے تھے۔ صہیبؓ جب رومی معاشرے کی خراب حالت دیکھتے تو دل ہی دل میں سوچتے کہ اس معاشرے کو ساری برائیوں سے پاک تو کوئی طوفان ہی کرسکتا ہے۔

صہیب اگر چہ رومی معاشرہ میں پل بڑھ کر جوان ہوئے تھے اور عربی زبان بھی بھولنے لگے تھے لیکن ان کے ذہن نے اس بات کو فراموش نہیں کیا تھا کہ وہ ایک عرب اور صحراء کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ ایک نصرانی کاہن کو اپنے آقا سے کہتے سنا کہ اب وہ زمانہ قریب ہے جب کہ مرزمین عرب کے شہر مکہ میں ایک نبی ظاہر ہوگا جو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی رسالت کی تصدیق کرے گا اور لوگوں کو گمراہی کی تاریکی سے ہدایت کی روشنی میں نکالے گا۔ یہ بات صہیب کے ذہن میں ایسی بیٹھی کہ پھر نہ نکل سکی۔ وہ اکثر سوچا کرتے کہ کاش وہ مکہ جائیں اور اس نبی کی زیارت کا شرف حاصل کرسکیں۔ جس کے بارے میں انہوں نے یہودی نصرانی کاہن سے سنا تھا۔ قدرت نے ان کے دل کی پکار سن لی اور انہیں ایک دن فرار کا موقع مل گیا سو وہ بھاگ نکلے اور مکہ جا کر ہی رکے جہاں نبی کا ظہور ہوتا تھا۔ صہیبؓ نے مستقل طور پر مکہ میں سکونت اختیار کرلی۔ یہاں وہ مکہ کے ایک سردار عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے اور تجارت کو پیشہ بنالیا۔ تجارت میں انہیں اس قدر نفع ہوا کہ چند دنوں میں ہی ان کا شمار مالدار لوگوں میں ہونے لگا۔

اب صہیب رومی اگر چہ ایک آزاد شخص کی حیثیت سے اپنے وطن میں خوشحالی کی زندگی بسر کررہے تھے لیکن آئندہ نبی کے ظہور کا انتظار انہیں بے چین کردیتا۔ وہ سوچتے نہ جانے اس نبی کے ظاہر ہونے میں ابھی کتنا عرصہ باقی ہے؟ مگر انہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا اور وہ مبارک

گھڑی آئی جس کے وہ شدت سے منتظر تھے۔

ایک روز صہیبؓ ایک تجارتی سفر سے لوٹے ہی تھے کہ انہیں اطلاع ملی کہ محمد بن عبداللہ ﷺ نے لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانے کی دعوت کا آغاز کر دیا ہے۔ وہ لوگوں کو عدل واحسان کی ترغیب دیتے اور برائی و بے حیائی کے کاموں سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اس اطلاع دینے والے کی بات سن کر صہیبؓ نے اس سے سوال کیا کہ کیا یہ وہی تو نہیں ہیں جو اپنی امانت داری کی وجہ سے امین کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔

جواب دیا گیا: جی ہاں یہ وہی ہیں۔

صہیبؓ: ان سے ملاقات کہاں ممکن ہے؟

جواب دیا گیا: صفا پہاڑی کے نزدیک دار بنی ارقم میں۔ پتہ بتانے والے نے ساتھ ہی یہ نصیحت بھی کی کہ وہاں قریش کی نظروں سے چھپ کر جانا۔ اگر قریش کے لوگوں کو اس بات کا علم ہو گیا تو پھر سمجھ لو کہ تمہاری خیر نہیں۔ تم ان کے مظالم سے نہیں بچ سکو گے۔ یہاں تمہارا خاندان ہے نہ قبیلہ جو تمہاری حمایت کے لئے آئے گا۔

صہیب نے دار بنی ارقم کا پتہ بتانے والے کی تمام باتوں کو ذہن میں محفوظ کیا اور اپنی منزل کی جانب چل پڑے۔ راستے میں مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتے جاتے کہ کسی کی نظریں ان کا تعاقب تو نہیں کر رہیں۔ اسی طرح لوگوں کی نظروں سے بچتے ہوئے وہ دار بنی ارقم کے دروازے پر پہنچ گئے۔ جہاں عمار بن یاسرؓ کو (جنہیں صہیبؓ پہلے سے جانتے تھے) موجود پاکر ایک لمحہ کو ٹھٹھک گئے پھر ان کے قریب گئے اور ان سے پوچھا: عمار تم یہاں کیسے؟

عمارؓ: پہلے تم بتاؤ تمہارا یہاں کیسے آنا ہوا؟

صہیبؓ: میں تو بس یہ جاننے کے لئے آیا ہوں کہ یہ صاحب (محمد بن عبداللہ) کس بات کی دعوت دے رہے ہیں۔

عمارؓ: میرا بھی یہی مقصد ہے۔

صہیبؓ: پھر تو اللہ کا نام لیکر ہم دونوں اکٹھے ہی ان کے پاس چلتے ہیں۔

عمارؓ: ٹھیک ہے چلو۔

صہیبؓ بن سنان رومی اور عمار بن یاسرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جب آپ ﷺ کی زبان مبارک سے دین حق کی دعوت سنی تو رسول برحق ﷺ کی ایک ایک بات سیدھی ان کے دلوں میں اترتی چلی گئی اور دونوں حضرات کے دل ایمان کے نور سے جگمگا اٹھے۔ یہ پورا دن صہیبؓ وعمارؓ نے رسول ﷺ کی خدمت میں رہ کر چشمہ نبوی ﷺ سے فیض یاب ہونے میں گزارا۔ جب دن ختم ہوا اور ہر سو رات کی تاریکی چھا گئی تو یہ دونوں حضرات اپنے دلوں میں ایمان کی ایسی شمع روشن کئے لوٹے جس کی روشنی تمام دنیا کو منور کرنے کے لئے کافی تھی۔

بلالؓ، عمارؓ، سمیہؓ، خبابؓ اور دسیوں مومن مردوں اور عورتوں کی طرح صہیبؓ کو بھی ایمان لانے کی پاداش میں قریش کے مظالم برداشت کرنے پڑے جو اتنے شدید تھے کہ اگر پہاڑ ان کا نشانہ بنتے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ مگر استقلال کے پیکر ان اصحاب رسول ﷺ نے سارے مصائب ومظالم کا مقابلہ انتہائی صبر حوصلے اور پامردی سے کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کانٹوں بھرے راستے سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچا جاسکتا۔

محمد شبیر قادری

جب رسول ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت عطا فرمائی تو صہیبؓ کا ارادہ یہ تھا کہ وہ جناب نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ سفر ہجرت میں شریک ہوں گے۔ مگر قریش کو صہیبؓ کے ارادے کی بھنک پڑ گئی اور انھوں نے صہیبؓ کی نگرانی پر لوگ مقرر کر دئے۔ تا کہ صہیبؓ اپنی جان اور مال سلامت لیکر قریش کے چنگل سے نکلنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ حضور اکرم ﷺ اور جناب ابو بکرؓ تو ہجرت کے سفر پر روانہ ہو گئے اور پیچھے صہیب موقعے کی تاک میں رہے کہ کسی طرح قریش کے نرغے سے بھاگ نکلیں اور اللہ کے نبی ﷺ سے جا ملیں۔ آخر انہیں ایک تدبیر سوجھ گئی۔ ایک رات جب کہ سخت سردی تھی آپ کئی مرتبہ باہر نکلے گویا کہ آپ کا مقصد قضائے حاجت ہو۔ آپ بیت الخلا سے واپس آتے ہی دوبارہ بیت الخلا جاتے۔ آپ کو اس پریشانی میں مبتلا ہی دیکھ کر نگرانی پر مامور پہریدار خوش ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ آج لات اور عزیٰ نے اس کا پیٹ خراب کر دیا جب ہی یہ بیت الخلا کے چکر لگا رہا ہے۔ صہیبؓ کی تدبیر کام

کر گئی اور ان کے پہریدار انہیں سچ مچ بیمار سمجھ کر ان کی طرف سے غافل ہو کر جا لیٹے اور جلد ہی نیند نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ صہیبؓ اسی وقت کے منتظر تھے وہ بڑے اطمینان سے انکے سامنے سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ صہیبؓ کو گئے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ پہریدار جاگ گئے، صہیبؓ کو نہ پاکر انہیں احساس ہوا کہ تھوڑی دیر کی غفلت نے ان کی کئی دنوں کی محنت پر پانی پھیر دیا ہے۔ چنانچہ پہرے دار گھوڑوں پر سوار ہو کر صہیبؓ کے تعاقب میں نکل پڑے اور پیچھا کرتے ہوئے جلد ہی صہیبؓ کے قریب پہنچ گئے۔ اپنے دشمن کو نزدیک پاکر صہیبؓ ایک بلند جگہ پر رک گئے اور انھوں نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر کمان میں چڑھایا اور بلند آواز میں دشمن کو مخاطب کر کے کہا:

اے قریش کے لوگو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا شمار بہترین تیر اندازوں میں ہوتا ہے۔ تمہارے مجھ تک پہنچنے سے پہلے میرا تیر تم میں سے کسی ایک آدمی کی جان لے لیگا۔ اور جو باقی بچیں گے ان کا کام تمام میں اپنی تلوار سے کر دوں گا۔

قریش کے پہریداروں نے کہا: خدا کی قسم ہم تمہیں اپنی جان اور مال لے کر سلامت نہ جانے دیں گے۔ جب تم مکہ آئے تھے تو بالکل مفلس شخص تھے۔ پھر تم نے تجارت کے ذریعہ خوب نفع کمایا اور مال دار ہو گئے۔

صہیبؓ: اگر اپنا مال میں تمہیں دیدوں تو تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ گے۔

پہرے دار: ہاں تب ہم تمہارا راستہ خالی چھوڑ دیں گے۔

پھر صہیبؓ نے انہیں مکہ میں اپنے گھر کے اندر اس جگہ کا پتہ بتادیا جہاں مال رکھا تھا۔ قریب کے لوگ وہاں گئے اور مال انھوں نے اپنے قبضے میں کر لیا اور صہیبؓ کے راستے سے ہٹ گئے۔

راستے کی رکاوٹیں دور ہوتے ہی صہیب دوبارہ مدینے کی جانب رواں دواں ہو گئے۔ انہیں مال ودولت سے محروم ہونے کا کوئی غم نہ تھا بلکہ یہ اطمینان تھا کہ وہ اپنا ایمان بچا کر لانے میں کامیاب رہے۔ اب تو انہیں ایک ہی دھن سوار تھی کہ وہ جلد از جلد اپنے محبوب آقا رسول ﷺ کی خدمت میں پہنچ جائیں۔ اگر کسی وقت سفر کی تھکان ان پر غالب آنے لگتی تو جناب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضری کا شوق ان کو پھر سے تازہ دم کر دیتا۔ اور وہ پوری تندہی سے سفر جاری رکھتے۔ بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور قبا پہنچ گئے جہاں اس وقت رسول ﷺ مقیم تھے۔ آپ ﷺ نے صہیبؓ کو آتا دیکھا تو مسرت سے فرمایا: سودا تو خوب نفع بخش کیا، اے ابو یحییٰ تم نے سودا خوب نفع بخش کیا۔ یہ کلمات آپ تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔

رسول برحق ﷺ سے اپنے بارے میں تعریفی کلمات سن کر صہیبؓ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔ صہیبؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ سے پہلے تو آپ ﷺ کے پاس کوئی آ نہیں سکتا، ضرور میرے نفع بخش سودے کی خبر کو جبرائیل علیہ السلام نے دی ہوگی۔ اس سودے کے نفع بخش ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ نے نفع بخش قرار دیا ہو اور پھر اس کی تصدیق وتائید خود رب ذوالجلال نے کی ہو چنانچہ جبریل اللہ کا پیغام لے کر نازل ہوئے۔

(ترجمہ) اور لوگوں میں سے ایک شخص ایسا ہے جو اللہ کی رضا جوئی کے بدلے میں اپنی جان کو فروخت کر دیتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ (البقرہ آیت ۲۰۷)

"بلاشبہ صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے لئے یہ آسمانی خوشخبری باعث سعادت اور بہترین انعام تھا۔

حکمت کی باتیں

☆ حکمت ایک درخت ہے جو کہ دل سے اگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے۔ جو شخص کہ بقائے حیات کو دوست رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ دل کو شدائد ومصائب کے تحمل کے لئے آمادہ کر رکھے۔ ☆ اگر کوئی چیز تمہارے قبضہ سے نکل کر دوسرے کے پاس چلی جائے تو یہ مت کہو کہ میرا مال میرے پاس سے چلا گیا، بلکہ یہ کہو کہ عاریت تھی جو چند روز مجھے فائدہ پہنچا کر چلی گئی، اگر درحقیقت یہ میرا مال ہوتا تو دوسروں کے پاس سے مجھ تک نہ آتا۔ اور میرے پاس سے دوسروں تک نہ جاتا۔ ☆ عالم سے ایک گھنٹہ کی گفتگو دس برس کے مطالعہ سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

TILISMATI DUNYA
(Monthly)
Abulmali, Deoband-247554 U.P.

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14